قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب متضمن تقلید شخصی مشتمل بر جواب سوالات الزامی

غیر مقلدین خسر الدنیا والدین الموسوم بہ

ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الجدل الوہابیہ

از تصنیفات فاضل اجل عالم باعمل حاجی حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین

جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب ادام اللہ شموس افاضاتہ علی العالمین بمنہ واحسانہ

در مطبع میڈیکل پریس آگرہ باہتمام عاصی امام الدین احمد طبع شد

فہرست مسائل احسن الادلة القویة لدفع الحیل الواہیة

تمام شد فہرست مضامین

کرکے اِس جنگ کی آمادگی مین کمرِ ہمت باندھ کر اور دوات و قلم و کاغذ
وغیر ذلک سلحون سے مسلّح ہوکر چاہتا تھا کہ مفسدون کے سرون کو
نیزۂ قلم پر دھر لون - اور تقریرات کی تلوارون سے اُنھین تہ تیغ
کرکے میدان مار لون - اور تحریرات کے گھوڑون پر تقلید شخصی کو سوار
کراکر مطلق العنان کردون - اور باغیون کے فساد کے خیمون کو مضامین کے بارود
و گولے سے پھونک دون - اور اِس جہاد سے شریعت کے میدان کو
لا مذہبون کے خس و خاشاک سے پاک و صاف کر لون - کیونکہ حسب منشا کہ
ع تیغ مفسد شجرۂ ایمان برید - ہیچو عنقا ملّت از عالم پرید -
ملّت کی خرابی دیکھتا ہون - لیکن کیا کرون مشیّت الٰہی سے لاچار ہون
کہ ناگاہ مجھے بیماری نے آگھیرا - حتّٰی کہ رخصت کالینا ضرور پڑا - پھر اِس
عرصہ مین مضمون ع - جو بقا اپنی فنا سمجھے وہ دُکھ بھرتے نہین -
ایک لڑکی نے ہماری اپنی فنا کو بقا سمجھ کر اور کل من علیہا فانٍ کے معنی پر
غور کرکے قضا کی - پھر دوسری نے بھی بندا سے یاایتہا النفس المطمئنّۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ لبیک کہکر وہی راہ لی چنانچہ
جناب مولوی محمد رضا علی صاحب [illegible] ادام مجدہ الواہب نے اُسکی
موت مین یہ تاریخ لکھی ع

بتاریخ دخول باغ فردوس — کُلی مین ثمر تی فرمود رضوان -

معہذا - مین نے لیٹے لیٹے اُنکے سوالون کے جواب مین یہ رسالہ لکھا -
اور اسکا نام - **ما احسن الادلۃ القویہ** -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین۔ وصحابہ الطاہرین۔ والائمۃ المجتہدین المقبولین اجمعین۔

اما بعد واضح ولائح ہوے کہ جب مجھکو تذکرۃ المذاہب کی تصنیف سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ وہ کتاب عرصۂ قلیل مین ہر ہر شہرون وضلعون و دیارون وامصارون مین شائع و ذائع ہوگئی۔ تب جسطرح سے علماے محققین کی طرف سے مبارکبادی آنے لگی۔ اور فضلاے مدققین کی جانب سے مدحیہ چٹھی پہونچنے لگی۔ اوسی طرح سے بعض غیر مقلدون کی طرف سے بھی سوالون کی گولے میری طرف آنے لگے اور اعتراضون کی تلوارون کے وار ہمپر پڑنے لگے۔ مَین بھی خدا پر بھروسا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل اوّل در جواب سوالات غیر مقلد دہلوی کہ نام خود را ظاہر نہ کردہ

(۱) سوال

تقلید شخصی کی کیا تعریف ہے اسکو قرآن اور حدیث سے فرمائیے؟

جواب

سوء ادبی معاف حضرت بڑی حسرت و افسوس کی بات ہے کہ آپ کے سوال سے آپکی جہالت و حماقت پیدا ہے۔ اور غباوت و بلادت ہویدا۔ ؎

بے کمالیہائے نادان از سخن پیدا شود ‌ ‌ ‌ پستۂ بے مغز چون لب وا کند رسوا شود

سوال کرنے سے نا کرنا اچھا تھا ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد ‌ ‌ ‌ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ؎

نہ گفتی ندارد کسی با تو کار ‌ ‌ ‌ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار ؎

لدفع الحیل الوھابیه رکھا۔ اور اسکو کئی فصلون مین منفصل کیا۔ خالق الانام۔ اپنے فضل وکرم والنعام سے اِس گمنام کو افراط وتفریط وتعصب مذہبی عوام کالبھائم سے محفوظ ومصئون رکھے۔ اور توفیق جوابدہی باصواب کی عطا فرما وے۔ آمین ثم آمین۔ یارب العالمین

تنبیه مین بنگالی ہون۔ اُردو دانی پر ناز نہین کرسکتا ہون ؎

بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
ننازم بسرمایہ فضل خویش

کہ بنگالی کا علماء ہند کے مقابلہ مین اُردو مین جواب لکھ بھیجنا۔ کیسا جیسا گل کو گلستان کی طرف اور فلفل کو ہندوستان کی طرف تحفہ لیجانا ؎

گل آورد سعدی سوے بوستان
بشوخی وفلفل بہ ہندوستان

اور ہندوستان مین بنگالے کے اُردو کی اتنی بقدری ہے جتنا ختن مین تنک کی ؎

چو مشک است بے قیمت اندر ختن
ہماناکہ در پارس انشائے من

باوجود اسکے مین نے اِس رسالہ کو اُردو ہی مین لکھا۔ کہ اسمین عوام کا فائدہ منظور تھا۔ اصلا ہندوستانیون کے عیب چینی کی پروا نہ کی۔ اور انتلی السراج کی نقل صاحب قاموس سے یاد رکھی۔ بلکہ امر شریعت کے اظہار مین اپنے تئین معیوب گرداننے کو بھی بہتر سمجھا۔ کہ حضرت موسیٰ عم باوجود تتلاپن کے کبھی دعوت الی الحق باز نہ رہے۔ پھر مین کیونکر بنگالیت کے عیب سے امر حق کے اظہار سے باز رہون کیا بمضمون حدیث الساکت من الحق شیطان اخرس چپ رہکر شیطان اخرس بنون۔ العیاذ باللہ۔

شد غلامے کہ آب جو آرد　　　آب جو آمد و غلام بہ برد

ابتو سوال آپ کا آپ پر پلٹا اِسکا جواب آپ پر واجب ہوا۔ ؎
دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہو گیا۔

سوال (۲)

تقلید شخصی کس زمانہ سے جاری ہی؟

جواب

قبل تدوینات صحاح ستہ زمان مبشر بالخیر سے جاری ہی۔ نہین تو بخاری و مسلم و نسائی وغیرہم رح کو امام شافعی رح کا مقلد ہونا کیونکر ثابت ہوتا۔ کیون یہ امر تواریخ و سیر کی کتابون کی سیر سے دریافت نہ کیا کا تشکے آپکو اُنکی تقلید کی آگاہی ہوتی۔ اور جو جو کتابین حنفی مذہب مین قبل تدوینات صحاح کے مثل جامع صغیر و جامع کبیر امام محمد رح کی جو شاگرد رشید امام اعظم رح اور اُستاد امام شافعی رح کے ہین تصنیف ہوئین اُنکی خبر ملتی۔ تو بیشک آپ کی زبان سے ایسی بات نہ نکلتی اور جو اُنکی تقلید کا حال دریافت کرنے کی قدرت و علم نہین تو آپکے سامنے بیان کرنا اِس مثل کا مصداق ہونا یعنی اندھے کے سامنے رونا اپنی آنکھین کھونا ہی۔

جب آپکو محدثین کی تقلید سے جو اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہی اتنی بیخبری ہی پھر آپکو رموز شریعت و غوامض طریقت سے کیا خبر ہوگی ؎

تو خود می نشنوی بانگ دُہل را　　　رموز سر سلطان را چہ دانی

کم گوی و بجز مصلحتِ خویش مگوے ؎ چیزے کہ نہ پرسند تو از پیش مگوے
چو مردم سخن گفت باید بہوش ؎ وگرنہ شدن چون بہائم خموش

کیا حضرت! آپ کے نزدیک قرآن و حدیث۔ اصول منطق فلاسفہ وغیر ذالک کی کتابین ہین جنسے اشیاء کی تعریف کا ثبوت چاہتے ہین مصرع برین عقل و دانش بباید گریست۔ اجی صاحب! فقط اسمین قصص و احکام الٰہی و ارکان شرعی ہین۔ اسمین تقلید شخصی کی تعریف کیونکر ملیگی۔ آپ کو اگر اِس بات کا دعویٰ ہی تو پہلے آپ ہی حدیث صحیح یا مرفوع یا مقطوع یا موقوف یا مرسل یا متفق علیہ وغیر ذالک کی تعریف جنپر آپ لوگون کا عمل ہی قرآن و حدیث سے بیان فرمائے بلکہ فرائض و واجبات وغیرہا کی تعریف تو قرآن و حدیث سے ثابت کیجیے بعد اسکے تقلید شخصی کی تعریف قرآن و حدیث سے ثابت کرنیکو مجھ سے پوچھیے ؎ تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہی۔ وگرنہ مستورانہ برقع منھ پر ڈالکر پردہ مین محجوب رہا کیجیے مردانہ مناظرہ مین منھ نہ دکھلائیے کہ آخر کو ننگ و ناموس کھوئیگا۔ اور پھر جو ہی بچتایئگا۔ حضرت! آپ کا سوال کرنا نہین مگر شیطان کی شادی رچانا اور وہی گلگلے یا خیالی پلاؤ پکانا ہی ؎ بہر رنگے کہ می آید شناسم وہ خیالی پلاؤ یہ ہی کہ آپنے اپنے دل مین یہ ٹھہرا رکھا ہی کہ جب مقلد تعریف تقلید شخصی کا قرآن و حدیث سے ثابت نہ کر سکیگا تب آپ یہ کہیگا کہ بے قرآنی و حدیثی بات پر عمل کرنا جائز نہین۔ لیکن آپ جس ہتھیار سے لڑنے آئے تھے اُسی سے ہی مارے پڑے۔ خوب ہی منھ کی کھائی۔ ؎

فی روایۃ خیر الناس قرنی کذا فی تحفۃ الاخیار۔ و حدیث عن عمر قال قال رسول اللہ صلعم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشھد ولا یستشھد الا من سرہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ الخ کذا فی المشکوٰۃ۔ اور بخاری نے جو باب (لا یاتی زمان الا الذی بعدہ شر منہ) ص۱۰۴۷ باندھا ہی منعکس ہوگا۔ اگر آپ کہتے ہین کہ افضل ہی تو آپکو مناسب ہی کہ امام شوکانی و نسائی و دراسی و ابن جوزی و داؤد ظاہری و اصفہانی و بخاری و ترمذی و دارقطنی و دارمی وغیرہم رح کی تقلید نفرمائے کہ وے مردے ہین۔ نہ روافض کو مناسب ہی کہ محمد ابن یعقوب الکلینی و ابن بابویہ و ابن مطہر حلی و شیخ مفید و شریف مرتضی کی تحریرات پر تقلید کرین کہ یہ بھی مردے ہین۔ مگر آپکے کل پیشواے دین انھین بزرگوارون کی تقلید کرتے آئے ہین اور کرتے جاتے ہین۔ باوجود اسکے تقلید عالم حی کو افضل کہتے پھرتے ہین اور لما تقولون ما لا تفعلون کا مصداق بخوبی ہوتے ہین۔ اگر انصاف کیجیے اور اعتساف نفرمائیے تو اس افضلیت مین بڑی قباحت لازم آتی ہی کیونکہ بس عالم حی کو آپ لوگون نے افضل جانکر تقلید کی انھون نے کسی کی تقلید کی یا نہ کی۔ اگر نہ کی احکام شرعی کیونکر سیکھے۔ کیا انکو نبوت ملی۔ یا وحی انپر نازل ہوئی۔ یا نفس امارہ کی تقلید کی۔ اول تو بحدیث لا نبی بعدی سے منقطع ہی ثانی آیہ کریمہ۔ ان النفس لامارۃ بالسوء۔ سے مذموم و منہی عنہ ہی۔ اور اگر کی تو کسی مردہ کی کی یا زندہ کی۔ مردہ کی صورت مین

(۲۳) سوال

تقلید عالم حی کی افضل ہے یا مُردہ کی ؟

جواب

ہان ! روافض کے نزدیک عالم حی کی تقلید مُردہ کی تقلید سے افضل ہے
کما فے کتبھم قول المیت میت - کیا بدبو چھپانے سے چھپتی ہے
آخر کو نکل ہی پڑتی ہے - کیون حضرت ! آپکے سوال نے آپکے
اعتقاد مافی الضمیر کی کیسی خبر دی - اور مضمون - کل اناء یترشح بما فیہ
آپکی ظرفیت کھل گئی - کیون خواہ نخواہ تقیہ سے سُنی بنکر تقلید و عدم تقلید
کی بحث کرتے ہین - آپ خود رافضی ہین کہانتک رفض کو چھپائیگا -
آخر کو نکل ہی پڑا - جسطرح سے قے کرنے سے ماکولات مسروقہ مُبطنی نکل
پڑتے ہین اسی طرح آپکی مُبطنی بات نکل پڑی - بخوبی رافضیت ثابت ہوگئی
لیکن آپنے اپنے پندار مین بڑا ہی فسا دبویا - یعنی بسبب موت کے ائمہ
اربعہ کی تقلید سے لوگون کو برگشتہ کرانے کو اچھا ڈھنگ نکالا بلکہ جز بہی
دمو کے کا رنگ جمایا - لیکن یہان وہ گڑ نہین کہ مکھی بیٹھے - خیر جو ہو سو ہو
اب مین یہ کہتا ہون کہ مُردہ کی تقلید سے عالم حی فی زماننا کی تقلید ہرگز
افضل نہین - بلکہ سراسر ضلالت و اتباع ہوائے نفسانیت ہے نہین تو

مضامین حدیث - عن ابی مسعود رض - قال قال رسول اللہ صلعم
خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیٔ قوم تسبق
شہادۃ احدھم یمینہ و یمینہ شہادتہ اخرجہ البخاری و المسلم

امام اعظم رح کی تقلید اور مدح مین موجود ہی کیون اعتبار نہو۔ فنعم ما قال اللہ تعالی۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔ ثانیًا مجرد قول ابن المبارک کو دین مین داخل کرنا اور اُنکے اُستاد کے اقوال مستنبط نصیین کو دین سے خارج سمجھنا کسقدر نفسانیت اور عداوت کی بات ہی۔ بمضمون استفت عن نفسک اپنے ہی نفس سے پوچھ لیجے۔ رابعًا اگر کل سند محدثین معتبر فی الدین ہو۔ تو رحلت رسالت مآب صلعم کو دو دو بارسہ بار ہونی لازم آتی ہی العیاذ باللہ کیونکہ متفق علیہ حدیث مین ابن عباس رض کی ایک روایت مین رسالت مآب صلعم کی رحلت کو بسن ترسٹھ ۶۳ لکھا۔ پھر وہی ابن عباس رض کی دوسری روایت مین پینسٹھ ۶۵ لکھا۔ پھر حضرت انس رض کی ایک روایت مین ساٹھ ۶۰ لکھا۔ پھر انکی دوسری روایت مین ترسٹھ ۶۳ لکھا۔ اب بتایئے اِن چارون حدیثون مین سے جو دو محدث معتبر نے انکو دو راوی معتبر کی طرف سے بسند مرفوع متواتر رکھا ہی۔ کون حدیث بسند صحیح صحیح ہی۔ اگر کل صحیح ہی تو تکرار رحلت کی سند بھی بیان فرمایئے۔ اگر حضرت انس رض کی ساٹھ کی روایت کو صحیح کہین۔ تو باقی ۶۳ و ۶۵ کی روایت کو کیا کہیگا۔ علی ہذا القیاس اگر حضرت ابن عباس رض کی ۶۵ کی روایت کو صحیح فرماوین تو باقی روایتون مین کیا ارشاد کیجیگا۔ باطل تو نہین کہہ سکتے ہین کہ آپنے سند کو دین قرار دے رکھا ہی۔ نہ کل کی حقیت کا اقرار کر سکتے ہین۔ کہ تکرار رحلت کی لازم آتی ہی

فماذا تقولون یا ایھا المعاندون فلوموا انفسکم ولا تلوموا غیرکم

تو بقول آپ لوگون کے افضلیت جاتی رہتی ہے۔ اور زندہ کی صورت مین وہی
اوپر کی قباحت مع تسلسل لازم آتی ہے۔ بہر صورت آپکے سوال پر ضلال کا
زوال ہے۔ نہ اسکی افضلیت پر کسی ائمہ وغیرہ کا مقال ہان یہ فقط رافضی النسل
سرگروہ غیر مقلدین کا قیل و قال ہے۔ کیون نہو انکی سرشت کا یہی خصال ہے۔

درختے کہ تلخ ست او را سرشت — گرش در نشانی بباغ بہشت
ور از جوے خلدش بہنگام آب — بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب
سر انجام گوہر بکار آورد — ہمان میوۂ تلخ بار آورد

سوال (۴)

تقلید کا واجب ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے امام صاحب وجوب کے قائل
ہین یا نہین۔ اگر قائل ہین تو کس کتاب مین ہے اسکے سند بیان فرمائیے؟

جواب

اس سوال کا جواب ہمارے اس سوال کے جواب پر موقوف ہے کہ سند
محدثین کی مستند ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے تو کسی شارع نے اس سند کو مستند
گردانا ہے یا نہین اگر گردانا ہے تو اسکی سند بیان کیجیے۔ اگر آپ یہ فرماوین کہ
عبد اللہ ابن المبارک نے **بقولہ** (الاسناد من الدین ولولا الاسناد
لقال من شاء ماشاء۔ کذا فی مقدمۃ المسلم) سند کو دین سے گردانا ہے تو اسکا
جواب کئی وجوہ سے دونگا اولاً ابن مبارک رح جو شاگرد امام اعظم رح کے ہین
شارع نہین کلام میرا شارع کے سند گرداننے مین ہے۔ ثانیاً اگر قول ابن المبارک
کو سند کے سند ہونے مین اسناد ادرا اعتبار ہو تو پھر انکے قول کو جو اپنے استاد

اور سنیئے آپ لوگ خدا و رسول ہی کے قول پر عمل کرنے کا ادّعا کرتے ہین۔
اور فقہ و اصول پر عمل کرنے کو ضلالت سمجھتے ہین۔ اِسلیے مین آپ لوگون کی
خدمتون مین گذارش کرتا ہون۔ کہ متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم کی
اتّفاق کی ہوئی حدیثون کو عمدہ ترین حدیثون کا ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے
تو یہ قول خدا کا یا رسولؐ خدا کا ہے یا کسی صحابی کا یا کسی تابعی کا یا کسی تبع
تابعی کا یا کسی مجتہد کا یا خود صاحب صحیحین کا ہے۔ اگر خدا و رسول کا ہے تو
اُسکی سند بیان فرمائیے۔ نہین تو عمل بالحدیث والقرآن کا دعویٰ
چھوڑیے۔ خواہ نخواہ شرک کا الزام اپنے پر التزام نہ کیجیے۔ اور اگر
باقی بزرگون سے کسیکا بھی قول ہے۔ تو اسکی سند بیان کیجیے۔
نہین تو اسپر عمل کرنے کو فقہ و اصول کے عمل کرنے سے بدتر ضلالت سمجھیے

ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

اے حضرت! تقلید کا واجب ہونا تو امر نصی ہے۔ امام صاحب کے
قائل ہونے یا نہونے پر کچھ موقوف نہین۔ یہ امر فقط تذکرۃ المذاہب
کے مقصد ثانی کے ملاحظہ سے معلوم ہو جائیگا۔ دوسری کتاب کی
حاجت و ضرورت نہین رہیگی۔ ٥

یک حرف بس ہست گر شعور ست ۔۔۔ ورنہ چہ چراغ پیش کور ست

(۵) سوال

تقلید کے وجوب کا آپ لوگون کو عمل ہے یہ تو فرمائیے وہ کسکا
قول ہے اور کسکے قول پر عمل ہے؟

مین نے اس بحث کو اچھی طرح سے تذکرۃ المذاہب کے ۶۵-۶۶ صفحہ مین لکھا ہے
اگر جی چاہے دیکھ لیجیے - خامسًا - ابن المبارک رحمہ کے قول سے کل محدثین
کی سند کو دین سے ہونا نہ سمجھنا چاہیئے - اگر سب سندین دین سے
ہوتین - تو کل احادیث موضوعات مستندہ کو دین سے ہونا لازم آتا -
بلکہ جو سند ابن المبارک کے زمانہ کے ساتھ مختص تھی - البتہ وہ سند
سند شرعی تھی - نہ ہر کہ ومہ کی سند سند شرعی ہے - کما زعمتم - کیونکہ
سند کی بنا جب ہوئی کہ لوگ حدیثین وضع کرنے لگے - نہین تو ضرورت
نہ تھی - چنانچہ ابن سیرین کے قول سے جو مقدمہ صحیح مسلم مین ہے یہ بات ظاہر
ہے - عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت
الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنة فیؤخذ
حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یؤخذ حدیثھم -
پھر جب سندین بھی وضع ہونے لگین تو کلیت (الاسناد من الدین)
کی باطل ہوگئی - اور ضلالت آگئی - کیونکہ اسناد پرستی کا نتیجہ اس تین
حال سے خالی نہین حدیث کا حدیث ہونا - حدیث کا حدیث نہ ہونا - غیر
حدیث کا حدیث ہونا - البتہ صورت اول مین تو موجب ہدایت ہے مگر وجود
اسکا اشذ الشذوذ ہے اور صورت ثانی و ثالث مین بالکل ضلالت ہی ضلالت ہے
حضرت دور کیون جاتے ہو - انہی روایات مذکورہ مین غور کیجیئگا - تو
تاریخ رحلت و ولادت کی ضلالت سے غیر حدیث کو حدیث اور حدیث کو
غیر حدیث ہونا لازم آجائیگا - فتدبر -

جواب

جواب اسکا بھی تذکرہ کے ۷۰۶ صفحہ مین دیکھیے یعنی اجماع امور شرعیہ مین فائدہ یقین وقطعی کا دیتا ہے۔ پر وہ کئی قسمون پر منقسم ہوتا ہے۔ درجہ ہر ایک کا متفاوت ہے۔ انمین سے قوی تر اجماع صحابہ رض کا ہے۔ جیسا حضرت ابو بکر صدیق رض کی خلافت پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا ہے۔ اور ایک ایک اجماع سے اجماع صحابہ ٹوٹ نہین سکتا ہے۔ جیسا روافض کے انکار سے اجماع مذکور نہین ٹوٹا۔ نہ خوارج کے قول سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کا زوال ہوا۔ لیکن اس تقریر سے آپ اپنے دل مین یہ نہ سمجھیے۔ نہ شیطان کے اس وسوسہ کو دخل دیجیے۔ کہ جب مضمون

اجمع الصحابه علی ان من استفتی ابابکر و عمر فله ان یستفتی ابا [هریره] ومعاذ بن جبل وغیرهما کما قال البعض۔ اجماع صحابہ اسپر منعقد ہو چکا ہے کہ جو کوئی استفتا کرے ابو بکر رض و عمر رض سے اسکو جائز ہے ابو ہریرہ رض ومعاذ بن جبل سے استفتا کرے۔ تب ہر مستفتی کو جائز ہے کہ جب کسی کو چاہے اُس سے استفتا کرے۔ پھر خصوصیت استفتا مذہب واحد کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ اوّلاً غیر صحابی کو صحابہ کی برابر سمجھنا قیاس مع الفارق پر عمل کرنا ہے ؎ لیس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔

ثانیًا فله ان یستفتی ابا هریره الخ اس صورت مین کہ جس صورت مین فتوی مین شیخین کی مخالفت نہو اتحاد ہو۔ اس بحث کو تذکرہ کے صفحہ ۲۸۲ مین

جواب

جواب اسکا بھی ہمارے اِس سوال کے جواب پر موقوف ہی کہ صحاح ستّہ کی صحت پر آپ لوگون کا اعتقاد ہی ۔ یہ تو فرمائے کہ رسول صلعم انکی صحت کے قائل تھے یا نہین ؟ اگر قائل تھے تو کس کتاب مین ہی ؟ سند اسکی بیان فرمائے ۔ اگر قائل نہین تھے ۔ تو وہ کِسکا قول ہی اور کِسکے قول پر عمل ہی ؟ اگر تذکرۃ المذاہب کے ۵۹۰ ۔ اور ۶۶۱ صفحہ پر نظر فرمائے تو بخوبی اِسکی صحت و عدم صحت کا حال دریافت ہوجائیگا ۔

اور سنئے ۔ عدم وجوب تقلید پر آپ لوگون کو عمل ہی یہ تو فرمائے وہ کِسکا قول ہی اور کِسکے قول پر عمل ہی ؟

سوال (۶)

اجماع کی کیا تعریف ہی ؟

جواب

اجماع کی تعریف ہمارے اصول کی کتابون مین موجود ہی ۔ عیان را چہ بیان ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

تاہم اگر اِسکے سمجھنے مین دقت ہو تو تذکرہ کے ۶۰۳ صفحہ پر نظر کیجیے

سوال (۷)

صحابہ رضوان اللہ کا اجماع کیا ہی ؟ اور صحابہ کا اجماع آپ کے اجماع سے ٹوٹ سکتا ہی یا نہین ؟

آپ نے اپنے دل مین تصور کیا تھا۔ کہ اگر مجیب درست کہیگا تو ہمارا مذہب ہمارا مذہب درست ہوگا۔ اور اگر مردود کہیگا۔ تو مذاہب اربعہ مردود ہوگا ؎

اگر بہا بانگر تیز و تیج کردند   ازیشان بچہ رشد کا شکلے نام

حضرت مذاہب اربعہ تو برعایت مضمون الاقرب فالاقرب۔ زمان مبشر بالخیر مین تدوین ہوئے ہین جیسا دوسرے سوال کے جواب مین گزرا۔ تب مردود کے لفظ کا انپر اطلاق نہین کیا جاسکتا ہے۔ ہان آپکا مذہب جلد یا البتہ مردود ہے۔ حضرت آپ کی لاٹھی کی مار آپ پر پڑی۔ کیون نہو آسمان پر تھوکنے سے منھ پر پلٹتا ہے ؎

بر بلند ان سخن بسوی خود است   تف بسوی فلک بروی خود است

سوال (۱۰)

جو منسوب بوہابی ہین وہ لوگ مسلمان ہین یا کافر اگر کافر ہین توکیون اور اگر مسلمان ہین تو فاسق ہین یا فاجر اگر فاسق یا فاجر ہین تو کیون؟

جواب

وہابیون کا کافر ہونا یا نہونا بمضمون استفت عن نفسک آپ لوگ اپنے دلون سے پوچھیے۔ وے خود کفر کا فتویٰ دینگے۔ کیونکہ جب آپ لوگ حنفیون کو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہونے کے سبب سے کافر بولتے ہین تب اسی دلیل سے وہابیون کو عبدالوہاب کی طرف منسوب ہونے مین بطریق اولیٰ کافر کیون نہ کہینگے۔ لیکن ہین انکو بدلیل (فلو اخذ من کل مذهب مباحه صار فاسقا تاما) کما فی الکشف

نظر کیجیے۔ ثالثاً یہ جواز استفتا بحدیث۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ صحابہ کے زمانہ تک منحصر تھا کہ باعث قرب زمان رسالت مآب صلعم کے فتنہ وفساد کا دخل شریعت مین نہین پایا جاتا تھا اب بسبب وضع وضاعین ونفاق منافقین وعناد معاندین کے وہ خصوصیت قول صحابہ کی باقی نرہی۔ اضلال مضلین کی مداخلت ہوگئی اس لیے محققون نے عوام کو صحابہ کی تقلید کرنے سے باز رکھا اور اُنپر ائمہ اربعہ کا اتباع واجب کیا۔ چنانچہ اِسکی دلیل بھی تذکرہ مذکورہ کے ۹۶ و ۱۰۴ و ۲۵۷ صفحہ مین مندرج ہی۔

سوال (۸)

یہ چار مذہب جو قائم ہین وہ کب قائم ہوئے ہین؟

جواب

دوسرے سوال کا جواب عین اسکا جواب ہی۔

سوال (۹)

جو امر دینی کہ بعد از سنہ مبشر کے قائم ہوا ہی وہ کیا ہی آیا درست ہی یا مردود؟

جواب

آپ نے امر مطلق کو جب دین کے ساتھ مقید کیا۔ اور اپنی زبان سے امر دینی کا اقرار کیا۔ پھر وہ کیونکر مردود ہوگا۔ واہ کیا تنکے سی بات سے پہاڑ کا سا مغالطہ اُڑ گیا۔ ؎

از محیط فضل زیبا گوہرے آمد پدید ۔ ہر سپہر شرع روشن اخترے آمد پدید

جو مسلمان فاسق ہین انکی امامت درست ہی یا نہین ؟

جواب

اگرچہ اس عبارت ہدایہ سے۔ یکرہ تقدیم العبد (تا) والفاسق (تا) وان تقدموا جاز لقولہ صلعم۔ صلوا خلف کل برٍ وفاجرٍ۔ فاسق کی امامت مع الکراہتہ درست ہی حالت مجبوری ہین۔ جیسے حجاج کی امامت صحابہ کبار کے واسطے حالت مجبوری مین درست ہوئی۔ اور مورد حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر۔ کما ہی حالت مجبوری ہی۔ ورنہ بخاری مین یہ عبارت قال الزہری لا نری ان یصلے خلف المخنث الا من ضرورۃٍ لا بد منہا۔ نہین لکھی جاتی۔ نہ کشف الغمہ مین یہ عبارت وکان الصحابۃ رض یصلون خلف الحجاج وکفے بہ جائرا (تا) وہذا کلہ اذا خیف الفتنۃ من ترک الصلوۃ خلف ذلک الامام والا فقد کان رسول اللہ صلعم کثیرا ما یقول اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وافدکم فیما بینکم و بین ربکم۔ ترقیم پاتی۔ لیکن حالت اختیاری مین حدیث من صلے خلف عالم تقی فانما صلی خلف نبی کذا فی الہدایہ اور حدیث کان صلعم کثیرا ما یقول اجعلوا ائمتکم الخ پر عمل کرنا چاہیے۔ نہ فاسق یا بدعتی کو رضا ورغبت سے امام بنانا چاہیے کیونکہ اسکی امامت سے تعظیم اسکی لازم ہوتی ہی۔ اور تعظیم وتکریم فاسق کی درست نہین۔ بلکہ حسب شرع اہانت لازم ہی۔ اسلئے شرح سفر سعادت

والجامع الرموز والطحطاوی - اور بدلیل (حنفی انتقل الی مذہب الشافعی قال فخر الدین محمود بن محمد) اگر این مرد عامی است ساقط القول وشہادت نشود واگر از اہل علم است مبتدع تولش گردد کذا فی جواہر البیضاوی) فاسق ومبتدع وضال سمجھتا ہوں اور بحدیث قال رسول صلعم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی کذا فی المشکوٰۃ - انکی توقیر نہیں کرتا ہوں - لیکن کافر بولتے ہیں ڈرتا ہوں - کیونکہ ہمارے مذہب میں ان حدیثوں کے مطابق - قال رسول اللہ صلعم لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک اخرجہ البخاری وغیرہ وقال رسول اللہ صلعم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی بڑی احتیاط سے جھٹ پٹ ہر کسیکو کافر نہیں کہا جاتا ہے - دیکھیے آنکھ پھاڑ کر عمل بالحدیث ہمکو ہے یا آپکو - غیر مقلدوں کو عمل بالحدیث کا دعویٰ کرنا کیا جیسا خوارج وروافض کو حقیت مذہب کا دعویٰ ہے یہ نہ بلکہ زن قحبہ کو شدت عصمت کا دعویٰ کرنا اور زن مخدرہ عفیفہ پر زنا کا بہتان لگانا - یے اپنے گریبان میں تو منھ ڈالکر نہیں دیکھتے دوسروں پر طعن کرتے ہیں ؎

اپنی فضیحتوں پر انہیں کچھ نہیں نظر اندھے ہیں خود پر اوروں کو جانیں ہیں بے بصر

(۱۱) سوال

ہوجائیگا - اسلیے علماے کرام اور فضلاے عظام نے لکھا ہے کہ بعد قرن ثالث یا رابع کے اجتہاد کا درجہ مسدود ہوگیا اور جن جن بزرگون نے عدم انسداد کا دعویٰ کیا بہتیرا زور مارا - مگر ایک مسئلہ بھی اُنسے استنباط نہوا - بالآخر عاجز ہوکر دنیا سے کوچ کیا - چنانچہ امام شعرانی شافعی اپنے میزان مین لکھتے ہین وقد قال بعض جهال الناس الان یصلون الی ذلک من طریق الکشف فقط لا من طریق النظر والاستدلال فان ذلک مقام لم یدعه احد بعد الائمة الا الامام محمد بن جریر ولم یسلموا له ذلک کما مر وجمیع من ادعی الاجتهاد المطلق انما اراده المطلق المنتسب الذی لا یخرج عن قواعد امامه کابن القاسم واصبغ مع مالک ومحمد وابی یوسف مع ابی حنیفة وکالمزنی والربیع مع الشافعی اذ لیس فی قوة احد بعد الائمة الاربعة ان یبتکر الاحکام ویستخرجها من الکتاب والسنة فیما نعلم ابدًا ومن ادعی ذلک قلنا له فاستخرج لنا شیئا لم یسبق لاحد من الائمة استخراجه فانه یعجز - فقط

اسی طرح کی بہت سی دلیلین تذکرہ مین مندرج ہین دیکھ لیجیے -

(۱۳) سوال

اگر اسوقت کوئی مجتہد ہووے تو اسکی پیروی درست ہے یا نہین اگر درست

وغیرہ مین حدیث - لا یومن فاجرا مومنًا منقول ہے - اور ابراہیم بن میسرہ سے مشکوٰۃ مین یہ روایت قال قال رسول صلعم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی مشہور ہے - اور طحطاوی وغیرہ مین یہ عبارت اما الفاسق العالم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ - وقد وجب علیھم اھانتہ شرعًا ومفادہ کراھۃ التحریم فی تقدیمہ مسطور ہے - اگر آپ نے بلحاظ رفض کے یہ سوال کیا ہے تو اسکا جواب تحفہ اثنا عشریہ مین پائیگا -

سوال (۱۲)

اب کوئی مجتہد ہوسکتا ہے یا نہین اگر نہین ہوسکتا ہے تو کیون ؟

جواب

اگرچہ مجتہد ہونا اِس زمانہ مین عقلاً و شرعًا ممنوع نہین مگر تجربۃً و عادۃً غیر ممکن ہے کیونکہ لامحالہ مدار اجتہاد کا کتب متاخر القرون پر ہوگا اور ان کتابون کی خرابی حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیٔ قوم تسبق شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ وفی روایۃ ثم یظھر الکذب وفی روایۃ ثم یفشو الکذب وفی روایۃ ثم یحلفون ولا یستحلفون وفی روایۃ ثم یشھدون ولا یستشھدون کذا فی البخاری والمسلم والمشکوٰۃ وتحفۃ الاخیار وغیر ذلک سے ظاہر ہے - پھر جو مسائل انسے استنباط کئے جائینگے - ضرور کذب و بہتان سے مخلوط و مستنبط ہونگے تب کذب و بہتان کا نام شریع ٹھہریگا - اور شرع مثل عنقا کے ناپید

سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرنا۔ **خامساً** آنحضرت یا باریتعالی کا
کسی شخص پر کسی امام کی ائمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنا۔ **سادساً**
ظہر کا وقت دوسرے مثل کے اخیر تک باقی رہنا **سابعاً** عام مسلمانون کا ایمان
اور پیغمبرون اور جبرائیل کا مساوی ہونا۔ **ثامناً** قضا کا ظاہر و باطن
نافذ ہونا۔ **تشریح** مثلاً کسی شخص نے ناحق کسی کی جورو کا دعوی
کیا ہو کہ یہ میری جورو ہی اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کر کے
مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو ملجادے تو وہ عورت بحسب ظاہر
بھی اوسکی بی بی ہی اور اُس سے صحبت کرنا بھی اُسکو حلال ہی **تاسعاً**
جو شخص محرمات ابدیہ جیسے ماں یا بہن سے نکاح کر کے اُس سے صحبت
کرلے تو اُسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد ہی نہ لگانا **عاشراً**
تحدید آب کثیر جو بوقوع نجاست سے پلید نہو وہ دردہ سے کرنا۔

تنبیہ اِن مسائل کی احادیث کے تلاش کرنے کے واسطے مین
اِن صاحبون کو اسقدر مہلت دیتا ہون جسقدر یہ چاہین زیادہ مہلت
مین اُنکو بھی گنجائش ہی کہ یہ اپنے اور مذہبی بھائیون سے مدد لین۔

المشتہر ابوسعید محمد حسین لاہوری (مہر ابوسعید محمد حسین)

الجواب

جناب مشتہر صاحب آپکے مسئلون کے جواب مین اول یہ کئی گذارشین
پیش کرتا ہون۔ بعد اِسکے جواب صاف صاف بھی لکھتا ہون۔ اور

ہے تو کیوں نہیں درست ہے تو کیوں ؟

جواب

اگر شخص زمانہ کوئی اجتہاد کا دعویٰ کرے بارھویں سوال کے جواب سے پیروی اسکی درست نہیں ۔ فقط فقط ت ذ جا

فصل دوم بجواب سوالات این اشتہار مولوی محمد حسین لاہوری

(نقل اشتہار بجنسہ)

میں مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی اسمعیل صاحب ساکنان بلیہ وال اور جو انکے ساتھ طالب علم ہیں جیسے میاں غلام محمد صاحب ہوشیارپوری و میاں نظام الدین صاحب و میاں عبد الرحمن صاحب وغیرہ یعنی جملہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہوں کہ اگر ان لوگوں سے کوئی صاحب مسائل ذیل میں کوئی آیت یا حدیث صحیح جسکی صحت میں کسیکو کلام نہو اور وہ اس مسئلہ میں جسکے لیے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالۃ ہو پیش کریں تو فی آیت اور فی حدیث یعنی ہر آیت اور حدیث کے بدلے دس روپیہ بطور انعام کے دونگا ۔

اوّلاً رفع یدین نکرنا آنحضرت کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے ۔ **ثانیاً** آنحضرت کا نماز میں خفیہ امین کہنا ۔ **ثالثاً** آنحضرت کا نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنا ۔ **رابعاً** آنحضرت کا مقتدیوں کو

ممنوع ہونا۔ **تنبیہ** ان مسائل کی آیات واحادیث کی تلاش کرنے کے واسطے مین بھی آپ صاحبون کو اِسقدر مُہلت دیتا ہون جس قدر آپ چاہین زیادہ مہلت مین بھی آپ لوگون کو گنجائش ہے کہ جس مین آپ لوگ اپنے ہم مذہبی بھائیون سے مدد لین۔ مگر ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ لوگ حشر تک جواب اِسکا دے سکین۔ اور انعام کے مستحق ہووین کیونکہ جس مسئلہ مین جس حدیث کو آپ دلیل لاوینگے۔ ہم اُسکا معارض ایسا لاوینگے جس سے آپکے مسائل کا جواب باصواب بھی بخوبی ہوسکے اور بیک کرشمہ دوکار نکل آوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اپنے معارض حدیثون پر مطلع ہووینگے۔ اگرچہ آپ اُسوقت اپنے ایفاے وعدہ سے مُکرجاوینگے۔ اور الکریم اذا وعد وفا سے مُنہ موڑینگے۔ لیکن مقلدین دین متین اِس اظہار وتبیین سے فائدہ اُٹھاوینگے۔ اور آپکی دھوکا دہی کو تاڑ جاوینگے۔ اور بمضمون حتّٰی یمیز الخبیث من الطیّب حق و باطل کو خوب طرح سے دریافت کرلینگے۔

دوسری یہ ہے کہ آپنے جو حدیث صحیح کی قید لگائی۔ گویا یہ فقط دھوکے کی ٹٹی حمقا کی ہدایت پر دھردی ہے۔ نہین تو وہ التزام یعنی مقلدین کے واسطے مفید نہین۔ کہ اعتبار اِس صحت کا جو علماے متاخرین غیرخیرالقرونی نے بمقابلہ آئمہ اربعہ خیرالقرونی کے کیا ہے محض تشریح جدید ہے۔ نہ وہ رشید ہے۔ نہ سدید۔ نہ ہمکو انکے لیے مفید۔ نہ معارض اسکا ناپدید۔ کیونکہ حدیث صحیح سے کیا مراد

اور توقع الضاف کا رکھتا ہون - تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہے -
خیر لو صاحب مین بھی آپکو بلکہ کل لا مذہبون اور جمیع غیر مقلدون کو بطور
اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر آپ لوگون سے کوئی صاحب مسائل مصرحہ
الذیل کو (جو بعینہ نقیض مسائل اشتہار آپکے ہین یعنی جسکی صحت پر آپ
نازان ہین) کوئی آیت غیر معارضہ سے یا اُس حدیث سے جسکی صحت تحقیقی
ہو ظنی نہو اور اُسکی مخالفت پر دوسری حدیث وارد نہو نہ کوئی آیت اُسکی معارض
ہو - یعنی نص صریح قطعی الدلالہ سے ثابت کرین - تو ہر ہر مسئلہ کے عوض
بیس بیس روپیہ بطور انعام دونگا **اوّلًا** موت تک رفعیدین کرنا آنحضرت
صلعم کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے - **ثانیًا**
آنحضرت صلعم کا نماز مین خفیہ آمین نہ کہنا - **ثالثًا** آنحضرت صلعم کا نماز
مین زیر ناف ہاتھ نہ باندھنا - **رابعًا** آنحضرت صلعم کا مقتدیون کو
سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع نکرنا **خامسًا** آنحضرت صلعم یا اُنکے اصحاب
کا کسی شخص پر کسی امام کی آئمہ اربعہ سے تقلید کو منع کرنا **سادسًا**
ظہر کا وقت دوسرے مثل کے آخر تک باقی نرہنا - **سابعًا** نفس ایمان
عام مسلمانون اور پیغمبرون اور جبرئیل علیہ السلام کا مساوی نہونا -
ثامنًا قضا کا ظاہر و باطن نافذ نہونا - **تاسعًا** جو شخص محرمات ابدیہ
جیسے مان یا بہن سے نکاح کرکے اُس سے صحبت کرلے ایسے واقع خاص
مین اسکو قتل نہ کرکے اُسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد ہے لگانا -
عاشرًا تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو وہ دردہ سے

وغیر ذالک لکھ گئے - اور بقولہ تعالیٰ اِن ھی الا اسماء سمیتموھا
انتم واباؤکم اپنے اپنے تسمیہ پر جھگڑتے ہوئے مر مٹے -
اور بقولہ تعالیٰ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الا النفس
اپنی اپنی خواہش نفس اور گمان سے بہت کچھ تحریر فرما گئے -
کیا حضرت آپ ایسی صحت ادعایہٗ اضافیہ پر نازان ہین - وہ تو خانہ
ساز بات ہے - امر شرعی نہین - نہ حکم شارع اُسپر ناطق ہے -
حضرت جب آپ فقہ واصول کو جو زمان مبشر بالخیر مین قبل تدوینات
صحاح کے تدوین ہوئین امر بدعی کہتے ہین - امر شرعی مین نہین گنتے
ہین - تو ہم کب اِس خانہ ساز بات کو امر شرعی مین شمار کرنے سے مجبور ہوونگے
خیر بالفرض مَین کہتا ہون کہ اگر وہ امر شرعی بھی ہو تب بھی مفید مطلب
نہین - کیونکہ مین پوچھتا ہون کہ کُل محدثین کی سند متصل کے اعتبار کے
تام کو حدیث صحیح کہتے ہین - یا بعض کی - یا آپ کی یا آپکے مقتدا کی خواہش
نفس کے تام کو - صورت اوّل مین تو یہ اتفاق محال - کہ ہمیشہ سے محدثین
کی مخالفت ہے لا زوال - صورت ثانیہ مین صحت وعدم صحت کا ہے احتمال
اور اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال سے بطلان
استدلال مین ہے اسکے قیل وقال - پھر اِسکی صحت یقین مین کونسا
ہے مقال - صورت ثالثہ کا مآل ہی تو ہے نکال - اسکے اتباع مین عذاب
کا ہے احتمال - کہ ان النفس لامارۃ بالسوء ہے اسپر دال
حضرت صورت اول وثالث کو تو بالاے طاق رکھ چھوڑیے - صورت

ہی - خالص حدیث رسول صلعم کا مراد ہی - یا حدیث مصححہ محدثین غیر خیر القرونی - اوّل تو فی زماننا مثل عنقا کے مفقود ہی - مصداق اسکا بالیقین پردہ زمین مین غیر موجود ہی - اگر بالیقین ثبوت ہوتا ہرگز ہرآئنہ بین المحدثین اختلاف نہوتا - نہ محدثین کو حدیث کی نسبت صحیح و سقیم و رطب و یابس وغیر ذالک کہنے کی طاقت ہوتی - نہ اسکی نوبت پہونچتی - نہ کسی کو انکار کی صورت ملتی - نہ ابن حجر عسقلانی شافعی کی طرف سے نخبۃ الفکر مین یہ عبارت ترقیم پاتی - الخبر اما یکون له طرق بلا عدد معین او مع حصر بما فوق الاثنین او بهما او بواحد فالاول وهو المتواتر وهو المفيد للعلم اليقيني لبشروطه والثاني هو المشهور والثالث العزيز وليس شرطا للصحيح خلافا لمن زعمه والرابع الغريب وكلها سوى الاول احاد وفيها المقبول والمردود لتوقف الاستدلال على البحث عن احوالهم وانها دون الاول الخ نہ ابن صلاح کا یہ قول کہ حدیث مین کوئی اس کی مثال اپنی حدیث متواتر کی مثال ڈھونڈے تو تھک جاوے - اور کوئی مثال بتاوے شہرت پاتی - بلکہ من رغب عن سنتی فلیس منی سے امت سے خارج ہوتے - اور ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نهاكم عنه فانتهوا کے انکار سے کافر بنتے - ثانی تو امر اضافی ہی کہ ہر محدث ہر حدیث کو رجما بالغیب اپنی اپنی بنا پر صحیح و غیر صحیح

برین عقل و دانش بباید گریست - اور جو مشائخ صحاح امام صاحب
کے درجہ و رتبہ و زمانہ سے ادون و اسفل ہین ہین انکا حال امام صاحب کے
مقابلہ مین کہ می پرسد کا حال ہے - کیون نہو جب بقول حافظ ذہبی و
ابن حجر عسقلانی ان قول القرآن لبعضہم فی بعض غیر
مقبول کذا فی القلائد ہم اقران کا قول ہم اقران کے ضرر پر مقبول
نہین پھر اسفلین کو کہ می پرسد - پس مقتضای علم و عقل و دینداری
و فضل کا یہ ہے کہ جو روایت صحاح وغیرہ امام صاحب کے مستدلہ حدیث
کے ساتھ منطبق ہو اُسی حدیث کو ہر کوئی صحیح تر جانے - بلکہ اگر کوئی محدث
کی حدیث امام صاحب کی حدیث مستدلہ سے منطبق ہو تو وہ اس انطباق
کو فخر سمجھے - اور شکر کرے کہ اپنی راستی کا ثواب پاوے - نہین تو اعمش
وغیرہ تک کی سند متصل کی خبر احاد برباد جاوے - کہ جب مثل اعمش وغیرہ
کے نوشتہ کا اعتبار نہووے - تو انکی خبر احاد کا کیا اعتبار رہووے - خذ ہذا -
اور اقوال محدثین متاخرین کی طرف (جیسا صححہ ابن تیمیہ و ضعفہ ابن
جوزی و حسنہ شوکانی وغیرہ انکے) التفات نکرے - تاکہ اس مثل کا
مصداق نہ بنے - مثل لنگڑے نے چور پکڑا دوڑیو میان اندھے -
کیونکہ انکی تحریرات کا سیکڑون توسطات پر دار و مدار ہے - اور ہر
متوسط کے قول پر صحت کا حکم لبسکہ دشوار ہے - ہان بمضمون لولم
تکن الاعتبارات لبطلت الحکمۃ اعتبار کا اعتبار ہے اس سے
اگر تلقی امت کا اعتبار کیجیے تو صحت صحاح کی تلقی پر صحت مذاہب اربعہ

کام لیتے - اور تعصب اور اعتصاب کو دخل نہ دیتے - تو ضرور اُن حدیثون کو جنسے ائمہ اربعہ خصوصًا امام الائمہ امام اعظم رح نے مسائل استنباط کئے صحیح و معتبر تر جانتے - نہ اِنکے مقابلہ مین صحاح کی حدیث کو پیش کرتے کیونکہ انکے مقابلہ مین صاحبان صحاح کیا معنی انکے مشایخون کا بھی رتبہ نہین کہ اکثر انکے شاگرد و ہم معصر ہین - شاگرد تو شاگرد ہی ہین - اور ہم معصرون کی کچھ ایسی تدوین موجود نہین جسمین عمل کا اعتماد ہو - اگر تدوین بھی ہوتی - تب بھی امام صاحب کی مخالفت پر دلیل نہو سکتی - ہان درجہ مساوات کا ہو سکتا - کہ مساوی کا مساوی مساوی ہی ہوتا ہی - نہ گھٹتا نہ بڑھتا ہی - پھر کیونکر صاحبان صحاح وغیرہم نے جو کچھ روایتون کو بعد دو تین سو برس گزرنے کے انکی طرف منسوب کر رکھا ہی وہ امام صاحب کی مخالفت پر حجت ہو سکے - اور امام صاحب کی روایت مستنبطہ انکی روایت سے ضعیف ٹھہرے - اگر امام صاحب کی احادیث مستدلہ انکے احادیث سے ضعیف ٹھہری - تو کل صحاح کی احادیث مستندہ بطریق اَولیٰ ضعیف ٹھہری کیونکہ صاحبان صحاح کے نوشتہ و گفتہ کا نام تو حدیث نہین - بلکہ روایات منقولہ تابعین عن الصحابہ عن النبی صلعم مثل اعمش و مکحول و عطا وغیرہم کا نام حدیث ہی - جب مثل اعمش و مکحول وغیرہما کا نوشتہ جیسا امام اعظم رح کا نوشتہ و گفتہ (کہ گویا انشا ہی کہ بعد تحقیق مسئلہ کے آپنے امام محمد رح وغیرہ کو لکھوا دیا تھا) ضعیف ٹھہری - تو خبر احاد منسوبہ الی الاعمش وغیرہ کہ باعث بعد زمان سے اسکے احتمال کذب کا رکھتی ہی - کیونکر ضعیف نہ ٹھہرے ۵

سے بیشی حدیث ملنے پر مغرور نہونا چاہیے۔ کہ متاخرین کی حدیث بالکل رطب و یابس سے بھری ہوئی ہین۔ اِس سے وہ کم سچا۔ بہت اچھا۔ اِسکی باقی تقریر کو تذکرۃ المذاہب کے ۵۵ صفحہ مین پاوینگے۔ اگر نظر کرینگے۔ **ثانیاً** خود ہر محدث نے یون اقرار کرلیا ہے۔ کہ مین نے کڑوڑہا حدیثین جمع کی تھین۔ اُنھین سے اتنی احادیث مثلاً اپنی کتاب مین داخل کین۔ اور باقی کو جسمین بہت سی حدیثین صحیح بھی تھین متروک کیا۔ تو ہوسکتا ہے۔ کہ امام صاحب کی مستدلہ حدیثین جنکو متاخرین نے صحاح کے تکیہ پر لااصل لہا کہا ہے۔ اُنھین حدیث متروکون مین ہون۔ یا اُن حدیثون مین جو صاحبان صحاح تک پہونچین اُسمین رہ گئے ہون۔ یا جن جن حدیثون کو صاحبان صحاح وغیرہم رح نے امام صاحب کی مخالفت پر بسند متصل مرفوع ثابت کیا۔ وے حدیثین امام صاحب کے وقت مین غیر صحیح و موضوع ٹھہری ہون۔ یا انکے بعد موضوع ہوئی ہون۔ چنانچہ اسی خلف سوء کے خوف سے امام صاحب نے فقہ و اصول کو مدون کیا اگر اِس بحث کی تحقیقات کو اچھی طرح سے جاننا چاہتے ہین تو تذکرۃ المذاہب کے تبصرہ دہم مین اور الیقاظ مین اور ضمیمہ کے مناظرہ مین نظر فرماوین۔ **پانچوان** یہ ہے کہ نا ظاہر نہین کہ اکثرون کو اپنی بولی میٹھی۔ غیر کی بولی کھٹی معلوم ہوتی ہے۔ ؏ میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔ بلکہ ہر کسی کو اپنے ابوال بالا رشتہ کا خیال ہوتا ہے۔ اور ہر کوئی اپنی دوکان کی نمائش دکھایا کرتا ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ

کی انکی متقدم سمجھیے۔ اور بدلیل حدوث خیر القرون قرنی الخ یہ
امر مسلم الثبوت ہے کہ نوشتہ وگفتہ متقدمین خیر القرونی ۔ نوشتہ وگفتہ متاخرین
شر القرونی سے اقوی ومعتبر تر ہے۔ تب لامحالہ امام صاحب یا انکے
شاگردوں کی تدوینات صاحبان صحاح کی تدوینات سے معتبر تر ہیں
اب میں جو جو مستدلہ حدیث امام صاحب کی پیش کرونگا۔ وہ صحیح ہوگی
نہیں تو اعتبار کا کچھ اعتبار نرہیگا۔ جسکا جی جو چاہے سو اختیار کر لیگا۔ اور
مضمون حدیث خیر القرون قرنی الخ برباد جائیگا۔ **چوتھی** یہ ہے کہ صحاح
وغیرہ کے اندر اگر کوئی حدیث مستدلہ امام اعظم رح کی بنائے جانے کے
سبب سے انکے استدلال کو باطل سمجھنا گویا عین اپنی جہالت وغباوت
پر اقرار کرنا ہے۔ کیونکہ اولاً تو بخاری رح ترکستانی ومسلم رح نیشاپوری
وترمذی رح سمرقندی وابو داؤد رح سجستانی ونسائی رح خراسانی وابن
ماجہ رح عجمی یہ ہم چند محدث غیر عربی وغیر خیر القرونی نے کل احادیث
نبوی صلعم کو جمع کرنیوالا سمجھنا۔ اور انہیں پر کل احکام شریعت کا دارومدار
رکھنا۔ اور امام ابو حنیفہ رح کیجز متروحدیث کے نہ پہونچنیکا اعتقاد
کرنا۔ بالکل خلاف عقل ونقل کی بات ہے۔ کہ سبحان اللہ کیا خوب آئمہ
اربعہ خصوصًا امام الائمہ باوجود قرب زمان الی الرسول صلعم اور عرب
ہونے کے بھی کل احادیث نبوی صلعم پر حاوی نہو سکے۔ پھر یہ چند
غیر عرب البعد زمان عن الرسول ع کل احادیث پر کیونکر حاوی ہو سکے
۵ یہ بین عقل ودانش بباید گریست **دفع دخل** متاخرین کو متقدمین

سے پھر دیا۔ اسلیے ان تینون برادرون اور دارقطنی کے کچھ حال کو مین نے
اکیسوین تذکرہ کے چوتھی دفعہ مین اور انتیسوین[۲۹] تبصرہ مین مندرج کیا
اور امام بخاری رح کا حال انکی اس روایت سے جو اپنی تاریخ صغیر مین
لکھا یعنی قال حدثنا نعیم بن حماد حدثنا الفزاری قال
کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض
الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام اشام منہ انتہی
ما رواہ البخاری عن محمد فی تاریخہ الصغیر کذا فی العوائق علی وجہ الکمال
ثابت ہی۔ کیونکہ اُنھون نے امام صاحب کو عدوی اسلام اور مشوم
قرار دے رکھا ہی۔ العیاذ باللہ ؂
نہین ہی معتقد انکا اگر حاسد تو کیا غم ہی۔ ہوا بے سجدہ ابلیس کیا نقصان آدم کا
بڑے افسوس کی بات ہی۔ کہ اُنھون نے باوجود اتنی بزرگی اپنی کے
سچی تعصب کو دخل دیا۔ اور بسبب اتباع معاندین امام صاحب
کے اس خبر احاد وافضیہ پر تکیہ کر کے اسکو انشا کیا۔ خواہ نخواہ اس
قول سعدی رح کا مصداق ہوا ؂
کسے قول دشمن نیارد بدوست ۔ جز آنکس کہ در دشمنی یار اوست
کسانیکہ پیغام دشمن برند ۔ ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند
اور اپنی مردیہ اس حدیث پر بھی عمل نہ کیا۔ عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث
ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا

- جیسا آپ اہل اپنی تقریر کے ثبوت مین گرفتار ہ - اور مجھے بھی اپنے مذہب کی دلیل پر ہے رفتار - حتی کہ اساتذۂ اخیار - اور اولیار و انبیا ابرار بھی ایسی کردار مین ستے گرفتار - نہین تو حضرت موسی عم قتل مین قبطی کے کیون ہو گئے تھے طرفدار - اسلئے محدثین بھی اپنے اپنے مذہب کے ثبوت مین ہو گئے ہین طرفدار - اور جن جن حدیثون سے انکے مذاہب کی تقویت ہوتی تھی ادنکو کیا اختیار - اور اور مذہبون کی حدیثون مین ضعف وغیرہ کی کر گئے ہین گفتار - پھر کیونکر ان محدثین مخالفین مذہب حنفی کی گفتار - امام الائمہ کی مخالفت پر ہو اعتبار - علی ہذالقیاس مورخون کی بھی یہی ہے کردار - پھر معاندین تو ہین بسکہ دشمن و اغیار انکے جرح و قدح کا ہے کیا اعتبار - جب مین نے اس بات کو آپ لوگون کے گوش گذار کر دیا - تو بطور نمونہ کے کچھ حال عناد محدثین بلکہ انکے بعض مشایخون کا بھی ذکر کر دینا ہمپر لازم ہوگیا - وہ یہ ہے کہ بعض مشایخون مین سے صاحبان صحاح کے اسمعیل بن علیہ ہین جسنے مخلوقیت قرآن پر اعتقاد کرانے کے واسطے سیکڑ دن علماے نامدار - و فضلاے مصار و دیار - کو بتوسط مامون خلیفہ کے تہ تیغ کروایا - چنانچہ مین نے اس بات کو چھبیسوین تبصرہ مین لکھا - اور عمدہ ترین مشایخون مین سے ابوبکر بن شیبہ ہین جسنے امام صاحب کے رد پر کتاب لکھا - اور عثمان بن شیبہ اور محمد بن شیبہ بیٹے تینون برادر تو گویا اصل الاصول صحاح کے ہین - یہانتک ابن ماجہ و مسلم نے اپنے ثلث کتاب کو انکی روایتون

ہی نہین - چنانچہ اُنھون نے خود بھی عدم منسوبیت کی روایت کو اپنے صحیح
مین لایا - اور اِس عبارت برہان شرح مواہب الرحمٰن سے بھی انکا حال
ظاہر ہے - وعن حديث لنعيم المجمر انه معلول فان ذكر البسملة
فيه بما تفرد لنعيم من اصحاب ابى هريرة رض وانه حدث عن
ابى هريرة رض انه صلعم فكان يجهر بالبسملة فى الصلوٰة
وقد اعرض عن ذكره فى حديث ابيهريرة رض صاحبا
الصحيح ولم يذكرها واحد منهما مع شدة حرص البخارى
على معارضة الامام ابيحنيفه بالاحاديث مهما امكنه
بدليل ما اشحن به صحيحه فقط که اِس سے شدت حرص بخاری رح
کے اوپر مقابلہ کرنے امام ابوحنیفہ رح کے ساتھ احادیث کے جسقدر اُنکے
امکان مین ہے اُس دلیل سے کہ جس سے اپنے صحیح کو انہون نے بھرا ہے - تجوبی معلوم
ہوگیا - جب امام بخاری رح کا یہ حال ہے تو پھر ترمذی و ابو داؤد و مسلم
و نسائی و غیرہم رح کا جو انکے شاگرد یا شاگرد کے شاگرد ہین - اور اپنی
اپنی کتابون مین امام صاحب کے معاندین کی روایتون کو بھر دیے
ہین کیا پوچھنا ہے

جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - اِس لیے یعنی اسی تعصب و
تعسب کے سبب سے اکثر محدثین کا امام صاحب کے شاگردون اور
معاندون اور ہمعصرون اور معصرون اور اسفلون فی الدرجہ کے
اقوال کو حدیث کی سند مین اعتبار کرنا - اور امام صاحب کے قول کو

ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللّٰہ اخوانا و فی
روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ ص۴۱۱ - اور
الخبر یحتمل الصدق والکذب سے اور حدیث لیس الخبر
کالمعاینۃ سے منھ موڑا - اور حدیث لا تسبوا الاموات الخ
اور حدیث سباب المسلم فسوق الخ اور حدیث لیس المؤمن لطعان
ولا لعان ولا فاحش ولا بذی کے معنیون سے اعراض کیا - اور
فقط نعیم کی خبر پر اعتماد کرکے انہی قبائح کو امام سفیان رح کی طرف منسوب
کر رکھا - حالانکہ حسب روایت فخر الواصلین امام سفیان رح قبل موت[۳۵]
امام صاحب کے انتقال کرچکا تھا - چنانچہ - سال ترحیل او ہمارے جہان -
لکھا عیاذاً باللّٰہ فی آیت ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب[۱۱۵]
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک
ھم الظالمون - یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن
ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ط
ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ و
اتقوا اللّٰہ ان اللّٰہ تواب الرحیم ۝ وآیت والذین جاؤا
من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک
رؤف الرحیم ۝ کو بھی فراموش کیا - طرفہ ماجرا یہ ہی کہ امام صاحب
کی شان مین اشام منہ لکھا - حالیکہ شوم شریعت بیضا ربین موجود

سرخروئی اور سلمیت دکھاتے ہین - اور بڑی بڑی کتابون کے نام لیکر عوام کالہائم کا اعتقاد اپنے پر جماتے ہین - حالانکہ صاحب کتابون کے عمل و مآل و مذہب و قال سے واقفیت نہین رکھتے ہین - وہ محض پوچ و لچر بات ہی - ہان اگر انکا نوشتہ حنفی کی موافقت کرے - تو البتہ حنفی کے لیے دلیل ہوے - کیونکہ معاند کا نوشتہ مخالف کے ضرر پر معتبر نہین لیکن موافقت پہ معتبر ہی - اس سے یہ ثابت ہوا کہ احادیث صحاح وغیرہ امام صاحب کی مخالفت پر حجت نہوے - بلکہ موافقت پر حنفی کی حجت ہوے - کہ با وجود شیوع تعصب و عناد کے حنفی کی حدیثین غیر حنفی کی کتابون مین پائی جاتی ہین - لقد الدلیل ہذا للحنفی **قاعدہ** ہی کہ جہان کہین کسی امر کو چھپا نہین سکتا ہی - وہان اسکا مخالف بھی اسکو اقرار کر لیا کرتا ہی - بعد اسکے اسکے دفعیہ کی تدبیر کیا کرتا ہی - چنانچہ یہ روایت تحت السرہ کی عن علقمہ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رایت النبی صلعم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرہ اخرجہ ابی شیبہ فی مصنفہ - جو زمانہ مین ابو بکر ابن ابی شیبہ کے بہت ہی مشہور و اظہر من الشمس تھی چھپانے سے چھپتی تھی تب انھون نے باوجود معاند ہونے امام صاحب کے بھی اسکو اپنی مصنفہ مین درج کیا - لیکن انکے متبعون نے پیچھے چلکر اسکا تدارک کر لیا جیسا کہ ابن خزیمہ رح نے بعد مدت مدید کے اسی روایت مذکورہ کو تضعیف بلکہ تحریف کر کے تحت السرۃ کی جگہ مین علی صدرہ یعنی عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلعم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ* لکھا

اصلا اعتبار نکرنا - اور مسندات احادیث مین انکو داخل نرکھنا - ثابت ہی
یہ کیا کم تعصب تعسب کی بات ہے سوائے اسکے امام مسلم رح و نسائی رح
و بیہقی و سخاوی و نووی و بغوی و غزالی و سیوطی و تقی الدین السبکی
و تاج الدین السبکی و بہاء الدین السبکی و امام فخر الدین رازی و ابو بکر القفال
و ابن خزیمہ و الضبعی و ابن احمد القفال المروزی و مؤلف کتاب الانساب و
صاحب تاریخ ابن خلکان و صاحب میزان الاعتدال فی اسماء الرجال محمد الذہبی
و ابن یوسف الجوینی و مؤلف تہذیب الکمال فی اسماء الرجال یوسف ابو الحجاج
المزی و قطب الدین محمود الرازی و ابن حجر مکی و علی بن الاثیر صاحب
تاریخ الکامل و ابن حجر عسقلانی و مؤلف مسالک الابصار احمد بن العمری
و مؤلف مرآۃ الجنان امام یافعی و مؤلف جامع الاصول مبارک بن الاثیر
الجزری و صاحب اصول الحدیث زین الدین عراقی و غیر ذلک کلهم شافعی
المذہب ہین اور ابن تیمیہ حنبلی ہین اور انکا شاگرد ابن القیم بھی حنبلی ہین
اور ابن عبد البر مالکی ہین - کیا یے بزرگ لوگ اپنے اپنے مذاہب کے دلائل
نہ ثابت کرکے حنفی مذہب کی دلیل کو ثابت کرینگے ہرگز نہین - بلکہ مثل
بخاری رح کے امام صاحب کے معارضہ پر حدیث لانے مین مضطر ہوکر کوشش
کرینگے - تا اپنے امام کی تقلید کی وجہ ترجیح ثابت کرین - سو خوب کر چکے
ہین - الا ماشاء اللہ - اہل علم اس بات کو خوب جانتے ہین - تب
انکے نوشتہ سے غیر مقلدین جو حنفیون کو الزام دیتے ہین اور عوام کو بہکاتے
ہین - اور احمد کی ٹوپی محمود کے سر پر اور محمد کی ٹوپی محمود کے سر پر رکھکر اپنی

پر کی گفتار ہے۔ اور بعضوں کی حسد پر رفتار۔ چنانچہ ابن عبد البر نے
اس باب میں یہ عبارت لکھی ان السلف قد سبق بعضهم من بعض
کلام کثیر فی حال الغضب ومنه ما حمل علی الحسد ومنه
ما حمل علی التاویل مما لا یلزم المقول فیه شیٔ منه وذکر
من کلام الصحابة والتابعین وتابعیهم من النظراء لبعضهم
فی بعض شیئاً کثیرا لم یلتفت الیه احد من العلماء ولا عولوا
علیه لانهم بشر یغضبون ویرضون والقول فی الرضی غیر
القول فی الغضب فمن اراد ان یقبل قول العلماء بعضهم فی
بعض فلیقبل قول من ذکرنا من الصحابة بعضهم فی
بعض وقول من ذکر من التابعین وائمة المسلمین بعضهم فی
بعض فمن فعل ذلك فقد ضل ضلالا بعیدا وخسر خسرانا
مبینا وان لم یفعل ولن یفعل ان هداه الله والهمه رشده
فلیقف کذا فی الصواعق۔ اور اسلئے تاج الدین السبکی شافعی
نے اپنی طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے۔ فلا یلتفت بکلام الثوری
وغیره فی ابیحنیفة رح وابن ابی ذئب وغیره فی مالك
وابن معین فی الشافعی والنسائی فی احمد بن صالح ونحو
ذلك فقط۔ ایضاً فیہ ولو اطلقنا تقدیم الجرح لما سلم لنا
احد من الائمة اذما من امام الا وقد طعن فیه
طاعنون وهلك فیه هالكون فقط پھر کیوں امام صاحب

اور بخاری رح ومسلم رح نے تو تحریف نہ کیا۔ البتہ سکوت اختیار کیا۔ اسوجہ
سے کہ پیچھے والے اسکا تدارک بخوبی کرسکے۔ غرض اسطرح کی بہت سی روایتین
مشہور جو امام صاحب کے موافقت پر نہین عناد مذہبیہ کے سبب سے
نسیًا منسیًا ہو گئین۔ اور مورخین مذکورین کلہم وغیرہم اکثر غیر حنفی ہین
انکے تعصبات کا حال کیا پوچھنا الامان ہے یہ مصرعہ ۵ ولیکن قلم در کف دشمن
است۔ انکی شان پر صادق ہے۔ کہ انھون نے امام صاحب کی تابعیت کو ازراہ
کے واسطے انتقال مین صحابہ رض کے بہت کچھ افراط تفریط کر رکھا۔ اور یون
بھی بین المورخین کے اختلاف کا حال تو خارج عن البیان ہے۔ اس
امر کو تاریخ دان جانے نادان کیا جانے۔ حضرت جب صاحبان صحاح نے
جناب رسالت مآب صلعم کی تاریخ رحلت مین (کہ متفق علیہ کسی روایت مین ساٹھ
برس اور کسی روایت مین باسٹھ وغیر ذلک ہے) وثوق کلی کی سند نہین لا سکا
نہ مکث فی المکہ کی مدت کو (کسی روایت مین دس برس کسی مین پندرہ ہے) ٹھیک
بیان کر سکا۔ وبغیر ذلک اکثر حدیثون مین اسی طرح کی ہی گفتار۔ کہ محدثین باعث
بعد زمان سید الانبیاء والابرار کے بالاضطرار۔ اقوال اغیار مین ہوئے گرفتار۔
پھر دوسرونکا کیا اعتبار۔ خیر اگر اعتبار ہے تو علم شئ بہتر از جہل شئ کا اعتبار ہے
ہان اکثر اوقات عبرت بالالزام خصم کے واسطے یا دریافت حال رتبہ متقدمین کے
لیے درکار ہے۔ لیکن نہ اس درکار کے درکار سے۔ نہ اس اعتبار کے اعتبار سے
یعنی انکے نوشتہ کے تکیہ پر اعتماد و اصرار کرکے ائمہ اربعہ ابرار کی شان مین ناملائم
گفتار۔ و نابکار کردار کرنا روا و اختیار ہے۔ کیونکہ اکثرون کی حالت غضب

بن مالک فشکونا الیه ما یلقون من الحجاج فقال اصبروا فانه
لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعده شر منه حتی
تلقوا ربکم سمعته من نبیکم صلعم اخرجه البخاری — والترمذی
کذا فی التیسیر ص ۳۹۰ عن عمر رض قال قال رسول صلعم اکرموا
اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
ثم یظهر الکذب حتی ان الرجل لیحلف و لا یستحلف و
یشهد ون ولا یستشهدون الا من سره بحبوبة
الجنة فلیلزم الجماعة کذا فی المشکوٰة — عن عمران
بن حصین رض قال قال رسول صلعم خیر الناس قرنی
ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم (قال عمران رض
فلا ادری اذکر بعد قرنه مرتین او ثلثة) ثم ان بعدهم
قوما یشهدون ولا یستشهدون (تا) زاد فی روایة و
یحلفون ولا یستحلفون اخرجه الخمسه وزاد فی روایة للشیخین
والترمذی عن ابن مسعود لتسبق شهادة احدهم یمینه و
یمینه شهادة القرن العصر وهی الامة فی کل عصر
من الاعصار کلما انقضی عصر سمی اهله قرنا سواء طال
او قصر واراد بقوله قرنی اصحابه صلعم الخ کذا فی
التیسیر ص ۳۴۶ — عن ابی قتادة قال قال رسول صلعم الایات
بعد المائتین اخرجه ابن ماجه ص ۳۰۴ — ایضا فیه عن انس بن مالک

کے طاعنون کی طرف کوئی التفات کریگا۔ انشاء اللہ خود انکو ہلاک کریگا
چھٹوان یہ ہے کہ پہلا آپ زبان مبشر بالخیر اور زبان مبشر بالشر کے
درمیان امتیاز و بصارت پیدا کر لیجیے ؎ بے بصیرت را نباشد در حق
و باطل تمیز۔ کور یک دانہ عصائے سحر و اعجاز کلیم۔ بعد اُسکے صحاح وغیرہ
کے تکیہ پر جو کچھ لکھنا لکھا کیجیے۔ وہ امتیاز بصرحۃ الذیل حدیثون کے مضامین
کو سمجھنے سے خواہ نخواہ دل مین پیدا ہو جائیگا۔ بجز زندیق کے کسی مؤمن
کو شبہ نہ رہیگا۔ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول صلعم خیر
امتی القرن الذی بعثت فیھم ثم الذین یلونھم ثم الذین
یلونھم (واللہ اعلم آذکر الثالث ام لا قال) ثم یخلف
قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یستشھدوا اخرجہ المسلم ص۳۵
عن عمران بن حصین یحدث ان رسول صلعم قال ان
خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم
ثم الذین یلونھم (قال عمران بن حصین فلا ادری اقال رسول
صلعم بعد قرنہ مرتین او ثلاثا) ثم یکون بعدھم
قوم یشھدون ولا یستشھدون یخونون ولا یؤتمنون
وینذرون ولا یوفون ویظھر فیھم السمن اخرجہ المسلم ص۳۵
عن عایشۃ رض قالت سئل الرجل النبی صلعم ای النا
س خیر قال القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث
اخرجہ المسلم ص۳۶ عن الزبیر بن عدی قال آتینا انس

یعنی خیر القرونی مین واقع ہونا۔ اور صاحبان صحاح کی پیدائش وتدوینات بعد عبور زمان مبشر بالشر یعنی شر القرونی مین وقوع ہونا۔ ثابت ہوئی تو امام صاحب کی مستدلہ حدیث کو صاحبان صحاح کی حدیث ہرگز معارضہ نہین کرسکتی ہے۔ اگر کرے تو مضامین احادیث مذکورۂ بالا کے منعکس ہونا۔ اور خیر کو شر سے اور شر کو خیر سے متبدل ہونا لازم آوے۔ العیاذاً باللہ اب اس تقریر سے جتنی کتابین غیر مقلدین کی یا اور اور متعصبون کی جو حنفی مذہب کی مخالفت پر تالیف ہوئین ہین سب کی سب مردود ہوگئین ہین۔

دفع دخل اگر کوئی اعتراض کرے کہ تمھاری فلان فلان حدیث کو ابن جوزی وغیرہم نے اپنی موضوعات مین داخل کیا ہے۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ ابن جوزی وغیرہ کے موضوعات کو (جو بدترین زمانہ مین تالیف ہوئین) صحاح کے مقابلہ مین پیش کرنا۔ علیٰ ہذ القیاس صحاح کی حدیث کو امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح کی مستدلہ حدیث کے مقابلہ مین پیش کرنا۔ کیسا جیسا خالص زر وجواہر کے مقابلہ مین ملمع اور مصنوعی کو ظاہر کرکے احمقون کو بھگنا۔ بلکہ صحت صحاح پر جو تلقی امت ہے جسکا دعویٰ تمھارا ہے اُسکو فی النار والجہنم بھیجنا۔

ساتوین یہ ہے کہ اخبار احاد پر صحاح وغیرہ کے عمل کرنا درست نہین کیونکہ محدثین متبحرین اور معلمین متشرعین پر مخفی نہین کہ سوا حدیث من کذب علیا معتمدا الخ کے کل احادیث صحاح وغیرہ کا جز احاد ہے

عن رسول صلعم قال امتی علی خمس طبقات فاربعون
سنۃ اهل برّ و تقوی ثم الذین یلونهم الی عشرین ومائۃ
سنۃ اهل تراحم و تواصل ثم الذین یلونهم الی ستین
وماته سنۃ اهلِ تدابر و تقاطع ثم الهرج الهرج اخرجہ ابن
ماجہ الضیا فیہ - عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم امتی
علی خمس طبقاتٍ کل طبقۃ اربعون عاما فامّا طبقی وطبقۃ
اصحابی فاهل علم و ایمان و اما الطبقۃ الثانیۃ ما بین
الاربعین الی ثمانین فاهل بر و تقوی ثم نحوہ اخرجہ ابن ماجہ
اب ہو ن کو ان حدیثون سے حال ابتدا و انتہا و مدت معینۂ زمان بشر بالخیر
کہ ایکسو ساٹھ برس تک ہی - اور معنی قرن اور ابتداء زمان مبشر بالشر کہ دوسو
برس کے بعد سے شروع ہی - بخوبی معلوم ہوگیا - اور حال ولادت امام
اعظم ابو حنیفہ رح کا بھی کہ ۶۱ یا ۷۰ یا ۸۰ مین ہی - اور حال پیدائش
امام بخاری رح کا بھی کہ ۱۹۴ مین ہی - اور باقی صاحبان صحاح کی پیدائش
بعد دوسو برس کے ہی سرکہ وہہ کو خوب معلوم ہوگیا ہی - کہ مثنئے تذکرۃ الحفاظ
کے ۴۸۴ صفحہ مین لکھا ہی - اور حال وضع وضاعین معاندین للاسلام
کا بھی کہ قبل پیدائش صاحبان صحاح کے شروع ہوگیا تھا - بہتون کو
ہمارے تذکرہ مذکور کے الفاظ کے ملاحظہ سے اچھی طرح سے گوش گذار
ہو چکا ہی - کہ اکثر دیار کے علماؤن نے ڈاک کے ذریعہ سے منگوالیا ہی
خلاصہ جب امام صاحب کی پیدائش اور تدوین زمان مبشر بالخیر

فسلمت على بابك ثلاثا فلم تردوا علی فرجعت وقد قال رسول
صلعم اذا استاذن احدكم ثلاثا فلم يُؤذن له فليرجع
فقال عمر رض اَقم عليه البينة والا اوجعتك فقال ابی بن
کعب رض لا يقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعيد قلت
انا اصغر القوم قال فاذهب به (تا) فقمت معه فذهبت
الی عمر فشهدت اخرجه المسلم - اسکے سواے اور بھی اسطرح کی
چہ سات روایتین باب الاستیذان مین مسلم اور بخاری کی موجود ہین -
اور تیسیر الوصول مین مسلم اور ابو داؤد سے ہی کہ حضرت علی رض راوی کو
تین بار حلف دلاتے - اور ازالہ مین ہی کہ حضرت عمر رض بلا ضرورت خبر احاد
کی طرف التفات نفرماتے - اور بخاری اور موطاء و ترمذی و ابو داؤد و ابن
ماجہ وغیرہ مین ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رض مغیرہ بن شعبہ کی روایت
مین هل معك غيرك (یا) ائتِ من يشهد معك على
هذا فرماتے سواے اسکے علماء متدین اور فضلاء متشرعین
پر ناظاہر نہین کہ صحابیون نے تالیف قرآن کے وقت مین باعث عدم
مقبول ہونے خبر احاد کے لفظ متتابعات کو قرأت حضرت اُبی رض مین
سے جو آیت قضاء رمضان مین تھا - فعدة من ايام اخر
متتابعات - اور قرأت حضرت ابن مسعود رض مین سے جو آیت
کفارہ یمین مین تھا قرآن سے نکال ڈالا - جب خبر احاد صحابہ
کی دلیل شرعی نہوئی - پھر خبر احاد غیر صحابہ کی - (جو صحاح وغیرہ مین

خبر متواتر نہین اسلیے ابن صلاح نے کہا ہی کہ حدیث مین اگر کوئی متواتر کی مثال ڈھونڈے۔ تو تھک جاوے حتی کہ حدیث انما الاعمال بالنیات بھی اِس متواتر کی مثال سے نہین۔ اگرچہ اتنے لوگون نے اُسکو روایت کیا ہی کہ عدد اُنکے حد تواتر کو پہونچتے ہین۔ ولیکن کثرت اُسکی رواۃ کی وسط اسنادمین ہوئی نہ قرن صحابہ مین انتہی۔

اور خبر احاد سے فائدہ علم یقینی شرعی حاصل نہین۔ نہ اُن پر عمل نکرنے سے بلکہ بالفرض انکار کرنے سے بھی خوف عذاب کا متحقق نہین اگر ہوتا تو صحابہ کی خبر احاد کو باوجود مسلمیت عدالت صحابیت کے صحابہ رد نہین کرتے بلکہ رد و انکار کے عذاب سے ڈرتے۔ نہ انکے تصدیق کے لیے شاہد طلب فرماتے نہ حلف دلوانے۔ بلکہ فقط اُنہین خبر احاد پر کفایت کرتے۔ ہمارے اس دعوی کی دلیل نیچے کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہو جائیگی۔ عن فاطمۃ بنت قیس قالت اِنّ زوجھا طلقھا ثلثا ولم یفرض لھا رسول صلعم سکنی ولا نفقۃ ورده عمر رض قال لا ندع کتاب ربنا و سنت نبیّنا بقول امراۃ لا ندری اصدقت ام کذبت ام حفظت ام نسیت۔ عن بسر بن سعید قال سمعت ابا سعید الخدری رض یقول کنت جالسًا بالمدینۃ فی مجلس الانصار فاتان ابوموسی فزعًا او مذعورًا فقلنا ما شانک قال ان عمر ارسل الیّ ان اٰتیہ فاتیت بابہ فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیتک

رجالکم الخ کے مضمون سے اعراض کرنا۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ۔
سبحان اللہ کیا خوب آپ لوگون نے تو عمل بالقرآن والحدیث المتواتر کو
طاقون پر رکھ چھوڑا۔ پر اخبار احاد پر بہت کچھ اودھم مچایا۔ ۵
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا خصوصیہ جب دلیل قوی اور برہان جلی سے
ثابت ہوگیا کہ خبر احاد صحاح وغیرہ قابل حجت شرعی یقینی نہوا۔ تب
لامذہبون کے سرگروہون نے جو جو کتابین حنفیون کے رد مین لکھی ہین
اور اُنمین صحاح کی حدیثون کی حجتین لائے ہین وے سب اس نظر سے
کالہباء منشورا ہوگئی۔ خصوصًا اُن عبدالبطلون کی کتاب جسمین یہ عبارتین
موجود ہین۔ رد کردیا حنفیہ متعصبہ نے محکمات صریحہ کو جو دال تھے کہ عبادات
مین نیت شرط ہے۔ رد کردیا مقلدان بے معنی نے سنت
محکمہ صریحہ صحیحہ کو کہ وہ نہی ہے بیع رطب کے بعوض تمر کے
رد کردیا حنفیہ متعصبین نے احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ
غیر منسوخہ غیر معارض لہا کو جو دلالت بینہ رکھتی تھی کہ
وقت ظہر کا ایک مثل ہے اور ایک مثل کے بعد عصر کا وقت
آجاتا ہے۔ رد کردیا حنفیہ متعصبین نے اُن احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ کو
جو دلالت کرتے تھے کہ بول غلام پر فقط نضح اور رش مار کافی اور غسل
کی حاجت نہین جیسا صحیحین مین ہے۔ رد کردیا حنفیہ متعصبین نے
احادیث وتر کو جو دلالت کرتے تھے کہ یک رکعت معقول ہے۔ رد کردیا
حنفیہ متعصبین نے احادیث صحیحہ محکمہ کو جو قاطبۃً دلالت کرتے تھے جہر آمین پر

بعد عبور زمانہ ملبشر بالخیر حتی کہ بعد مرور زمانہ تبع تابعین کے اور بعد شائع وضائع ہونے وضع وضاعین المعاندین اسلام کے سعی سنائی خبرین تالیف ہوئین) کیونکر ایسی دلیل شرعی ہوگی جسمین کُل شریعت کا مدار ان پر کیا جاسے ؎ برین عقل و دانش بباید گریست - اجی صاحب جب خبر احاد کے مادے مین صحابیون کا یہ حال و قال ہی پھر آپ لوگون کا کس برتہ پر تتا پانی - ہان اگر آپ لوگ بسبب عناد نہیں کے ہمارے اِس استنباط کو ناپسند کرین تو کر سکتے ہین - لیکن آپکے پیشوا ابن حجر عسقلانی رحمہ کے اس قول کلها سوا الاول احاد و فیها المقبول والمردود کو تو ضرور پسند کرینگے اور سند گردانینگے - باوجود اسکے کُل اخبار احاد کو صحاح وغیرہ کی حدیث نبوی فرض کر کے ہر ہر بات مین قال النبیؐ قال النبیؐ کہنا بے شک حدیث متواتر مذکور من کذب علیؐ کا مصداق بننا ہی - اور اُن حدیثون کے مضامین کو جو صحاح وغیرہ کے باب التوقی فی الحدیث مین ہین بدر سمجھنا - اور بدلیل حدیث قال رسول صلعم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ کاذب بننا - اور خبر احاد صحاح وغیرہ کو کُل شریعت کا مدار سمجھ لینا اور اُنکو آیت ما اتاکم الرسول فخذوہ الخ کا مصداق فرض کرکے لوگون کو عمل پر اُنکے ورغلاتا - اور اُنکی مخالفت پر ڈراتا - صحابیون رضہ پر عیب لگاتا اور غیر رسول کو رسول قرار دینا - اور حیات و موت کو رسول صلعم کی دو دو بار فرض کرنا - بلکہ قولہ تعالیٰ - استشہد وا شہیدین من

باطل ہو گیا۔ قطع نظر اِس تقریر کے اَور سنئے جب صحابہ متفرد کے خبر احاد
یقینی واجب العمل ٹھری۔ تب یہ خبر سند متصل مرفوع کی کب دلیل شرعی
یقینی ہوگی۔ اعتراض اگر کوئی کہے کہ حاکم نے کہا ہے کہ بخاری
اور مسلم کی یہ شرط ہے کہ وے کوئی روایت اپنی کتاب مین نہین لاتے
جبتک کہ اسکو دو صحابی مشہور نے رسول صلعم سے روایت نہ کیا ہو۔
پھر اُن صحابیون سے دو یا زیادہ تابعی نے روایت نکیا ہو۔ پھر تابعین
سے دو یا زیادہ تبع تابعین نے روایت نکیا ہو۔ تب تو صحیحین کی سب
حدیثین مطابق دلیل شرعی کے ہین۔ جواب ہان اگرچہ دعویٰ حاکم
کا یہ ہے جو اپنے بیان کیا۔ لیکن تکذیب اِسکی عیان ہے حاجت بیان نہین۔
کیونکہ صحیحین مین ایسی روایتین بہت ہین جسکی ایک ہی سند ہی بس
چنانچہ صحیحین دیکھنے والے اور پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہین۔ اگر
ہماری بات کو قبول نکرین۔ تو ضرور امام نووی شافعی کی بات تو قبول
کرینگے۔ وہ خود یہ فرماتے ہین کہ یہ انکی شرط نہین کہ انکی کتابون مین
ایسی روایتین ہین کہ اُسکی ایک ہی سند ہے۔ اُسمین سے حدیث انما
الاعمال بالنیات بھی ہے انتہا۔ اور حاکم کا قول اسطرح کا بہت ہے
اُنمین سے ارشاد اللبیب مین ایک منقول ہے خلاصہ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ
جب بخاری رح نے اپنی کتاب صحیح کو تالیف کیا۔ تب امام احمد حنبل و یحییٰ
بن معین و علی بن المدنی وغیرہم پر پیش کیا۔ اُنھون نے پسند کیا۔
اور صحت کی شہادت دی۔ (تا) اور ۲۵۰ھ مین نیشاپور مین آئے۔

ردکر دیا حنفیہ نے نصوص صحیحہ محکمہ کو جو صراحۃً دال تھے کہ قراءت فاتحہ
نماز مین فرض ہے۔ ردکر دیا اہل بطلان اور ارباب خذلان اور اہل ضلالت
اور ارباب بغاوت نے صدہا نصوص صریحہ صحیحہ محکمہ کو۔ وغیر ذلک جو فتح المبین
علی رد مذاہب المقلدین مین ہین۔ اور یہ عبارت ابوحنیفہ نے اس مسئلہ
مین حدیث بخاری کا خلاف کیا۔ اس مسئلہ مین حدیث مسلم کا خلاف کیا
علی ہذا القیاس جیسا ظفر المبین مین ہے انتہی۔ اسی طرح کی تحریر و تقریر قابل
عمل کیا معنی قابل دید بھی نہین بلکہ قابل سوختنی ہے کیونکہ جب احادیث
صحاح کا خبر احاد ہونا ثابت ہوا۔ تب دعویٰ انکا سنت صحیحہ
غیر منسوخہ قطعیہ محکمہ وغیر ذلک محض بے اصل و بیہودہ ٹھہرا۔ کیونکہ جن حدیثون
کو یہ لوگ قطعیہ صریحہ صحیحہ محکمہ غیر معارضہ کہتے ہین۔ اور اُنپر شور و شغب کرتے
ہین اُن سب کا معارض صحاح وغیرہ مین بھی موجود ہے۔ چنانچہ آئندہ اسکا
ذکر آتا ہے۔ پیران نمی پرند مریدان می پرانند کی نقل ہے۔ اعتراض
اگر کوئی کہے کہ خبر احاد مین حدیث متصل مرفوع بھی شامل اور وہ
واجب العمل و مقبول ہے۔ **جواب** ہان شامل ہے مگر [illegible] کے
اخبار احاد واجب العمل والقبول ہونے مین گفتگو ہے کہ اعتبار اسکا فی
زماننا محال ہے کہ بہت سی حدیثین متصل مرفوع موضوع بھی ہین۔
چنانچہ اس باب مین تمہاری کتب موضوعات ہماری شاہد ہین۔ جب
حدیث متصل مرفوع مین وضع کا احتمال آگیا۔ تب بدلیل اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال۔ یقینی استدلال کرنا اُن سے

دو بزرگ کی صحیحین کا حال یہ ٹھہرا۔ تب غیر صحیحین کا حال کیا ہو گا اِس سے
دریافت کر لیجئے۔ کیونکہ نسائی و ابو داؤد وغیرہما اِن دونون کے شاگرد
ہین۔ اور واقعی ہین سے محدثین مشہورین ہم معصرین نے ایک دوسرے
کی روایت لے لیکر اپنی اپنی کتاب بھر لی۔ اَمّا نفسانیت کے سبب سے اِس
بات کو اپنی کتاب مین ذکر نہ کیا۔ (الا ما شاء اللّٰه) اب فی زماننا لوگون
نے اُسکو متواتر سمجھ لیا۔ حتاکہ اُنکے تکیہ پر مذاہب آئمہ اربعہ کو نہ و بالا کرنے لگا
حالانکہ علماء محققین او رفضلاء مدققین نے لکھا ہی کہ آئمہ محدثین مشہورین
متاخرین کے صحاح کے تکیہ پر آئمہ اربعہ متقدمین کو الزام نہ دینا۔ نہ انکی روایتون
کو اُنکی روایتون سے تضعیف کرنا۔ کہ طریق سند متقدمین اَور تھا۔ متاخرین
کا اَور ہو گیا تھا۔ اَب ہمکو مناسب ہی کہ بدلیل حدیث خیر القرون
قرنی الخ۔ اور حدیث اتبعوا سواد الاعظم۔ الزموا الجماعۃ۔
علیکم بالجماعۃ من شذ شذ فی النار کے اقدام الائمۃ تابعی
کا اتباع کرین۔ جبکہ قبل اِنکے کسی کو صاحب مذہب بنا ئے۔ اگر پاتے
بے شک اِنکا اتباع کرتے۔ اور بدلیل حدیث قال رسول صلعم یکون فی
اخر الزمان دجّالون کذّابون یاتونکم من الاحادیث بما لم
تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایّاہم لا یضلونکم
ولا یفتنونکم رواہ المسلم کذا فی المشکوٰۃ ص۲۹۔ اور حدیث عن
ابی العاص ان رسول صلعم قال ان اللّٰه لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلماء فاذا لم

وہان بطفیل محمد یحیی الذہلی کی مدت تک حدیث کا درس دیتے رہے - پھر جب درمیان ذہلی اور اِنکے چھوٹ پڑی ذہلی نے لوگون کو اُنسے انقطاع ہونے کا حکم دیا - تب سب لوگ اُنسے الگ ہوگئے مگر مسلم بن الحجاج باقی رہے - اور دونون کی مجلس مین حاضر ہوتے رہے - ایک دن ذہلی نے کہا کہ جو کوئی مثل قول بخاری کے کہیگا اُسکو میری مجلس مین حاضر ہونا حلال نہین تب مسلم الگ ہوئے اور جو کچھ ذہلی سے نقل کئے تھے واپس دیے انتہی -

تنبیہ اب اِس عبارت مین غور کرنے کی جگہ ہی کہ امام بخاری رح کی پیدائش تو ۱۹۴ سنہ مین ہوئی - ۲۰۵ سنہ مین نیشاپور مین جب آئے اُسوقت سن اُنکا ۱۱ برس کا ٹھہرا - تب وہ کب ملک بملک حدیثون کی تلاش مین محدثین کی خدمت مین تشریف لے گئے تھے - اور کب علم حاصل کرکے چھ لاکھ حدیث جمع کی تھی - اور کیونکر ہر حدیث کی نقل مین زمزم کے پانی سے غسل کرنے اور دو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت ملی - جو اپنی صحیح بخاری کو قبل ۲۰۵ سنہ کے تالیف کرکے ائمہ مذکورین کے آگے پیش کیا - کیا اُن کے پیٹ سے تالیف کرلائے تھے - اگر کہو کہ ہان اگر صغر سنی ہی مین صحیح بخاری تالیف ہوئی تب تو وہ حجت شرعی ہونے سے بالکل جاتی رہی - کہ نابالغ کی شہادت پر مدار شریعت نہین ہوسکتا ہی - اور مسلم رح کی پیدائش تو ۲۰۴ سنہ مین ہوئی ۲۰۵ سنہ مین بخاری اور ذہلی کے درس مین کیونکر حاضر ہوکر سماعت کی - اگر اِسی سماعت سے صحیح مسلم لکھی تو اِسکا کچھ اعتبار شرع مین نرہا جب ایسے

کچھ سن لیجیے - رفع یدین نہ کرنا آنحضرت صلعم کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے تو بہتیرے آثاروں سے ثابت ہی چنانچہ اُن مین سے بعضون کو مین مفصل الذیل مین نقل کرتا ہون - بلکہ منع فرمانا آنحضرت صلعم کا رفعیدین کو اور بُری طرح سے اُسکو اُونٹون کی دُم کے ساتھ تشبیہ دینا - خود آپ ہی کی صحیح مسلم کی اس روایت سے اچھی طرح سے ثابت ہی کہ اُنھون نے اس حدیث کی بنا پر باب باندھا - اور اس باب کو بلب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنہی عن الاشارۃ نام رکھا - وہ حدیث یہ ہی - عن جابر بن سمرۃ رض قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلعم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ الخ اخرجہ المسلم ص ۱۸۱ اب اس حدیث کے مضمون پر غور کیجیے - کہ رفع یدین کسقدر ممنوع و منہی عنہ ہی - اچھی طرح سے سمجھیے - اور انصاف کیجیے ۵ معاذ کر نکم ٹھہرانا یہ حیرانی ہی ہی - کیونکہ قول النبی صلعم مالی اراکم رافعی ایدیکم (جو مثل ما انازع القرآن کے ہی) بہت ہی تعجب سے رفع یدین کی مشروعیت کو مزاحمت کرتا ہی - اور جملہ تشبیہ کانھا اذناب خیل شمس سے کسقدر مذمت رفع یدین کی ثابت ہوتی ہی - بمضمون - استفت عن نفسک اپنے دل سے پوچھیے ۵ تحقیق کہو تو کہ ہی اُنھین کسکی راے صواب - اور امر اسکنوا فی الصلوٰۃ سے سکون فی الصلوٰۃ واجب ہی - نہ برخلاف اسکنوا حرکات ناشائستہ فی الصلوٰۃ درست ہی - بلکہ منہی عنہ ہی - اسلیے اکثر علماے

یبق عالما اتخذ الناس رؤساجہالاً لنسئلوا فانتوا بغیر علم فضلوا واضلوا اخرجہ ابن ماجہ کے متاخرین کے اتباع سے منھ موڑے - تاکہ وادی ضلالت سے نجات پاوین - خذ ہذا فانہ ادق الدقائق - واحق الحقائق -

اب بالتصریح آپ کے مسئلون کے جواب مین آپ ہی کی صحاح وغیرہ سے صحیح صحیح حدیثین لاتا ہون سنئے اُسمین انصاف سے نظر فرمائیے - اور اعتساف کو دخل نہ دیجیے - یعنی امام الائمہ امام اعظم رح نے جس حدیث سے استدلال واستنباط کیا اسکو صحیح جانئے - اِنکے مقابلہ مین غیرون کے اقوال وتالیفات کی طرف ہرگز التفات نفرمائیے - کیونکہ امام صاحب خیر القرون مین تابعی ہین - آنکھ دیکھی باتین لکھتے ہین - اور صاحبان صحاح وغیرہم شر القرونی ہین - بلا آنکھ دیکھی خبرون پر اعتماد کرکے صحاح وغیرہ لکھی ہین - اور شر القرونی کی تالیفات حسب احادیث مذکورۂ بالا شر سے ملو ومخلوط ہین - اگر کوئی کہے کہ اسکے امتیاز کے واسطے اسناد موضوع موجود ہے - کہونگا وہ بھی شر القرونی کی تالیف ہے - اسمین بھی وضع وضاعین معاندین کا بہت کچھ حلول پا گیا ہے - اس باب مین کتب موضوعات تمھاری ہی شاہد ہے -

آنحضرت صلعم کا موت تک رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت

اسکا جواب تو مین نے تذکرۃ المذاہب کے مناظرہ مین لکھا ہے - خیر یہان بھی

ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ مین۔
واحتج الحنفیۃ بحدیث سمرۃ خرج علینا رسول صلعم فقال
مالی اراکم رافعی ایدیکم الخ اخرجہ المسلم لکھا۔ کیا آپکو اسکا
علم نہ تھا۔ جو آپنے اعتراض کیا۔ اور اسمین امام بخاری غیر حنفی کی مخالفت
سے حنفی کی مضرت حاصل نہین۔ **چہارم** یہ ہی کہ قطع نظر بالاے
تقریرون سے اور انکے انکے تحریرون کی دلائل سے۔ فقط یہ توخیال
فرمائے۔ کہ حسب معنی لفظ رفع یدین کہ حدیث مین ہی خاص بتین بنفسہ ہی
احتمال بیان کا نہین رکھتا ہی۔ تب جس جس کیفیت سے نماز کے اندر
رفع یدین پایا جائیگا وہ اس حدیث سے منہی عنہ ہوگا۔ اسمین خصوصیت
کا دخل دینا۔ یعنی نص پر مداخلت کرنا۔ **دفع دخل** اس سے تکبیر تحریمہ
کے رفع کو بھی منہی عنہ ثابت ہونا۔ نہ سمجھنا کیونکہ مضمون اسکونی
الصلوٰۃ نماز کے اندر کے رفع مین گفتگو ہی۔ اور قبل تحریمہ وجود صلوٰۃ متحقق
نہین۔ بلکہ وہ تحریمہ بدلیل قولہ تعالیٰ وذکر اسم ربہ فصلے شرط صلوٰۃ
ہی۔ اور شرط صلوٰۃ رکن صلوٰۃ نہین ہوتا ہی۔ جیسا وضو۔ اور نہ مخصوص
منہ البعض کا قاعدہ اسمین منطبق ہوسکتا ہی۔ کیونکہ جب دونون طرف
یعنی رفع وعدم رفع یدین مین آثار بین موجود ہین۔ تب فقط رفع کے
آثارون کو عدم رفع کے آثارون پر کیونکر ترجیح دیجا سکتی ہی۔ بلکہ اسمین
اذا تعارضا تساقطا کا قاعدہ پیش آیا ہی **اعتراض** اگر آپ کہین کہ
تمہاری دوسری حدیث کے متن مین بہت کچھ اختلافات ہی پھر وہ حدیث

حنفیون نے رفع یدین کو موجب فساد صلوٰۃ لکھا۔ حتیٰ کہ مکحول نے امام صاحب سے یہ روایت کی من رفع یدیہ عند رکوع وعند الرفع فسدت صلوٰتہ۔ کذا فی کتاب الشعاع۔ اور امیر کاتب الاتقانی نے فساد الصلوٰۃ رفع الیدین کا حکم دیا۔ اور ایک رسالہ اسمین لکھا۔ اگرچہ تقی الدین السبکی الشافعی نے تعصب مذہبی سے اُسکو رد کر دیا۔ حتیٰ کہ بعض حنفیون نے بھی اس غیر مذہبی کے رد پر فریب کہا کر اُس روایت کو ضعیف ٹھہرایا۔ علیٰ ہذا القیاس بہتون نے غیر مذہبی کتابون کی اسناد پر فریفتہ ہوکر بہت کچھ لکھا۔ لیکن اُس سے ہوتا کیا۔ جب اس حدیث مسلم سے اور حدیث لا ترفع الایدی الا فے سبع مواطن الخ سے (جسکو بزار و بیہقی و بخاری تعلیق بین وطبرانی وابن ابی شیبہ وغیرہم نے طرق مختلفہ سے مع اختلاف مواضع سبع کے روایت کیا۔ کذا فی غیر بحر الهدایہ صفحہ ۸۲) رفع یدین کا منہی عنہ ہونا ثابت ہوا۔ **اعتراض** اگر آپ کہین کہ اس حدیث مسلم کو تو کسی شراحون نے عدم رفع یدین کی دلیل نہین گردانا۔ اتنے دن کے بعد فقط تمھین کو یہ مضمون سوجھا۔ کیا اُنھون کو نہین سوجھا تھا۔ **جواب** اسکا کئی وجھون پر ہی۔ **اوّل** یہ ہی کہ رفع یدین کے ثبوت کا مضمون باوجود قرب زمان ہونے کے امام صاحب کو نہ سوجھا تھا۔ جو بعد مدت مدید وعرصہ بعید کے اوروں کو سوجھا۔ **دوم** یہ ہی کہ جب آپ کو متاخرین کی تقلید سے امام صاحب کی تقلید ترک کرنا آسان ہوا۔ تب ہمکو اعلیٰ کی تقلید سے ادنیٰ کی تقلید چھوڑنا۔ کونسا مشکل آن پڑا۔ **سوم** یہ ہی کہ خود آپ کا مقتدا

وعدم رفع یدین لبشرط لا شئ و بلین بلین لا شرط الشئ اگر ثالث کو ثانی کے ساتھ ملا یا جاوے۔ تو کثرت اِس جانب کو معلوم ہوے۔ مگر اسکو سمجھنے کے واسطے علم درکار ہی۔ محدثین فی زماننا کا فہم (جو ایک سند مدعی مولوی نذیر حسین صاحب سے حاصل کرکے اپنے کو اُستاد لقمان بلکہ لقمان سمجھتے ہین۔ اور اِس سند کو دکھا دکھا کر عوام کالبہائم کے پاس عمل بالحدیث کا دعوی کرکے اپنی بزرگی حاصل کرتے ہین۔ روزگار کا ڈھنگ نکالتے ہین) کچھ بکار آمد و معتبر نہین۔

تیسرا یہ ہی کہ اکثر محدثین غیر حنفی ہین۔ کما مر ذکرھم۔ انھون نے اپنی تقویت مذہب کے واسطے تل کو تال بنا کر دکھلایا ہی۔ اور روایت نسخ پر اعتماد نہ کیا۔

اب چند آثار عدم رفع یدین کا حسب وعدہ نقل کرتا ہون اور توقع انصاف کا رکھتا ہون عن علقمہ قال قال لنا ابن مسعود رض الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلعم فصلے ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ مع تکبیرۃ الافتتاح رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال ابوداؤد لیس ھو بصحیح علی ھذا المعنی کذا فی المشکوٰۃ ص۲۸۴ (جو امام بغوی شافعی کی مصابیح سے منتخب ہی۔) کیا حضرت اپنی اِس روایت کو جو نصف صاحبان صحاح نے (جنکی حدیثون کو آپ لوگ کالوحی من السماء سمجھتے ہین) روایت کیا نہین دیکھا۔ یا دیکھا بہرصورت پھر یہ اشتہار لن ترانی کا دینا کیسا تھا۔ اور دعوی

قابل احتجاج کیونکر ہو سکی - جواب جس طرح سے آپ لوگوں کے پاس فعہ یدینی
کی حدیث باوجود اختلافات رفع فی السجود کے قابل احتجاج کا ہو سکی -
کیا آپ نے صحاح نہیں پڑھا - پھر کیونکر محدثیت کا دعویٰ بھرا خیر نہ پڑھا
نہ پڑھا - فقط تخریج الہدایہ کی اس عبارت کو دیکھ لیا ہوتا - و فی الصحیحین
عن سالم عن ابن عمر رض فی حدیث الرفع کان لا یفعل ذلک
فی السجود و لمسلم و کان یفعله حین یرفع راسه من السجود -
ایضًا فیه عن ابی ہریرہ رض رائت رسول صلعم یرفع یدیه فی
الصلوٰۃ (تا) و حین یسجد اخرجه ابو داؤد و ابن ماجه - پھر کیونکر
بین السجدتین کے رفع یدینی کو باطل جانتے ہیں ۵
اپنی فضیحتوں پر انہیں کچھ نہیں نظر - اندھے ہیں خود پر اوروں کو جانتے ہیں بے بصر
اگر کوئی کہے کہ رفع یدین کی حدیثیں کثرت سے ہیں - اور عدم رفع
کی بہت کم ہیں جواب اسکا کئی طرح پر ہے پہلا قوی ترین جواب ان میں
سے یہ ہے کہ جتنی روایتیں رفع یدین کی ہیں سکی سب آثار ہیں ہیں بس - نہ کوئی
حدیث میں ایسا آیا ہے کہ رسول صلعم نے ارفعوا ایدیکم عند الرکوع
والقیام عنه فرمایا - حالانکہ ان دونوں حدیث مذکور میں ما ارا کم
رافعی ایدیکم الخ - لا ترفع الایدی الخ فرمایا - فافترق
الفرق فرقًا جلیا - کما افترق النہار من اللیل لوجود الشمس فرقا
معیا -
دوسرا یہ ہے کہ اس باب میں تین طرح کی حدیثیں ہیں یعنی رفع یدین لتبہ طرای الشئی

کو دوسرے طریق سے ثابت ہوا۔ فقس علیہ البواقی۔ عن علقمہ قال قال لنا ابن مسعود رض الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلعم فصلی ولم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ مع تکبیرۃ الافتتاح الخ اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر[۲۱۵]۔ عن البراء قال رأیت رسول اللہ صلعم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لایعود اخرجہ ابوداؤد وکذا فی التیسیر[۲۱۵]۔ اور اسی طرح سے بیہقی شافعی نے بھی حدیث ابن عمر وعباد بن الزبیر سے روایت کیا۔ عن براء بن عازب قال کان الرسول صلعم اذا صلی رفع یدیہ حتی تکون ابھاماہ حذاء اذنیہ ثم لم یعد اخرجہ الدارقطنی عن براء بن عازب قال کان النبی صلعم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکون ابھاماہ من شحمتی اذنیہ ثم لایعود اخرجہ ابن شیبہ۔ عن علقمہ عن عبداللہ قال صلیت مع رسول اللہ صلعم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ اخرجہ الدارقطنی وابن عدی۔ و روی الطحاوی عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ قال الطحاوی فھذا ابن عمر قد رائی النبی صلعم یرفع ثم ترک ھو الرفع بعد النبی صلعم فلا یکون ذلک الا وقد ثبت عندہ نسخ ما قد کان رائی النبی صلعم وفعلہ وما ذکر

انا لاغیری کا بھرنا کیا تھا۔ اور لوگون کو راہِ راست سے بھٹکانے کی تکلیف دینا کیا تھا۔ آفرین باد برین ہمت مردانہ تو۔ اور اسمین لڑائی کرنا کیا تھا۔ لڑائی مین کیا لڈو ملتے ہین۔ مئے نے بلکہ بمضمون ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم عزت جاتی۔ ملت مین خرابی آتی اسلیے یہ مثل۔ لڑائی کا گھر ہانسی۔ بیماری کا گھر کھانسی۔ ساری وجاری کیون حضرت آپ تو اِس حدیث کو موضوع بھی نہین کہہ سکتے ہین۔ کیونکہ آپ لوگ صحاح کی صحت پر تلقی امت کا دعوی بھر چکے ہین۔ ہان اگر آپ کہیے کہ ابو داؤد نے اِس روایت کو اِس طریق سے صحیح نہین کہا ہے۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ اِس طریق سے صحیح نہونا ثابت نہین چنانچہ انھون نے خود دوسری روایت براءبن جو آئی ہے عدم رفع یدین کو تصدیق کرکے روایت کیا۔ یا یہ جملہ ابو داؤد کی طرف سے نہو۔ کیونکہ ابو داؤد بلکہ ہر محدث کلیہ دعوی ہے کہ ہمنے اپنے سنن یا کتاب مین بجز حدیث صحیح کے نہین روایت کیا۔ پھر رواہ ابو داؤد کے بعد یہ جملہ کیسا۔ شاید صاحب مشکوٰۃ شافعی نے تعصب سے بڑھادیا ہو۔ کیونکہ تیسیر الاصول مین بھی یہی روایت منقول ہے اُسمین یہ عبارت لیس هو بصحيح على هذا المعنى ابو داؤد سے منقول نہین۔ بلکہ اخرجہ اصحاب السنن اصحاب السنن مین ابو داؤد بھی داخل ہین۔ سوا اسکے اِس عبارت سے ہمارا ضرر کیا بلکہ فائدہ ہے کہ اِس سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت عدم رفع یدین کا طرق مختلف سے ثابت ہے کسی نے کسی طریق سے کسی نے کسی طریق سے ثابت کیا۔ چنانچہ اِسی روایت مین ترمذی اور نسائی کو اِسی طریق سے اور ابو داؤد

اقوال کو جو اسناد درستی سے سجاوٹ و بناوٹ کیے ہین صاحب تنویر العین کا پیش کرنا۔ محض نکمی بات ہی لکیر پر فقیر ہونا۔ شیر کے مقابلہ مین گیدڑ پیش کرنا۔ تاب آفتاب کو ٹھوک کر۔ کرم شب تاب کی تاب پر مغرور ہونا ہی۔ کہ کجا امام محمد رح کہ امام شافعی رح کی مان کو نکاح کرکے انکو تعلیم و تربیت دیکے قبل تول صاحبان صحاح کے ۱۸۹ مین انتقال کیا۔ اور کجا ابن تیمیہ الحنبلی کہ ۶۶۱ مین پیدا ہوکر ۷۲۸ مین انتقال کیا۔ اور کجا ابن جوزی کہ ۵۱۰ مین پیدا ہوکر ۵۹۷ مین انتقال کیا ؏ پس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک۔ قال محمد السنة ان یکبر الرجل فی صلاته کلما خفض و کلما رفع و اذا انحط للسجود و اذا انحط للسجود الثانی کبر۔ فاما رفع الیدین فی الصلوٰۃ فانه یرفع الیدین حذاء الاذنین فی ابتداء الصلوٰۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شئ من الصلوٰۃ بعد ذالک و هذا کله قول ابی حنیفه رح و فی ذلك اثار کثیرۃ قال محمد (نا) عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه قال رائیت علی ابن ابی طالب رفع یدیه فی التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ المکتوبة ولم یرفعهما سوی ذلك۔ عن ابراهیم النخعی قال لا ترفع یدیك فی شئ من الصلوٰۃ بعد التکبیرۃ الاولیٰ۔ عن ابن حکیم قال رائت ابن عمر یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اوّل تکبیرۃ افتتاح الصلوٰۃ

طاؤس انه قد رائ ابن عمر یفعل ما یوافق ما روی عنه
عن النبی صلعم لا یقدح ذلك لانه یجوز ان یکون هذا
قبل ان یقوم الحجة عنده بنسخه ثم لما قامت ترکه
وفعل ما ذکره عند مجاهد انتهی کلام العینی کذا فی شرح البخاری
عن ابن عباس رض انه قال لم یکن العشرة المبشرة یرفعون
ایدیهما الا عند الافتتاح کذا فی شرح سفر السعادة رواه الطحاوی
عن الحدیث الحسن بن عیاش عن عبد الملك بن الحسن
عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم عن الاسود قال رائت
عمر یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود ورایت ابراهیم
والشعبی یفعلان ذلك وقال الطحاوی فهذا عمر لم یکن یرفع
یدیه الا فی التکبیرة الاولی والحدیث صحیح لان الحسن
ابن عیاش وان کان هذا الحدیث دار علیه فانه ثقة حجة
ذکر ذلك یحیی بن معین وغیره انتهی اس حدیث کے معارضہ مین
صاحب تخریج الهدایه زیلعی کے قول کو حاکم کا پیش کرنا بجبر سادہ لوحی کے
کیا ہی۔ کہ کجا طحاوی کہ ۲۲۹ یا ۲۳۰ مین پیدا ہوکر ۳۲۱ مین انتقال کیا۔ اور
کجا زیلعی کہ ۷۶۲ مین انتقال کیا ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔ علی ہذا القیاس سواے امام محمد رح کے
حدیثون کے مقابلہ مین جو آتے ہین یا اور اور عدم رفع کی حدیثون کے
معارضہ مین ابن حبان اور ابن جوزی اور ابن تیمہ وغیرہم من المتاخرین کے

محدثین نے اسوقت کی روایتون کو پاپا کر شائع و ذائع کیا) آخر چلکر منسوخ ہوگئی
جیسا طحاوی نے اپنے معانی الآثار مین اور ابن الہمام نے اپنے فتح القدیر مین اور
عینی شرح ہدایہ مین اس بات کو ثابت کیا۔ اور اگر ایک کو صحیح دوسرے کو
غیر صحیح کہیئے۔ تو کسکو صحیح فرض کیجئے۔ اگر حدیث رفع کو صحیح کہیئے۔ تو ترجیح بلا
مرجح کو تعصب مذہبی سے دخل دیجیے۔ اور اگر وجہ ترجیح کے لیے اور اکو محدثین
کی حدیث کو پیش کیجیے۔ تو مین اُن محدثین کے اُستادون کے پیران پیر امام
اعظم رح کی اس حدیث کو (ابوحنیفہ رح) عن حماد عن ابراھیم عن
الاسود ان عبد اللہ بن مسعود رضہ کان یرفع یدیہ فی اول
التکبیر ثم لا یعود لشیٔ من ذلک کذا فی عقود الجواھر والخوارزمی
کہ اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ اور ترمذی نے
حسن کہا۔ اور حدیث مسلم مذکور کو اور حدیث لا ترفع الایدی مشہور کو پیش
کرونگا۔ اور موطاے امام محمد رح کی احادیث تو سب پر بھاری اور پیش کیا ہوا
ہی۔ دکھلاؤنگا۔ پھر وجہ ترجیح کس جانب کو ہی دیکھیے۔ اور امام صاحب کے
رتبہ اور محدثین کے رتبہ مین امتیاز کیجیے۔ اور اس فساد کو مٹا دیجیے۔ یعنی
بین الحنفیون کی عداوت کو اُٹھا دیجیے۔ اگرچہ اِس باب مین بہت سے دلائل
و آثار ہین لیکن مین نے باعث طول ہونے کتاب کے طرح دیا۔ العاقل
تکفیتہ الاشارۃ پر اکتفا کیا ٥

یک حرف بس است اگر شعور است ورنہ چو چراغ پیش کور است

انحضرت صلعم کا نماز مین خفیہ آمین کہنے کا ثبوت

ولم یرفعہما فیما سوی ذلک - وغیر ذلک ہکذا کلہ فی موطاء
امام محمد رح - عن سوار بن مصعب عن عطیہ العوفی ان ابا
سعید الخدری وابن عمر کانا یرفعان ایدیہما اوّل ما یکبیران
ثم لا یعودان اخرجہ البیہقی الشافعی وعلله بان عطیہ لیس بشئ الحال وسوار
اسوء منہ - اِس تعلیل سے بوئے تعصب کی آتی ہے کیونکہ یہ ہی بیہقی نے
رفع یدین کی روایت کی ہے ابن عمر وابو سعید وغیرہما سے لیث بن ابی سلیم
کے طریق سے روایت کیا - حالانکہ لیث بن ابی سلیم مختلف فیہ و متکلم فیہ ہے اسکا
کچھ ذکر نہ کیا - اور اپنی تقویت مذہب کے واسطے اُس روایت کو معلول کیا -

ع اے ہنرہا نہادہ برکفِ دست - عیبہا برگرفتہ زیرِ بغل -

الغرض یہ حضرات اسناد پرستی کی وجہ سے جہان کہین امام ابو حنیفہ رح
کے خلاف پر کچھ جھوٹ موٹ کی بو باس بھی پاتے ہین - فوراً اسکو پہاڑ کا سا
بناکر دکھلاتے ہین - اور اگر انکا نیکا پہاڑ کا سا عیب بھی موجود ہووے - تو
اسکو تل برابر بھی نہ شمار کرے - کیونکہ رفع یدین کے ثبوت مین جتنی آثار ین
ہین اسمین کیا کیا تناقضات اور اختلافات ہین انکو یہ حضرات اصلا
نہین دیکھتے ہین - بلکہ لاً یا منسیّا سمجھتے ہین - لیکن محققین خوب جانتے
ہین - اور انسے ناسخ و منسوخ ثابت کرتے ہین - دور کیون جائے
ہین - یہ ہی بیہقی کی دونون روایت پر غور کیجیے - تو معلوم کیجیے - کیونکہ
اگر دونون روایت کو صحیح کیجیے تو ضرور حدیث عدم رفع کو حدیث رفع
کا ناسخ سمجھیے - کہ فی الحقیقت ابتداءِ اسلام مین رفع یدین تھی (چنانچہ

تامین کیا۔ کیا غیر مقلدون مے ان لوگون کو بھی باعتبار راویوں کے امام صاحب کا مقلد سمجھا۔ العیاذ باللہ۔ حضرت اگر خیال کیجیے تو اسی حدیث سے تامین بالجہر کو بخوبی منسوخ سمجھیے۔ سواے اسکے احادیث مصرحۂ ذیل سے بخوبی تامین بالسر کو استنباط کر لیجیے۔ عن ابی موسی رض قال کنا مع النبی صلعم فی سفر فجعل الناس یجہرون بالتکبیر فقال النبی ص ایها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصمّ ولا غائبًا انکم تدعون سمیعًا قریبًا وھو معکم الخ والضًا۔ عن ابی موسی رض انھم کانوا مع رسول اللہ صلعم وھم یصعدون فی ثنیة قال فجعل رجل کلما علا ثنیةً ناری لا الہ الا اللہ واللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلعم انکم لا تنادون اصمّ ولا غائبًا الخ اخرجھما الشیخان صاحبا البخاری والیضًا ہکذا فی البخاری۔ اور امام محمد رح اپنی موطا مین (جو قبل وجود شیوخ صاحبان صحاح کے تدوین ہوئی) لا یجہرون بذلک یعنی بالتامین لکھا اور وہی امام محمد رح نے اپنی کتاب الآثار مین امام ابوحنیفہ رح سے چار چیز امام کا مخفی کرنا روایت کیا۔ وہ چار چیز۔ تعوذ و بسم اللہ و سبحانک و آمین ہے۔ اسی طرح سے سیوطی شافعی نے بھی اپنی جامع الجوامع مین ابوہریرہ و طحاوی سے روایت کیا۔ اور ابن شاہین نے اپنی سنن مین۔ وغیرہم نے لکھا۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ مطلق آمین کہنا قول النبی صلعم سے خصوصًا اس حدیث سے بخوبی ثابت ہے وہ واجب العمل ہے۔ اسمین کسی طرح سے کسی فریق کا خلاف نہین۔ قال رسول صلعم اذا صلیتم فاقیموا

اسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین لکھا ہی - اور بہت سی آیات قرآنی اور احادیث
نبوی سے اسکو ثابت کیا - خیر یہان بھی دو ایک روایت اور سُن لیجیے -
عن وائل بن حجر رض قال سمعت رسول صلعم قرأ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین فقال اٰمین ومدّ بہا صوته وفی روایة
خفض بہا صوته اخرجه ابو داؤد والترمذی کذا فی التیسیر - چونکہ صاحب
تیسیر بھی شافعی المذہب ہین اسلیے روایت مدّ بہا کو صاف و مقدم لکھا
اور خفض بہا صوته کو بے غرضی کے ساتھ موخر لکھا - نہین تو اس حدیث کو
احمد وابو داؤد والطیالسی وابو یعلی الموصلی نے اپنے اپنے سنون مین اور
طبرانی نے اپنے معجم مین اور دارقطنی نے اپنے سنن مین اور حاکم نے اپنے مستدرک مین
حدیث شعبہ سے یون روایت کیا - عن سلمه بن کہیل عن حجر ابی العنبس
عن علقمه بن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی صلعم فلما بلغ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین واخفی بہا صوته
ولفظ الحاکم فی کتاب القراءت وخفض بہا صوته ہی اسی طرح سے
عینی اور فتح القدیر ص۱۲۱ اور مرقات اور عمدة القاری وغیرہم مین ہی - عن ابی
ہریرة رض قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلعم اذا قال
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین حتی یسمعها اهل
الصف الاوّل فیرتج بہا المسجد - اخرجه ابن ماجه ص۶۲ اس حدیث سے
صاف ظاہر و باہر ہی کہ تامین بالجہر ابتداء مین تھی - اخیر کو منسوخ ہو گئی - شاید
یہ بات ابو ہریرہ رض کو نہ پہونچی ہون - نہین تو انکے ہم اقران صحابہ نے کیون ترک

اُسی حدیث کے فقولوا ربنا لک الحمد سے ربنا لک الحمد کا بھی جہر
لازم آتا اور اسی طرح سے ان حدیث رزین کے فلیقل بلٰے انا علیٰ ذلک
من الشاھدین۔ اور فلیقل آمنّا باللہ سے بلی انا علی ذلک
من الشاھدین اور اٰمنّا باللہ کا جہر لازم آتا۔ قال رسول اللہ صلعم
من قراء منکم بالتین والزیتون فانتھی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین
فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاھدین ومن قراء لا اقسم بیوم
القیمۃ فانتھی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل
بلی۔ ومن قرأ والمرسلات عرفا فبلغ فبای حدیث بعدہ
یؤمنون فلیقل اٰمنّا باللہ رواہ ابوداؤد وغیرہ کذا فی المشکوٰۃ ص ۳۴۴ اور ناطاہر
نہیں کہ امین دعا ہے چنانچہ خود بخاری کی ایک روایت میں عطا نے آمین کو
دعا کہا۔ جب آمین کا دعا ہونا ثابت ہوا۔ تو خفیہ کہنا بھی ضرور رہوا۔ کہ نصوص
قرآنی اُسپر دال ہے۔ قولہ تعالیٰ ادعوربکم تضرعًا وخفیۃ۔ وقولہ تعالیٰ
واذکر ربک فی نفسک تضرعًا و خیفۃ دون الجھر من القول
وقولہ تعالیٰ واسرّوا قولکم اواجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور
وقولہ تعالیٰ ولقد خلقنا الانسان ونعلم مایوسوس بہ نفسہ و
نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ وغیر ذلک نہیں تو تنسیخ قرآن کی
لازم آویگی۔ اور وہ تنسیخ حدیث۔ کلامی لا ینسخ کلام اللہ الخ سے
باطل ہے۔ چہ جائے یہ حدیث کہ جس میں تعارض واقع ہے۔ ناسخ قرآن ہوئی۔
طرفہ غریب لطیفہ عجیب تو یہ ہے کہ غیر مقلدین جس حدیث کے تکیہ پر

صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین یجبکم اللہ فاذا کبر وارکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلعم فتلک بتلک قال واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم رواہ المسلم وفی روایۃ لہ عن ابی ہریرہ وقتادہ واذا قراء فانصتوا کذا فی المشکوٰۃ[۲۹۴] ہان صورت جہریہ وسریہ مین اختلاف ہی وہ دونون صورت قول النبی صلعم سے ثابت نہین یعنی رسول اللہ صلعم نے مدّ والجاھو تکم نفرمایا۔ البتہ محدثین فعل النبی صلعم سے ثابت کرتے ہین۔ اور جب فعل النبی صلعم سے دونون ثابت ہین۔ تو قاعدہ تعارض کا پیش آگیا۔ پھر اسمین غیر مقلدون کا کیا نکلا۔ سوا اسکے فعل النبی صلعم حنیفی کے پاس موجب وجوب نہین اگر ہوتا تو رسول اللہ صلعم صلوا کما رایتمونی اصلی نفرماتا۔ بلکہ مجرد روئت ہیئت صلوٰۃ نبی صلعم کی کفایت کرتی۔ نہ نعلین کھولتے مین اصحابون کو نماز کے اندر جو وے فعل النبی صلعم کو دیکھ کر کھولتے تھے مزاحمت فرماتا۔ نہ یہ حدیث عن ابن عمرو بن العاص (تا) یارسول اللہ صلعم انک قلت صلوٰۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوٰۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم اخرجہ المسلم ومالک وترمذی والنسائی کذا فی التیسیر[۲۱۶] فرماتا۔ الغرض اس فعل النبی صلعم سے جو تعارض واقع ہوا ہی۔ حنیفی الزام نہین پاسکتا ہے اور حدیث بالا کے فقولوا آمین سے جہر بالتامین مراد نہین ہوسکتا ہی۔ یہ بن تو

اخرجہ زرین کذا فی التیسیر[ج۲ ص۲۱۶] ای حضرت مین نے تو آپ کے سوال کے جواب مین تحت السرہ کی روایت کو آپ کی کتابون سے اِسقدر بھی ثابت کیا۔ حالانکہ مین اس بات کا محتاج نہ تھا۔ بھلا آپ تو اپنے علی الصدر کی روایت کو صحیح سے ثابت کیجیے۔ نہین تو کس برتہ پر تتا پانی کا طلب ہے بیان فرمائیے۔

دفع دخل ابن خزیمہ کی علی الصدر کی روایت کو جو وائل بن حجر کی طرف منسوب ہے ان روایتون کے معارضے مین ہرگز پیش نہین کر سکتے ہین جب شیخ الصحاح ابن ابی شیبہ کی تحت السرہ کی روایت وائل بن حجر سے ثابت ہو چکی۔ پھر بعد مدت مدیدکے ابن خزیمہ کی علی الصدر کی روایت وہی وائل بن حجر سے کیونکر صحیح ہوگی۔ نہ معارضے کی قابلیت رکھیگی۔ حضرت یہ ابن خزیمہ کی روایت عجب انوکھی روایت ہے نہ صحاح مین موجود ہے نہ ائمہ اربعہ مین سے کسی کے مذہب کے ساتھ منطبق ہے حتیٰ کہ جمہور شافعیہ بھی تحت الصدر وفوق السرہ کے قائل ہین نہ علی الصدر کے۔ پھر آپکی دلیل کا پتا کیا ٹھہرا نہ آپکو گھر کا نہ گھاٹ کا پتہ لگا۔ ہان من یضلله فلا ھادی له کا نتیجہ نکلا۔

آنحضرت صلعم کا مقتدیون کو خلف الامام قرأت کرنے سے منع کرنے کا ثبوت

اِسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین لکھا۔ پھر یہان بھی بہ نیت نفع عوام کے کچھ لکھتا ہون۔ عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلعم انصرف من صلوٰۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ معی منکم من احد فقال رجل انا یا رسول اللہ صلعم قال فقال انی اقول مالے

آمین بالجہر کا فساد مچارہے ہین۔ وہ حدیث وائل بن حجر سے ہے اُسکو تو خود
امام بخاری رح کا شیخ و استاذ یحییٰ بن معین نے ضعیف کیا۔ جیسا امام
زیلعی نے تبئین الحقائق مین لکھا۔ اور قابل حجت نہین کہا۔ قال الشافعی
یجہر بہا عند الجہر بالقرءۃ لحدیث وائل بن حجر قال سمعت
النبی صلعم انہ قال اٰمین ومد بہا صوتہ وما رواہ ضعفہ
یحیے بن معین فلا یلزم حجۃ۔ پھر اِن نادانون کے شور وشغب سے
کیا ہوتا ہے۔ اور حنفیون کا کیا بگڑتا ہے۔

آنحضرت صلعم کا نماز مین زیر ناف ہاتھ باندھنے کا ثبوت

عن علقمہ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رائیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ اخرجہ ابن
ابی شیبہ فی مصنفہ۔ عن علی رض ان من السنۃ وضع الیمین
علی الشمال تحت السرۃ رواہ ابوداؤد۔ اِس حدیث کو صاحب
الکافی والمبسوط وغیرہما نے اور امام نووی شافعی نے بھی ذکر کیا۔ اگرچہ
امام نووی نے اپنے مذہب کے حسن ظن پر اِسکو ضعیف کہا۔ وہ حنفیون کو
مضر نہین لما ذکرنہ۔ عن علی رض ان السنۃ وضع الکف علی الکف
تحت السرۃ کذا فی الشعرانی الشافعی ۹۳ وعن علی رض قال ان من
السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الاکف تحت التسرۃ رواہ احمد
وابوداؤد وکذا فی المنتقی الاخیار۔ عن ابی جحیفہ رض ان علیاً
قال السنۃ وضع الکف فی الصلوٰۃ ولیضعہما تحت السرۃ

ولا فی الاخرین واذا صلی وحدہ قراء فی الاولین بفاتحہ
الکتاب وسورۃ ولم یقراء فی الاخرین شیئا (ای من القرآن)
ساتوان عبداللہ بن مسعود سے قال انصت للقراءۃ فان فی
الصلوٰۃ شغلا وسیکفیک الامام - آٹھوان بن قیس سے
قال لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقراء خلف الامام
نوان ابراہیم سے قال ان اول من قراء خلف الامام رجل اتھم
دسوان بن شداد بن الہادی سے قال امر رسول اللہ صلعم
فی العصر قال فقراء رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما ان
صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول صلعم قدامک
فکرھت ان تقراء خلفہ فسمعہ النبی صلعم قال من کان
لہ امام فان قراءتہ لہ قراءۃ - اس روایت سے صراحۃً عدم
جواز قرات کا صورت سریہ مین بھی ظاہر ہی - کہ نماز عصر کی تھی - گیارھوان
سعد سے قال وددت ان الذی یقراء خلف الامام فی فیہ جمرۃ
بارھوان عمر بن الخطاب رض سے قال لیت فی فم الذی یقراء
خلف الامام حجرا - تیرھوان موسیٰ سے انہ قال من قراء خلف
الامام فلا صلوٰۃ لہ - کل ان روایتون کو امام محمد رح کی موطا سے
نقل کیا ہی - اور اسی طرح سے امام محمد رح بہت سی حدیثین اپنی کتاب الآثار
مین بھی لایا ہی - ہمنے طوالت کی وجہ سے انکو ذکر نکیا - اور اسیر کفایت
کیا - اگر کوئی کہیے کہ صحاح کی کوئی روایت آپ نہین لائے - تو خیر

انازع القرآن فانتهی الناس عن القراءۃ مع رسول صلعم
فیما جہر بہ من الصلوٰۃ حین سمعوا ذلک اخرجہ محمد فی موطاءہ۔
ایضاً فیہ۔ عن ابن عمر انہ کان اذا سئل ہل یقراء احد مع
الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام فحسبہ قراءۃ الامام
وکان ابن عمر لا یقراء مع الامام۔ ایضاً فیہ۔ اخبرنا مالک
حدثنا وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول من
صلی رکعۃ لم یقراء فیہا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام
امام محمد رح نے اپنے موطاء مین ان حدیثون کو امام مالک رح سے نقل کرکے
فرمایا کہ بقول امام ابوحنیفہ رح کے قراءت خلف الامام نہ صورت جہریہ مین جائز
نہ صورت سریہ مین۔ کیونکہ اسمین بہت سی آثارین ہین۔ ایک تو ابن
عمر رض سے قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ۔ دوسرا بھی
ابن عمر رض سے انہ سئل عن القراءۃ خلف الامام قال
تکفیک قراءۃ الامام۔ تیسرا۔ جابر بن عبداللہ عن النبی صلعم سے انہ
قال من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ۔ چوتھا
قال من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ۔ پانچوان
ابی وائل سے۔ قال سئل عبداللہ بن مسعود عن القراءۃ خلف
الامام قال انصت فان فی الصلوٰۃ شغلا سیکفیک ذالک
الامام۔ چھٹوان علقمہ بن قیس سے ان عبداللہ بن مسعود
کان لا یقراء خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما یخافت فیہ فی الاولین

[۱۹] فحسبه قراءة الامام وكان ابن عمر لا يقرأ مع الامام۔ انیسوان
اسی موطاے مالک میں جابر سے روایت ہے انه قال من صلی رکعة لم
يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا وراء الامام۔ اس روایت کو
ترمذی نے بھی لیا اور اپنی جامعہ میں اسکو صحیح کہا۔ بیسوان [۲۰] ابن ماجہ میں جابر
سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلعم من کان له امام فقراءة الامام
له قراءة۔ اکیسوان [۲۱] وہی ابن ماجہ میں ابوہریرہ رض سے اور ابی موسی الاشعری
سے قال قال رسول صلعم اذا قرأ فانصتوا الخ۔ بائیسوان [۲۲] وہی ابن ماجہ
میں ابن اکیمہ سے قال سمعت اباهريرة رض يقول صلى النبي صلعم
باصحابه صلوٰة نظن انها الصبح فقال هل قرأ منكم من احد
قال رجل انا قال انی اقول مالی انازع القرآن۔ تیئسوان [۲۳] ابن
ابی شیبہ نے اس حدیث کو علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا عن علی
قال من قرأ خلف الامام فقد اخطاء۔ چوبیسوان [۲۴] وہی ابن ابی
شیبہ نے حضرت زید بن ثابت سے قال لا قراءة خلف الامام
کو روایت کیا۔ پچیسوان [۲۵] پھر انھون نے ابراہیم سے قال اول ما
حدثوا القراءة خلف وكانوا لا يقرؤن۔ کو روایت کیا۔
چھبیسوان [۲۶] وہی ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی نے
ابن مسعود سے انه قال فی القراءة خلف الامام انصت
للقرآن كما امرت فان للصلوٰة شغلا وسيكفيك ذالك الا
روایت کیا۔ کذا فی الدر المنثور للسیوطی الشافعی۔ ستائیسوان [۲۷]

اسکی بھی چند روایت لاتا ہون۔ اگرچہ بقاعدۂ ماسبق کے یون کسیطرح
کی ضرورت اسکی نہین سمجھتا ہون۔ چودھوان [14] صحیح مسلم مین عمران بن حصین
سے یہ روایت ہی قال صلی بنا رسول اللہ صلعم صلوٰۃ الظہر
او العصر فقال ایکم قراء خلفی سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل
انا ولم ارد بہا الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا
(ای نازعنیہا معناہ الانکار علیہ) اخرجہ المسلم [۲۴۲] والضیا فیہ پندرھوان [15]
اسی عمران سے یہ روایت ہی ان رسول اللہ صلعم صلی الظہر فجعل
رجل یقراء خلفہ سبح اسم ربک الاعلی فلما انصرف قال ایکم
قراء او ایکم القارئ قال رجل انا فقال قد ظننت ان بعضکم
خالجنیہا۔ ایضاً فیہ سولھوان [16] قتادہ سے یہ روایت ہی ان رسول
صلعم صلی الظہر وقال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا۔ اور طرفہ
عجیب اور لطیفہ غریب تو یہ ہی کہ صحیح مسلم مین بجز ان تین روایت کی اور کوئی
روایت باب القراءۃ خلف الامام مین نہین۔ اور ان تینون روایتون سے
صاف ظاہر ہی کہ نماز ستریہ مین بھی قراءۃ خلف الامام درست نہین کیونکہ نماز عصر
یا ظہر کی تھی سترھوان [17] وہی صحیح مسلم کے باب فی سجود القرآن مین یہ روایت عطا بن
یسار سے مذکور ہی انہ اخبرہ انہ سال زید بن ثابت عن القراءۃ
مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی شئی الخ اخرجہ المسلم [۲۱۵]۔
اٹھارھوان [18] موطاے مالک مین ابن عمر رض سے روایت ہی انہ کان اذا
سئل ہل یقراء احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام

تمھاری روایتین باوجود موجود ہونے معارضون کے کیونکر قابل احتجاج کے ٹھہرین۔ ٥

ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ حضرت اب تو آپ ہی کے قول سے قاعدہ اذا تعارضا تساقطا۔ کا نکل پڑا۔ پھر تو احتجاج باحادیث صحاح کا برباد ہوگیا۔ کیون نہو حسب نوشتہ احادیث ماسبق کے میرے۔ یہ تالیفات خیر القرونی ہین۔ اسمین بہت کچھ رطب و یابس مخلوط ہین۔ نہین تو اسطرح کے تناقضات بزرگون سے ہرگز و ہرآئینہ ثابت نہوتین۔ کیا یہ عقل تجویز کرتی ہی کہ حضرت عمر رضہ وغیرہ رضہ کسی وقت مین کچھ اور کسی وقت مین کچھ فرماوین۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ نتیجہ فقط اسناد پرستی اور تعصب مذہبی کا ہی۔ نہ نہ بلکہ یہ معجزہ قول حضرت رسالت مآب صلعم ثم یظھر الکذب وغیرہ کا ہی۔ تنبیہ مین کچھ امام صاحب کے قول کے ثبوت کے واسطے صحاح کی طرف محتاج نہین ہون۔ بلکہ اصل کی اصالت کو نقل سے ثابت کرنے کو جہالت سمجھتا ہون۔ لیکن فقط الزام خصم کے لئے پیش کیا کرتا ہون۔ نہین تو انکے قول کو قرآن سے ثابت کرنے مین عاری و عاجز نہین ہون وہ عدم جواز قرات خلف الامام اسی آیت اذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا سے بخوبی ثابت ہی۔ کیونکہ جب اس آیت سے تلاوت قرآن کو ایسا استماع و انصات لازم ہی جیساکہ طلوع شمس کو وجود نہار لازم ہی تب قرات فاتحہ خلف الامام کو بھی استماع و انصات لازم ہی کہ وہ بھی قرآن بل ام القرآن ہی۔

اعتراض خیر لفظ فاستمعوا سے البتہ صورت جہریہ مین استماع متحقق ہوسکتا ہی

دارقطنی نے حضرت علی رضؓ سے انہ قال من قرء خلف الامام فقد
اخطاء الفطرۃ کو روایت کیا۔ اٹھائیسوان[۲۸] ابن ابی شیبہ نے حضرت
جابر سے قال لا یقرء خلف الامام لا ان جھر و لا ان سر
ذکرہ الزیلعی فی نصب الرایہ کو روایت کیا۔ انتیسوان[۲۹] امام مالک
نے بیاضی سے ان النبی صلعم خرج علی الناس وھم یصلون
وقد علت اصواتھم بالقراءۃ فقال ان المصلی یناجی ربہ
فلینظر بما یناجیہ ولا یجھر بعضکم علی بعض بالقرآن کذا
فی التیسیر[۲۱۹] کو روایت کیا تیسوان[۳۰] پھر وہی امام مالک اور احمد اور ترمذی
اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (مالی انازع القرآن)
اور (اذا قرأ فانصتوا) کو روایت کیا کذا فی المشکوٰۃ[۳۱]۔
تنبیہ جب ہمنے اصل اصل کتابون سے عدم قرارت کو ثابت کیا۔
باقی روایتون کو جو طحاوی اور ابن ہمام اور عینی وغیرہم لائے۔ طوالت
کی وجہ سے چھوڑا۔ **اعتراض** اگر آپ فرمائین کہ تمھاری سب روایتون
کا معارض موجود ہی بلکہ تمنے جس راوی سے عدم جواز کو ثابت کیا۔ اسی
راوی سے جواز کی بھی روایت ثابت ہی جیسا ابن عمرؓ و عمرؓ وغیرہما سے
دونون طرف کی روایتین موجود ہین۔ پھر تمھاری روایتین کسطرح سے قابل
احتجاج کے ٹھہرین۔ **جواب** جسطرح سے آپ لوگون کے پاس جواز کی
روایتین باوجود موجود ہونے روایتین عدم جواز کے قابل احتجاج کے
ٹھہرین۔ اگر بقول آپکے ہماری روایتین قابل احتجاج کے نہ ٹھہرین۔ تو پھر

والنسائی کذا فی المشکوٰۃ ص ۳۰۲ - دوم حدیث یہ ہے - وفی روایۃ الترمذی قال اذا قمت الی الصلوٰۃ فتوضاء کما امرک اللہ بہ ثم تشھد فاقم فان کان معک قرآن فاقراء والا فاحمد اللہ وکبرہ وھللہ ثم ارکع کذا فی المشکوٰۃ ص ۲۸۵ -

خدا ورسول کا عوام غیر مجتہد پر کسی امام کی ایمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنے کا ثبوت

ہر چند اسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین ادلہ قطعیہ سے [illegible] کیا - لیکن یہانپر بھی دوسری طرز سے کچھ لکھنے کو مناسب سمجھا - وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فرمایا - اِس سے اتباع اولی الامر کا واجب ہے - اسمین کسی طرح کا شک و شبہ نہین - لیکن گفتگو اسمین ہے کہ مطلق اولی الامر کا اتباع واجب ہے یا مقید بفرد کامل کا - اگر ثانی ہے تو فتنہ فرو نشست ونزاع برخاست کا نقشہ پیش ہے کہ امام صاحب ائمہ مین فرد کامل ہین - تب انکا اتباع واجب ہے - اگر اول ہے تو مین قولہ تعالیٰ اتبع احسن ما انزل الیکم - و قولہ تعالیٰ ولا تنسوا الفضل بینکم - و قولہ تعالیٰ اوحینا الیک ان یتبع ابراھیم کو امر مطلق کا بیان ڈالتا ہون - اور اِس سے فرد کامل مراد لیتا ہون - کیونکہ جب اول آیت سے باوجود حقیت کل ما انزل اتباع ما احسن کا مامور بہ ہونا ثابت ہوا - اور ثانی آیت سے فاضل کے فضل کو بھولنا منہی عنہ ٹھہرا - اور ثالث آیت سے باوجود حقیت نبوت

اما صورت سریہ مین کیونکر استماع ثابت ہوسکتا ہی - تب اُس صورت سریہ
مین قرأت خلف الامام کون آیت سے ممنوع ہوتی ہی - **جواب**
اِس آیت کے لفظ انصتوا سے ممنوع ہوتی ہی کیونکہ انصات مین سماعت
لازم نہین - اگر ہوتا تو اللہ جل شانہ بعد فاستمعوا کے پھر انصتوا کو تکرارًا
نہ فرماتا - کہ حشو قرآن مین لازم آتا - البتہ یہ تخصیص بعد تعمیم اُس صورت کے
لیے ہی کہ جس صورت مین قرآن سُنا نجاوے - اور جہان سماعت متحقق
نہونے پاوے - وہان بھی اِسی انصتوا سے خاموشی اختیار کرے - اور
استماع مین سماعت وانصات دونون لازم ہین یعنی چُپ رہکر سُننے کی
کوشش کرے - نہین تو فائدہ خاصیت باب افتعال کہ اللہ تعالی نے
سمع کو باب افتعال مین لیجاکر فاستمعوا فرمایا باطل ہوئے - کیون حضرت
جب شاہی دربار مین دور کے بیٹھنے والون کو جو کلام شاہی سُننے نہین پاتے
ہین انصات لازم ہوتا ہی تو کیا اللہ جل شانہ کا دربار اِس سے بھی گیا گذرا ہوگا
کہ اسمین جسکا جو جی چاہے سو ٹر ٹر کرے جاے - **سواے اِسکے** جب بیچے
کی اِن دونون حدیثون مین قرأت فاتحہ کی مطلقًا متحقق نہین پھر مضمون
حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو یہان پر کیا کہیے - باوجود عدم
قرأت فاتحہ کے نماز کیونکر صحیح ہوتی ہی - اوّل - حدیث یہ ہی عن عبد اللہ
بن ابی اوفے قال جاء رجل الی النبی صلعم فقال انی لا استطیع
ان اخذ من شیئًا فعلمنی ما یجزئنی قال قل سبحان اللہ الحمد للہ
ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الخ اخرجہ ابوداؤد

قال اتت النبی صلعم امراۃ فکلمتہ فی شئ فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ص ارایت ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ چوتھی روایت محمد بن حنیفہ سے قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلعم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ - پانچوین روایت ابن عمر سے قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلعم لا نفاضل بینھم رواہ البخاری وفی روایۃ ابی داؤد قال کنا نقول ورسول صلعم حی افضل امۃ النبی صلعم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کذا فی المشکوٰۃ - تنبیہ جب پہلی روایت سے حضرت ابوبکر رض اللہ کے رہتے ہوئے امامت غیر کی سزاوار نہین ہونا - اور دوسری روایت سے اللہ و مؤمنون کا سوائے ابوبکر کے انکار کرنا - اور تیسری روایت سے بعد رحلت آنحضرت صلعم کے عورت سائلہ کو ابوبکر کے پاس آنا - اور چوتھی روایت سے خیر الامہ بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کا ہونا - اور پانچوین روایت سے ابوبکر کی برابر اور کسی کو نہ ٹھرانا - ثابت ہوا - یعنی باوجود حدیث اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم صحابیون میں سے صحابیون نے حضرت ابوبکر صدیق کو افضل جانکر ترجیح دیکر اقتدار کیا - تب اسی طرح سے سنیون مین حنفیون نے ائمہ کے درمیان سے امام الائمہ

ہر نبی کے اتباع حضرت ابراہیم کا کرنا ثابت ہوا - تب علی وجہ الکمال -
و بصورت جمال امر مطلق کو مقید بفرد کامل ہونا ثابت ہوگیا - اور امام
ابی حنیفہ رح استاذ الایمہ امام الایمہ و اعظم الایمہ و افضل الایمہ و اعلم الایمہ
و اورع الایمہ و ازہد الایمہ و اقدم الایمہ و اقرب الایمہ الی الرسول صلعم
ہین پھر انکا اتباع کیون واجب نہو - اگر آپ اسپر بھی اکتفا نکرین تو مین
آپ کے صحاح سے (جسکو آپ لوگ کالوحی من السماء سمجھتے ہین - حتی کہ
اسکے مقابلہ مین حدیث السنۃ قاضٍ سے قرآن کو بھی ضعیف ٹھہراتے
ہین العیاذ باللہ) چند حدیثین جنکو صاحب مشکوٰۃ نے جمع کیا - اس
تقریر کی تائید مین پیش کرتا ہون - اور اسمین تامل و تفکر سے نظر کرنے کو
امید رکھتا ہون - منجملہ انکے پہلی روایت حضرت عائشہ رض سے یہ ہے عن
عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم لا ینبغی لقوم فیھم
ابو بکر ان یؤمھم غیرہ رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب
کذا فی المشکوٰۃ - اگرچہ ترمذی رح نے باعتبار اسناد کے اسکو غریب
کہا - لیکن اسکی تائید مین نیچے کی حدیثین موجود ہین - دوسری روایت
انسے یہ ہے عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم
فی مرضہ ادعی لی ابا بکر اباک و اخاک حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی
اللہ والمؤمنون الا ابا بکر رواہ المسلم و فی کتاب الحمیدی انا اولی
بدل انا ولا کذا فی المشکوٰۃ - تیسری روایت جبیر بن مطعم سے

النبی صلعم الظہر فقال ابردوا ابردوا وقال انتظروا انتظروا وقال شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ حتیٰ رائنا فے التلول اخرجہ البخاری[۶۶] - ایضاً اخرجہ المسلم[۲۲۳] - چوتھی روایت پھر ابوہریرہ رض سے عن النبی صلعم انہ قال اذا اشتد الحر فابردوا (تا) واشتکت النار الخ اخرجہ البخاری[۶۶] - ایضاً اخرجہ المسلم[۲۲۳] - پانچویں روایت ابوسعید سے قال قال رسول صلعم ابردوا بالظہر فان شدت الحر من فیح جہنم تابعہ سفین ویحیٰی وابوعوانہ عن الاعمش اخرجہ البخاری[۶۶] - چھٹویں پھر ابوسعید سے قال قال رسول اللہ صلعم اذا اشتد الحر فابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم اخرجہ ابن ماجہ[۴۹] - ایضاً فیہ عن ابی ہریرہ مثلہ - ایضاً فیہ عن مغیرہ بن شعبہ مثلہ - ایضاً فیہ عن ابن عمر مثلہ - دسویں پھر ابوہریرہ رض سے ان النبی صلعم قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم اخرجہ الستہ بہذا اللفظ کذا فے التیسیر[۲۰۶] - گیارھویں - ابوذر رض سے قال کنا مع النبی صلعم فے سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظہر فقال لہ رسول اللہ صلعم ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد حتیٰ رائنا فے التلول فقال النبی صلعم ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ اخرجہ الخمسہ الا النسائی کذا فے التیسیر[۲۰۶] - بارھویں قاسم بن محمد سے قال ما

کو اسی اشارۃ النص سے ترجیح دیکر اقتدا کیا تو کیا قصور کیا- **دقیقہ** دیکھیے غور کیجیے کہ بعد النبی صلعم کے اقتداء کی تین صورتین ہین - اول - اقتداء صحابہ کا صحابہ کے ساتھ - دوم - اقتداء غیر صحابہ کا صحابہ کے ساتھ - سوم - اقتداء غیر صحابہ کا غیر صحابہ کے ساتھ - جب صورت اول مین اُن حدیثون سے بعموم اولی الامر کا آیت اولی الامر منکم سے بالکل مفقود ہے کہ کل صحابہ کا اقتداء ساتھ حضرت ابوبکر رض کی افضلیت مین فرد کامل ہونے کے سبب سے موجود - اور صورت ثانیہ مین بھی وہی افضلیت کے سبب سے (کہ حدیث اصحابی کالنجوم الخ سے ثابت ہے) اقتداء غیر صحابہ کا صحابہ کے ساتھ ثابت - تب صورت ثالثہ مین کیون وہی افضلیت کا اعتبار نہو - اور کیون حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم الخ سے خیار ائمہ پر اقتداء واجب نہو خذ ہذا -

ظہر کا وقت دوسری مثل تک باقی رہنے کا ثبوت

چند روایتون سے ثابت ہے کہ - انمین سے ایک روایت ابوہریرہ رض سے یہ ہے ان رسول صلعم قال اذا اشتد الحرّ فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحرّ من فیح جہنم قال ابو محمد (یعنی دارمی) ہذا عندی من التاخیر اذا تاذّوا بالحرّ اخرجہ الدارمی[۱۴۲۵] - دوسری روایت نافع مولی ابن عمر رض والوہریرہ رض سے - حدثاہ عن الرّسول انہ قال اذا اشتد الحرّ فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحرّ من فیح جہنم اخرجہ البخاری[۷۶] - اور اسی طرح سے یہ روایت صحیح مسلم مین بھی ہے[۱۱۱] - تیسری روایت ابی ذر رض سے قال اذّن موذّن

غربت الشمس الخ اخرجہ محمدؒ فی موطاء ص۴۲۔ اِس حدیث سے ابتداء وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے ہونا ثابت ہے۔ پندرھوین ص۱۵ روایت جابر رضی اللہ سے قال صلی بنا رسول اللہ صلعم حین صار ظل کل شئی مثلیہ رواہ ابن ابی شیبہ کذا فی العینی۔ اِس سے بھی دو مثل کے بعد ابتداء عصر کا شروع ہونا ثابت ہے۔ عمر اض ان حدیثون کے معارضون کی نسبت مین تم کیا کہتے ہو جواب ان حدیثون کی نسبت مین تمھارا جو جواب ہے وہی جواب میرا اُن حدیثون کی نسبت مین ہے۔ دوسرا جواب ہماری روایتون مین تناقص نہین اور تمھاری روایتون مین بہت سے تناقضات ہین۔ انھین سے ایک ابن عباس سے یہ ہے قال قال رسول اللہ صلعم امنی جبرائیل عند البیت مرتین فصلی بالظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شئی مثلہ (تا) فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ الخ رواہ ابوداود والترمذی کذا فی المشکوٰۃ ص۲۲۔ اِس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ظہر کا آخر وقت اور عصر کا اوّل وقت مشترک ہے کیونکہ آخر وقت مین ظہر کے اور اوّل وقت مین عصر کے لفظ کان ظلہ مثلہ مشترک ہے۔ حالیکہ کوئی وقت صلوٰۃ خمسہ سے مشترک نہین چنانچہ ابن عمر کی روایت مین وقت الظہر (تا) مالم یحضر العصر الخ کذا فی المشکوٰۃ ص۲۲۔ اور ابی ذر کی روایت مین یمیتون الصلوٰۃ او یوخرون عن وقتھا الخ کذا فی المشکوٰۃ ص۲۲ — اور حضرت علی رض کی

ما ادرکت الناس الا یصلون الظهر بعشی اخرجه مالک کذا فی التیسیر[ص ۲۰۵]
معنی عشی آخر روز ہی۔ تیرھوین[۱۳] ابو موسی سے قال کان رسول اللہ صلعم
اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل اخرجه النسائی کذا
فے التیسیر[ص ۲۰۶]۔ تنبیہ ان روایتون سے ابراد بالظہر حالت گرمی مین علی
وجہ الکمال ثابت ہی۔ اور معنی ابراد کے یہ ہین کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت مین
پڑھے۔ اور ٹھنڈا پن تو قبل ایک یا ڈیڑھ مثل کے اس دیار مین بھی متحقق نہین
ہوسکتا ہی۔ پھر اُس دیار ریگستان مین کیونکر متحقق ہو۔ ہان کسیقدر قبیل کا
مثل سے لیکر دو مثل تک متحقق ہی۔ اس لیے امام صاحب نے ان حدیثون
سے مسئلہ مثلین کا استنباط کیا۔ سوا اسکے تیسری روایت مین
بخاری اور مسلم کی اور گیارھوین روایت مذکور مین تیسیر کے لفظ حتی رأینا
فے التلول مذکور ہی۔ اور تلول کے معنی لغت مین تودہ اور عینی مین التلول
جمع تل و ہو کورۃ من الرمل۔ اور قسطلانی مین التل بالفتح والتشدید
کل ما اجتمع علی الارض من تراب او رمل او غیرہما ویکون سطحاً غیر شاخص غالباً
والالظہر لہ ظل لانبساطہ الا اذا ذہب اکثر وقت الظہر لکھا۔ اب غور کی جگہ
کہ تودہ ریگ وغیرہ کا سایہ جب تک آفتاب خوب ڈھل نہ جاوے تب تلک
متحقق نہین ہوتا ہی۔ اُسی وقت شئی مستقیم کا سایہ دو مثل تک ہوتا ہی۔
چودھوین[۱۴] روایت عبد اللہ بن رافع سے عن ابی ہریرۃ رض انہ سالہ
عن وقت الصلوٰۃ فقال ابو ہریرۃ انا اخبرک صل الظہر اذا کان
ظلک مثلک۔ والعصر اذا کان ظلک مثلیک والمغرب اذا

امام صاحب کے دقائق کو دریافت نہ کرسکے انھون نے بھی امام صاحب کا خلاف کیا۔ کُلُّ حزب بمالدیھم فرحون ؎ للناس فیما یعشقون مذاھب ؎ ہرکس مناسب گہرخود گرفت یار۔ بلبل بباغ رفت وزغن سوے خارزار۔

عام مسلمانون کا نفس ایمان او رپیغمبرون اور جبرائیل کا مساوی ہونے کا ثبوت

مساوی ہونا نفس ایمان رسول صلعم اور مؤمنون کا اِس آیت سے بخوبی ثابت ہی قولہ تعالیٰ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون ط کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔ کیونکہ خداوندکریم نے لفظ رسول صلعم پر لفظ المؤمنون کو عطف کیا۔ اور درجہ معطوف ومعطوف علیہ کا حکم عطف مین متحد ہی۔ پس ایمان رسول ص ومؤمن کا بھی متحد ہونا ثابت ہوا۔ نہین تو۔ جاء زید وعمرو مین عدم مساوی ہونا۔ مجیئت مین ہر دونون کے لازم آتا ہی۔ حالانکہ یہ خلاف عقل ونقل ومحاورہ عجم وعرب کے ہی۔ اورسواے اسکے لفظ کل کی تنوین عوض مضاف الیہ کا ہی کذا فے الجلالین۔ تب کل کلھم کے معنی مین مستعمل ہی۔ اور کلھم تاکید حکم مین مستعمل ہوتا ہی تب کیونکر ایمان مین جو فرمان خدا کا ہی باوجود تاکید کے دونون مساوی نہون۔

سواے اِسکے کمال دین کمال ایمان پر دلالت کرتا ہی۔ اور جب کمال ایمان ہر مؤمن کا ثابت ہو تب معنی قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم

روایت مین یا علی ثلث لا تؤخرها الصلوٰۃ اذا اتت الخ کذا فے المشکوٰۃ ـ ان روایتون سے بخوبی عدم اشتراک ثابت ہی ـ پھر جس حدیث مین وقت کا تناقض ہی وہ حدیث کسقدر صحیح ہوسکتی ہی دریافت کیجے اور روایت جناب بن الارت کی جسمین شکونا الی رسول اللہ صلعم حر الرمضاء فلم یشکنا الخ کذا فی التیسیر ہی وہ تو بالکل خلاف مضمون انا ارسلناک رحمۃ للعالمین کا ـ اور قولہ تعالیٰ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کا ـ اور قولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کا ـ اور حدیث انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ کا ـ اور حدیث قال رسول صلعم یسروا ولا تعسروا وفی روایۃ وسکنوا ولا تنفروا اخرجہ الشیخان کذا فے التیسیر ـ اور حدیث ولو لا یثقل علی اُمتی لصلیت بھم ھذہ الساعۃ الخ کذا فے المشکوٰۃ کا ـ اور حدیث لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یوخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ کذا فے المشکوٰۃ کا ـ اور حدیث خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یملوا حتیٰ تملوا متفق علیہ کذا فے المشکوٰۃ کا ـ اور کل روایات ما نقدم ابردوا بالظہر کا ہی ـ حضرت ہر ہر بات مین خبر احاد پر تکیہ کرکے اسکے پیچھے پیچھے دوڑنا ـ کیسا جیسا کوا کان لے گیا کہنے پر کوے کے پیچھے دوڑنا ـ اور کان مین ہاتھ دیکر نہ دیکھنا ـ مگر کیا کیجیئگا ـ آپ لوگون کو ان باتون کے بھٹکارنے راہِ راست نے بھٹکا رکھا ہی ـ ہان جو جو علماء

من عند اللہ الخ نازل ہوئی - پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ نصرت
فعل الٰہی ہے - اور اللہ اِسکا وعدہ کر چکا ہے - اِسکے وجود مین کسی طرح کا شک
نہین - اور رسول صلعم کو اِس بات پر کلی اعتماد تھا - باوجود اِسکے مضطر
ہو کر دعا مانگی - اور اللہ جل شانہ نے بھی فقط اِنکے اطمینان قلب کے لیے
فوج بھیجی - اِس سے کچھ ازدیاد ایمان کا نہین لازم آتا ہے - اور نہ بہ نہونے
سے کمی ایمان کی لازم آتی ہے - اگر کمی ایمان کی لازم آتی - تو نقصان ایمان
نبی صلعم اور حضرت ابراہیم عم کی قبل اِس اطمینان کے لازم آتی - العیاذ باللہ -
سوا اِسکے اگر نفس ایمان کی زیادتی و کمی ہونا ثابت ہوتا - تو خداوند
کریم خود اِس آیت مین ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون
بین ذٰلک سبیلا اولٰئک ھم الکافرون حقا - اُن لوگون کی
شان مین جو بعض چیزون پر ایمان لاتے اور بعض کو انکار کرتے اولٰئک
ھم الکافرون حقا - ہرگز نہ فرماتا بلکہ بمضمون آیہ وما کان اللہ لیضیع
ایمانکم - وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین - اور وان تک حسنۃ
یضعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما - اور فمن یعمل مثقال
ذرۃ خیرا یرہ - بعض ایمان کا اجر نیکا وعدہ کرتا - اجر مؤمن کہ
کیسا ہی کم ہو کیون ہرگز ضائع نہ کرتا - نہین تو بر خلاف وان اللہ لیس
بظلام للعبید - اللہ کا ظالم ہونا لازم آتا - العیاذ باللہ - نہ صاحب
تفسیر بیضاوی شافعی اِس آیت کے تحت مین یہ عبارت لکھتا - ویریدون
(تا) سبیلا - طریقا وسطا بین الایمان والکفر ولا واسطۃ اذ الحق

کیونکر مصدق ہوسکتا ہی سواے اسکے ایمان کی کمی وبیشی جو بظاہر آیت اذا تلیت علیھما یاتہٗ زادتھم ایمانا وغیرہا سے معلوم ہوتی ہی وہ کیفیت ایمان کی زیادتی ونقصانی ہی۔ نہ نفس ایمان کی اگر نفس ایمان کی زیادتی ہوتی۔ تو حضرت ابراہیم عم اِس آیت مین واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموت قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی کیفیت احیاء موتی سے سوال نکرتے۔ اور اولم تؤمن سوال استفہام انکاری کی جگہ مین بلی ولکن لیطمئن قلبی نہ کہکر۔ لیزیدنّ ایمانی فرماتے۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ درمیان ایمان اور اطمینان کے تفرقہ ہی یعنی ایمان اور شی ہی اطمینان اور شی ہی نہین تو لفظ بلی ولکن کے معنی منطبق حال اِس قیل و قال کے نہوتے۔ نہ اِس آیت مین الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب عطف وتطمئن قلوبھم کا اوپر الذین آمنو کے صحیح ہوتا۔ سواے اِسکے جناب رسالتمآب صلعم جب حسب وعدہٗ خداوند تعالی تین سو صحابہ کو ہمراہ لیکر مشرکین کے مقابلہ مین لڑنے تشریف لے گئے۔ اور نظر آپکی مشرکین پر پڑی۔ اور اُنکو عدد وشمار مین ہزار پائے۔ تب مضطر ہوکر ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا اللھم انجزنی ما وعدتنی الخ پڑھنے لگے۔ یہانتک کہ رداے مبارک آپ کی گرپڑی۔ او حضرت ابوبکر صدیق رض یا نبی اللہ کفاک مناشدتک ربک فانہ سینجز لک ما وعدک فرمایا۔ تب یہ آیت فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین وما جعلہ اللہ الا بشری لکم ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا

لما قال الامام الرازی لا یقبل الزیادۃ والنقصان من حیثیۃ اصل التصدیق لا من جہۃ الیقین فان مراتب اھلہا مختلفۃ فی کمال الدین فقط ہذا ہو المراد۔ فندفع منا الفساد سوائے اسکے ایمان کے دو معنی ہیں ایک حقیقی۔ جو مجرد تصدیق قلب بما جاء بہ النبی صلعم پر دلالت کرے۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اِلّا مَنْ اُکْرِہَ علی الافتراء او کلمۃ الکفر وقلبہ مطمئنٌ بالایمان لم یتغیر عقیدتہ وفیہ دلیل علی ان الایمان ہو التصدیق بالقلب کذا فی البیضاوی اور حدیث من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسولہ حرم اللہ تعالیٰ علیہ النار رواہ مسلم کذا فی التیسیر۔ اور حدیث ثلثۃ من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ عن الاسلام بعمل الخ اخرجہ ابو داؤد کذا فی التیسیر۔ اسپر شہادت دیتے ہیں۔ ہرگز اس ایمان کی کمی بیشی ثابت نہیں۔ دوسرا مجازی جو کیفیت تصدیق قلبی پر دلالت کرے۔ یعنی جوں جوں احکام شرعی صادر ہونے لگے۔ تیوں تیوں انشراح صدر اور انفلاح قلب مؤمنوں کے بڑھنے لگے۔ یہ فقط اثر وثمرہ اس تصدیق قلبی حقیقی کا ہے۔ چنانچہ اسی بات پر یہ روایت ابن عباس کی دلالت کرتی ہے۔ عن ابن عباس رض ان اول ما اتاہم النبی صلعم التوحید فلما اٰمنوا باللہ وحدہ انزل الصلوٰۃ والزکوٰۃ ثم الحج ثم الجہاد فازدادوا ایمانا الی ایمانہم کذا فی الکشاف۔ کہ انزل الصلوٰۃ وغیرہ بعد اٰمنوا کے وارد ہے۔ تب وہ صلوٰۃ وغیرہا داخل ایمان ہوئے ہاں وہ

لا یختلف فاذا الایمان باللہ تعالیٰ انما یتم بالایمان برسلہ وتصدیقہم فیما بلغوا عنہ تفصیلا او اجمالا فالکافر ببعض ذلک کالکافر بالکل کما قال اللہ تعالیٰ فماذا بعد الحق الا الضلال - اولئک ھم الکافرون - ہم الکاملون فی الکفر لا عبرۃ بایمانہم ہذا سوائے اسکے اس آیت میں اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا - ایمانا کے معنی اطمینانا للنفس بارسوخا للیقین بتظاہر الادلۃ او بالعمل بموجبہا کما فی البیضاوی ہے - اور تفسیر عباسی میں فزادہم ایمانا - کے تحت میں جراۃ بالخروج الیہم لکھا - اور جلالین میں تصدیقا باللہ و یقینا لکھا ہے - پس وہ زیادتی کثرت ہمت اور انشراح صدر و انطلاع قلب پر دلالت کرتی ہے - نہ نفس ایمان کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے کما زعمتم - سوائے اسکے لغت میں آمن کے معنی اعتماد بھی آیا ہے - امنتہ علی کذا اعتماد کردم او را برین - وامیتہ کذالک و قریٔ قولہ تعالیٰ مالک لا تامنا بین الادغام والاظہار کذا فی الصراح - اب معنی زادتہم ایمانا کے زادتہم اعتمادا ٹھہرے - سوائے اسکے ہر زبان میں یہ محاورہ شائع وذائع ہے کہ زید مثلاً آج کل روپیہ پاکر بہت بڑا آدمی ہوگیا - یہانتک بکر سے بھی بڑھ گیا اور عمرو بہت ہی گھٹ گیا - یہانتک بکر سے بھی گھٹ گیا - اس سے یہ مراد نہیں کہ نفس زید و عمرو کا قد و قامت بکر کے قد و قامت سے بڑھ گیا یا گھٹ گیا نہیں ہرگز نہیں - ہاں کیفیت سابقہ سے بڑھ گیا یا گھٹ گیا - اسی طرح سے نفس ایمان کی زیادتی و کمی نہیں ہوتی - ہاں کیفیت ایمان کی زیادتی و کمی ہوتی ہے - اسلیے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں لکھا ہے - فالتحقیق ان الایمان

عاشق کو بہت کچھ رنگ دکھلاتا ہی۔ اُسی طرح سے ایمان قلبی بھی بہت کچھ ثمرہ
طاعات دکھلاتا ہی۔ ہان اُس رنگ و ثمرات کی کمی و بیشی سے عشق و ایمان
مین کمال و جمال منور و قصور کہتے ہین سو معنی مجازی ہی اسمین نزاع کیا۔
یا ایمان مثل ایک درخت کے ہی تنہ اسکا تصدیق قلبی ہی۔ اور اعمال و طاعات
(کہ ثمرات اور نتائج اُس تصدیق کے ہین) بمنزلہ شاخ و برگ و گل و میوہ
وغیر ذلک کے ہین۔ اور ثمرات وغیرہ جیسا متفرعہ تنہ کے ہین۔ اُسی طرح
سے طاعات بھی متفرعہ تصدیق قلبی کا ہی چنانچہ اسی بات پر آیہ قولہ تعالی
ان الذین امنوا واعملوا الصالحات شہادت دیتی ہی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ
نے لفظ امنوا سے مومنون کے ایمان کی خبر دی۔ بعد اسکے اُسپر لفظ واعملوا
کو عطف کیا۔ اِس سے صاف معلوم ہوگیا۔ کہ ایمان اَور چیز ہی اور عمل اَور
چیز ہی۔ کیونکہ درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے مغائرت فی الذات ظاہر
ہی۔ پھر عمل بالارکان داخل ایمان کیونکر ہوا۔ جب یہ داخل ایمان نہ ہوسکا۔
تب اِسکے گھٹنے بڑھنے سے ایمان کی گھٹتی بڑھتی نہین لازم آتی ہی۔ کیونکہ اثبات
ایمان مع ترک بعض اعمال کے بھی اِن آیتون سے بخوبی ثابت ہی۔ قولہ تعالی
وقلبہ مطمئن بالایمان اگرچہ بالاکراہ کلمۂ کفر وغیرہ کے زبان پر جاری
کرے۔ اور قولہ تعالی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا الخ کہ اس سے
ہر دو طائفہ کا بیان باوجود باہم مقاتلہ کرنے کے بھی من المؤمنین ثابت ہوا۔
اور مقاتلہ بین المسلمین منہی عنہ و کفر ہی۔ اِن آیتون اور حدیثون سے قولہ تعالی
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا۔ قولہ تعالی

انشراح صدر و انفلاح قلب وغیر ذلک پر دال ہی - وہ سب کیفیتین ہین اور
اسی کیفیت پر ایمان کا اطلاق ہونا مجازاً درست ہی - اور معنی مجازی کا استعمال
قرآن مین بہت ہی - جیسا قولہ تعالی یذبح ابناء ھم - مین تذبیح کی نسبت
فرعون کی طرف کرنا مجاز ہی کیونکہ یہ فعل جیش فرعون کا ہی نہ فرعون کا ہی
چونکہ امر فرعون سے یہ فعل وقوع مین آیا - اسلیے اسکی طرف منسوب ہوا -
اسی طرح سے ایمان کی کیفیت کی کمی بیشی سے ایمان کی کمی بیش مراد لینا مجازاً
درست ہی - کہ معنی مجازی اثر معنی حقیقی کا ہی - اسواسطے قرآن مین زادتھم
ایمانا آیا ہی - اور جیسا قولہ تعالی وسخر لکم اللیل والنھار والشمس و
القمر - مین تسخیر کے معنی مجازی مراد ہی کہ نفع انسے حاصل ہی - نہین تو رات دن
شمس و قمر خلائق کے قبضہ اختیار مین رہنا ثابت ہوتا - تب جسکا جب جی چاہتا
رات کو دن دن کو رات کر سکتا - کہ معنی حقیقی تسخیر کے یہی ہین - حالانکہ کچھ اختیار
خلائق کا اسمین متصور نہین ہاں چونکہ خلائق کو ان سب سے نفع حاصل ہوتا ہی - اسلیے
اللہ جل شانہ نے سخر لکم الخ فرمایا - اسی طرح سے انشراح صدر و انفلاح قلب کے
معنی اللہ جل شانہ نے زادتھم ایمانا فرمائے - خذ ہذا لانہ ادق الدقائق -
تنبیہ جو لوگ امام صاحب کے دقائق کو نہین سمجھتے ہین - خواہ نخواہ اپنی جہالت سے
امام صاحب پر لعن وطعن کرتے ہین - سوا اسکے نفس ایمان حقیقی فقط
نام تصدیق قلبی کا ہی - وہ ایک چیز ہی اسمین تعدد کی بو باس بھی نہین -
پھر زیادتی و نقصانی اسمین کیونکر متحقق ہوئے سوا اسکے تصدیق قلبی
مؤمن کے دل مین کیسا جیسا عشق عاشق کے دل مین - پس جس طرح سے عشق

وہابیون کی قلعی خوب طرح سے کھل گئی۔ اِسلیے یہان طوالت کے خوف سے ثانیاً نہ لکھکر اُسیپر برارت دیگئی۔ کہ اگر زیادہ لکھون تو یہ کتاب بڑھجاتی۔ اور اُجرت طبع مین ثقالت ہوگی اور اگر کم لکھون تو اس مسئلہ کی تقریر کی خوبی جاتی رہیگی یعنی لوگ فقط اِسی قدرِ قلیل پر اکتفا کرینگے۔ اُسکی طرف نظر نہ کرینگے۔ اسلیے مین ناظرین سے اس کتاب کی امید رکھتا ہون۔ اور تمنا التماس کرتا ہون۔ کہ اس بحث کو اس کتاب مین دیکھین۔ اور وہابیون کی ڈھکوسلے کی باتون پر خوب واقف ہوجاوین۔ اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کرین۔ اور امام صاحب کی دقائق نویسی پر اعتماد کُلی و وثوق دلی رکھین۔ انکے بھٹکانے سے بھٹک نجاوین۔ اپنی تقلید پر ثابت قدمی اختیار کرین۔ اور اسکے ساتھ امام ابو یوسف رح کے طعن کے دفعیہ کو بھی جو تذکرہ کے ۲۹۹ صفحہ مین ہے دیکھین

جو شخص محرمات سے نکاح کرکے اُس سے صحبت کرلے اُسپر حد شرعی بالشبہ مندرہونیکا ثبوت۔

معلوم کرنے کی بات ہے کہ وطی دو صورت سے حاصل ہوتی ہے۔ نکاح سے یا سفاح سے صورت اوّل مین حلّت اور صورت ثانی مین حرمت ثابت ہے۔ حالانکہ نفس وطی دونون صورتون مین متحقق ہے۔ لیکن شارع نے یہ تفرقہ کر رکھا ہے۔ یعنی بمضمون آیت فانکحوا ما تاب لکم من النساء۔ و آیت ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسٰفحین۔ نکاح مین شارع نے قوت حلت کی دیرکھی ہے۔ اسلیے اگر کوئی محرمات سے نکاح کرکے صحبت کرلے تو بھی اُس نکاح کی وجہ سے حد شرعی اُسپر جاری نہین ہوتی ہے۔

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اذا تواجہ المسلمان
بسیفہما فالقاتل والمقتول فی النار الخ اخرجہ الخمسہ الا الترمذی
کذا فی التیسیر ۳۹۹ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر اخرجہ الخمسہ الا
ابا داؤد وکذا فی التیسیر ۳۹۹ - تب اس سے یہ واضح ہوا کہ معنی آیت وان
طایفتان الخ کا ایمان حقیقی کے ساتھ متعلق ہے - اور معنی ان آیت اور حدیثون
کے ایمان مجازی کے ساتھ متعلق ہین - پس اس معنی مجازی کے اعتبار سے قول
محدثین الایمان یزید وینقص کا ثابت ہونا ثابت ہے - اور اس معنی حقیقی کے
اعتبار سے قول محققین خصوصًا امام صاحب کا جو الایمان لا یزید ولا
ینقص ہے بخوبی ثابت ہوگیا - فافترق الفرق فرقا جلیا - واندفع الفساد
منا اندفاعًا قویًا - اور جب اس بحث معنی اعتباری کا دخل ہوا - تب یہ
امر امر اضافی ٹھہرا - اور امر اضافی مین نزاع کرنا نزاع لفظی ہے - اسلیے شیخ
الاسلام علامہ عینی شارح بخاری لکھتے ہین - قال الامام ھذا البحث لفظی
لان المراد بالایمان ان کان ھو التصدیق فلا یقبلھما وان کانت
الطاعات فیقبلھما فکل ما قام من الدلیل علی ان الایمان لا
یقبلھما فھو مصروف الی اصل الایمان وکل ما دل علی ان الایمان
یقبلھما فھو مصروف الی الکامل وھو مقرون بالعمل فقط علی ہذا
القیاس تفسیر کبیر مین اور کشاف اصطلاحات فنون مین بھی یہی لکھا ہے -

قضا کا ظاہر و باطن نافذ ہونے کا ثبوت

چونکہ اسکے ثبوت کے دلیل تذکرہ مین ایسی اچھی طرح سے لکھی گئی - جس سے

وجود صورت مخرج ہین جہان کہین یہ شرط پائی جائیگی وہان ایتان یا موجب
یعنی اسقاط حدود واجب ہوگا۔ کہ موجب امر کا وجوب ہی۔ پس نکاح
محارم مین وجود شبہ موجود ہی کہ نفس نکاح مین حکم شرعی ناطق ہی
اور حکم شرعی مین خطا کرنے سے حد نہین لازم آتی ہی۔ برخلاف زناکے
کہ یہان حکم شرع کا ناطق نہین **اب تو نکاح محارم** مین امام صاحب
کا حد نہ لگانا مامور بہ ثابت ہوگیا۔ اور لگانا منہی عنہ ٹھہرگیا۔ ؎
دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہوگیا۔ سبحان اللہ کیا خوب اُلٹے چور
کو توالے ڈانٹے۔ خود تو کرتے ہین چوری۔ پھر اُسپر کر رہے ہین سینہ
زوری۔ ؎ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔
سوا ے اسکے آنحضرت صلعم نے حدود کے جاری کرنے مین کسقدر
احتیاط فرمائی۔ فقط حضرت ماعزرضؓ پر حد جاری کرنیکا قصہ جو صحیحین
وغیرہما مین مکتوب ہی کفایت ہی۔ کیونکہ جب حضرت ماعزرضؓ آکر زناکا
اقرار کرتے تھے تب تب رسول صلعم انکو حیلہ وحوالہ سے بار بار ویحك
ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ کہکر ہنکا دیتے تھے۔ اور کبھی
لعلك مسستھا او قبلتھا فرماتے تھے۔ اور کبھی لوگون سے
پوچھتے تھے کہ کیا اسکو جنون ہی یا اسنے شراب پی۔ اور کبھی ڈراکر
ان اعترفت الرابعۃ رجمتك فرماتے تھے۔ جب چوتھے مرتبہ بھی
اقرار کیا۔ تب بہ تجسس کرکے کیفیت زنا سے سوال کیا۔ بعد اسکے
آنحضرت صلعم نے حد جاری کی۔ اب محل غور وتفکر ہی کہ باوجود اقرار

کہ محل شبہ کا ہی۔ اور شبہ سے حدود مندفع ہوتے ہین لقول النبی ص ادرءوا الحدود بالشبہات کذا فی عقود الجواہر[۱۹۲]۔ ولقول النبی صلعم ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعا۔ اخرجہ ابن ماجہ[۱۹۶]۔ ولقول رسول اللہ صلعم ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلو سبیله فان الامام ان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبة اخرجہ الترمذی کذا فی التیسیر[۱۹۱] وکذا فی عقود الجواہر[۱۹۶]۔ اور اسکو حاکم اور دارقطنی وبیہقی نے بھی اخراج کیا۔ پس یہی حدیث ہمارے امام کی حجت کے لیے بہت ہی کفایت ہی۔ اور بڑی دلیل وبرہان ساطع ہی۔ سوائے اسکے حضرت علی رض سے بھی یہ روایت ہی۔ عن علی رض ادرءوا الحدود اخرجہ الدارقطنی۔ سوائے اسکے ابوہریرہ رض سے بھی یہ روایت ہی عن ابی ہریرة رض ادرءوا الحدود ما استطعتم اخرجہ ابویعلی سوائے اسکے حضرت عمر رض سے بھی یہ روایت ہی عن عمر قال لان اخطئ فی الحدود بالعفو احب الی من ان اقیمها بالشبہات کذا فی العقود الجواہر[۱۹۶]۔ ان حدیثون سے صاف معلوم ہوگیا کہ حتی الوسع حد جاری نہ کیجائیگی۔ یعنی کسی طرح کے شبہ ہونے سے یا اسکے دفعیہ کی صورت ملنے سے حد ساقط ہوگی۔ تب نکاح محارم مین خود نفس نکاح دفعیہ حد کے واسطے کفایت ہی کہ محل شبہ ہی۔ پھر اس مطلب کو دوسری تقریر سے ثابت کرتا ہون غور کیجیے اور سنئے کہ ادفعوا اور ادرءوا جو ان حدیثون مین وارد ہین صیغہ امر کے ہین اور آیتان مامور بہ متعلق بالشرائط ہین۔ شرائط انکے وجود شبہ وجواز صورت مدفع

ان آیتہ براسہ کی جگہ مین ان اضرب عنقہ واصفی مالہ ہی۔ اِس سے آپکا کیا نکلا۔ اِسمین بھی تو حد شرعی جو رجم ہی جاری نہ ہوئی۔ بلکہ قتل اور اخذ مال جو خلاف حد شرعی کے ہین موجود مین۔ تب کیا یہ تعزیر ہی۔ یا از تداد کے سبب سے قتل واخذ مال کا حکم ہی۔ اگر تعزیر ہی تو اس حدیث نے امام صاحب کے قول کی خوبھی موافقت کی۔ اِسلیے ہدایہ مین لکھا ہی ومن تزوج امراۃ لایحل لہ نکاحھا فوطیھا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ رح لکنہ یوجع عقوبۃ اذا کان علم بذلک۔ اور اگر ارتداد ہی۔ تو وہ قتل واخذ مال منطبق حال ہی۔ محل نزاع کا ہی کیا اِسمین قیل وقال۔ اور فی الحقیقت یہ صحیح ہی کہ حدیث مین وطی کا ذکر بھی نہین۔ اِسلیے لمعات مین آیا ہی۔ کان الرجل اعتقد حلہ وانکر حکم الشریعہ فکان مرتدا فلذلک امر بقتلہ واخذ مالہ۔ اور امام صاحب کے عموم کے قول کو (جو ومن تزوج امراۃ لایحل لہ نکاحھا سے ثابت ہی) ماہین کے ساتھ مختص کرکے امام صاحب پر طعن کرنا۔ اور ایسے واقعہ خاص کو کسی معتبر کتاب سے ثابت نہ کرکے اِسکو شہرت دینا۔ اور اِس سے لوگون کو نفرت دلانا اور باوجود اِس مسئلہ مختلف فیہا ہونے کے بھی حنفیون پر عیب لگانا۔ شقاوت جبلی ہی یا عداوت خلقی۔ یا جہالت کلی۔ وجہ شقاوت کی یہ ہی کہ باوجود متفق ہونے حدیث اُنکے قول کے اُنپر طعنہ مارنا۔ گویا رسول صلعم پر طعن کرنا۔ اور رسول صلعم پر طعن کرنا شقاوت نہین تو کیا۔

صحابی کے بھی رسول صلعم صورت مدفع ومخرج ڈھونڈھتے تھے۔ پھر نکاح محارم مین باوجود شبہ نکاح کے کیونکر حد جاری کی جاتگی۔ کاشکے وہابی حدیثون کے معنی سمجھتے۔ اور فقط میانجی صاحب کی سند سے محدث نہ کہلاتے۔ تو یہ فسادات نہوتے۔ فلا تفسدوا فی الارض واصلحوا بیننا وبینکم فیکون خیرا لنا ولکم۔ ہان نکاح محارم مین تعزیر ہوگی۔ سیاست کی جاتگی۔ اور تعزیر کا حکم امام کی رائے پر محوّل اور مفوّض ہی۔ جہان جیسا مناسب سمجھیگا وہان ویساہی حکم دیگا۔ یہانتک قتل بھی تعزیر مین شامل و داخل ہی۔ اسلیے نصاب الاحتساب[۱۲] مین لکھا ہی۔ ان الحد مقدر شرعا والتعزیر مفوض الی رای الامام۔ وایضا فیہ ان الحد یندرئ بالشبہات و التعزیر یجب مع الشبہۃ۔ اور دُرّ المختار مین لکھا ہی۔ و یکون التعزیر بالقتل۔ چنانچہ یہ اس حدیث سے بھی ثابت ہی۔ من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ الخ اخرجہ ابن ماجہ[۱۸۷]۔ یہ قتل تعزیر کی وجہ سے ہی حد کی جہت سے نہین کذا فی انجاح الحاجہ[۱۸]۔ **حضرت منتہر صاحب**۔ آپنے جس حدیث کے تکیہ پر یہ سوال کیے وہ حدیث یہ ہی۔ عن البراء قال مربی خالی ابو بردہ بن نیار ومعہ لواء فقلت این ترید فقال امرنی رسول اللہ صلعم الی رجل تزوج امراۃ ابیہ ان اٰتیہ براسہ اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر[۱۳۶]۔ اور ابن ماجہ[۱۹۰] کی ایک روایت مین

ہوکر یہ تجربہ حاصل کرکے یہ تفسیر کیے ہوں۔ تعجب نہیں۔ العیاذ باللہ۔

سواے اسکے وہابی لوگ سوتیلی خالہ وغیرہ کو محرمات ابدیہ نہیں سمجھتے ہین۔ یعنی بڑے ذوق وشوق سے اپنی مان کی سوتیلی بہن سے نکاح کرکے صحبت کی لذت اٹھاتے ہین اور اصلا اس آیت کے خلتکم کو نہین دیکھتے۔ قولہ تعالیٰ حرمت علیکم امھتکم وبنتکم واخواتکم وعمتکم وخلتکم الخ یا بمضمون علیٰ ابصارھم غشاوۃ شقاوت کی پٹی آنکھوں پر دھر لیتے ہین۔ حتیٰ کہ علانیہ اسکی درستگی کا فتویٰ دیتے ہین چنانچہ مولوی نذیر حسین اور اُنکے شاگرد مولوی عبدالقادر نے جو امام کالی مسجد دہلی کے ہین۔ اسکی درستگی کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ اس بات کو صاحب جامع الشواہد نے بھی شہرت دی ہے زیادہ کیا کہوں سورادبی سے معافی چاہتا ہون۔ رنجش کے ڈر سے خاموشی اختیار کرتا ہون۔ ع

قادر چرا چرا نہ نہد مُہر خاموشی ۔۔۔ سنگین دل اند مردم وگفتار نازک است

ع نخواہم درین نوع گفتن بسے ۔۔۔ کہ حرفے بس ار کار بندد کسے

تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو دہ دردہ سے کرنے کا ثبوت

دہ دردہ کا ثبوت تو نیچے کی حدیثوں کی تطبیق سے بخوبی اچھی طرح سے ثابت ومستنبط ہے۔ لیکن اس استنباط کے مضامین کو سمجھنا اور استنباط کرنا ہرکہ ومہ کا کام نہین۔ ہان یہ حصہ روز ازل ہی سے امام اعظم رحمۃ

وجہ ثبوت عداوت کی یہ ہے کہ وہابیوں کا امام صاحب کی خوبیوں کو چھپا کر
انکے عیوب افترائیہ کو ظاہر کرنا عداوت نہین تو کیا۔ ؎

گر از شت خوئی بود دیر شت   نہ بیند مر طاؤس جز پائے زشت

وجہ ثبوت جہالت کی یہ ہے کہ محارم ابدیہ کی تفسیر فقط مان یا بہن پر کرنا۔
اور انکو مستثناے عقلیہ مین شامل رہنا نہ سمجھنا۔ جہالت نہین تو کیا۔
کیونکہ محارم سے وہ محارم مراد ہین کہ جنمین بوجہ قرابت یا جہات قرابت
کے سبب سے مظنہ حلت نکاح کا ہوسکے جیسا نواسی و پوتی و پرپوتی و بھانجی
و بھتیجی کی اولاد یا علاتی بہن اخیافی بہن رضاعی بہن کی اولاد یا باپ کی
منکوحہ بیٹے کی منکوحہ یا سوتیلی خالہ یا سوتیلی پھوپی و غیر ذلک ہین۔ حقیقی
بہن و بیٹی مراد ہین کما زعم الوہابیون کیونکہ یہ سب تو حسب تعامل الناس
مستثناے عقلی ہین۔ کیونکہ آجتک تو کسی مومن نے انکی حلت کا گمان
نہین کیا۔ اور لفظ محارم للاکثر حکم الکل کے قاعدہ پر وارد ہے اور اسی
طرح کا کلام ہر زبان مین شائع و ذائع ہے۔ نہ اسکے لیے حاجت ہے برہان
کی۔ نہ ضرورت ہے بیان کی۔

تنبیہ۔ وہابیون نے جو محارم کی تفسیر ما بہن کرکے مشہور کردیا۔
اسکی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ وہابی سب قبل اسکے حنفی تھے اور انکے باپ
بلاشبہ حنفی تھے شاید وے لوگ لفظ محارم سے ما بہن بیٹی ہی سمجھ گئے ہون
اور انسے نکاح کرکے صحبت کرنے سے حد شرعی نہ جاری ہونے کی جہت سے
انکے ساتھ نکاح کرکے صحبت کرلیے ہون۔ اور یہ وہابی اس قسم کے نطفہ سے متولد

حدیث اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها فی وضوء فان احدکم لا یدری این باتت یده اخرجه المالک[ص ۴۰] والیضا امام محمد[ص ۶] حدیث انه نهی ان یبال فی الماء الراکد اخرجه المسلم[ص ۱۹۰] والیضا اخرجه ابن ماجه[ص ۲۹] حدیث لا یبولن احدکم فی الماء الراکد الدائم ثم یغتسل منه اخرجه المسلم[ص ۱۹۰]

حدیث لا تبل فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم تغتسل منه اخرجه المسلم[ص ۱۹۰] حدیث[۹] یقول (ابوهریرة رض) قال رسول صلعم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب فقال کیف یفعل یا اباهریره فقال تناوله تناولا اخرجه المسلم[ص ۱۹۰] حدیث لا یبولن احدکم فی الماء الراکد (وفی روایته) فی الماء الناقع اخرجه ابن ماجه[ص ۲۹] حدیث لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیه اخرجه الخمسه وهذا لفظ الشیخین کذا فی التیسیر[ص ۲۷] حدیث[۱۲] لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه او یتوضاء فیه فان عامة الوسواس منه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی کذا فی المشکوٰة[ص ۱۶] -

حدیث[۱۳] اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغتسل سبع مرات متفق علیه کذا فی المشکوٰة[ص ۵۰] حدیث ان رسول صلعم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه الکلب ان یغسله سبع مرات اولاهن بالتراب اخرجه الستة واللفظ لمسلم کذا فی التیسیر[ص ۲۹]

کے نام مین ارقام ہے۔ کیونکہ اکثر راوی ایسے ہین کہ حدیثون کی روایت کرتے ہین سبھی لیکن اِسکے مضامین کے کُنہ کو نہین پہونچتے ہین۔ چنانچہ یہ حدیث فرب حامل فقہ غیر فقہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ کذا فی المشکوٰۃ[صفحہ] اِس بات پر شہادت دیتی ہے۔

سواے اِسکے اِس باب مین حدیثون کی اقسامین ہین۔ ہر ہر قسم کے معنیون اور موردون کو سمجھکر تطبیق دینا اور اِسکے مابہ الامتیاز کو فرق کرکے مسائل استنباط کرنا۔ یہ کچھ مودی اور نقال کا کام نہین۔ نہ بیہودہ گو و نقال کا۔ البتہ اعلم الائمہ و افضل الرجال کا کام ہے۔ **حدیثون** کی اقسام انھین سے ایک قسم تو یہ ہے۔ **حدیث** ان النبی صلعم قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ اخرجہ المسلم[١٣٦] وایضا فی المشکوٰۃ متفق علیہ۔ **حدیث** ان النبی صلعم قال اذا استیقظ احدکم فلیفرغ علی یدہ ثلاث مرات قبل ان یدخل یدہ فی الاناء فانہ لا یدری فیم باتت یدہ۔ اخرجہ المسلم[صفحہ]۔ **حدیث** اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلہا فی وضوءہ فان احدکم لا یدری این باتت یدہ اخرجہ البخاری[٢٣]۔ **حدیث** اذا استیقظ احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیہا مرتین او ثلثا فان احدکم لا یدری فیم باتت یدہ اخرجہ ابن ماجہ[٣٢]۔

پڑتا ہے۔ اور کوئے مین آدمی گر کر مرنے سے کوئے کا سب پانی حتی المقدور نکالنا پڑتا ہے۔ اور چوہا گر کر مرنے سے بیس ڈول اور مرغی گر کر مرنے سے چالیس ڈول پانی نکالا جاتا ہے۔ پھر ان مین سے دوسری قسم یہ ہے۔

حدیث[۱۹] ان النبی صلعم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ و المدینۃ تردھا السباع والکلاب والحمر عن الطھارۃ منھا فقال لھا ما حملت فی بطونھا ولنا ما غبر طھور اخرجہ ابن ماجہ ایضا فی المشکوٰۃ[۱۹۵]

حدیث[۲۱] عن جابر بن عبد اللہ قال انتھینا الی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار قال فکففنا عنہ حتی انتھی الینا رسول صلعم فقال ان الماء لا ینجسہ شیٔ فاستقینا وارورینا وحملنا اخرجہ ابن ماجہ

حدیث[۲۲] عن اکرمہ انہ قال رسول اللہ صلعم بغدیر فقالوا یا رسول اللہ صلعم ان الکلاب تلغ فیہ والسباع فقال رسول اللہ صلعم للسبع ما اخذ فی بطنہ وللکلب ما اخذ فی بطنہ فاشربوا و توضؤا۔ قال ابو حنیفہ لا باس بہ اذا کان عشرا فی عشر مالم یتغیر طعمہ وریحہ ولونہ وتوضأ بہ کذا فی مصنف ابی بکر ابن ابی شیبۃ

حدیث[۲۳] ان عمر خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص حتی وردوا حوضا قال عمرو بن العاص یا صاحب الحوض ھل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا وانی سمعت رسول اللہ صلعم

حدیث[۱۵] ان حبشیا وقع فی زمزم فمات قال فامر به ابن الزبیر ان ینزف ماء زمزم الخ رواہ ابن ابی شیبہ **حدیث**[۱۶] ان زنجیا وقع فی بیر زمزم فمات فیھا فامر ابن الزبیر ان اخرج و امر ان ینزح قال غلبتھم عین جاءت من الرکن فامر بھا فدست بالقباطی والمطارف حتی نزحوھا والصحابہ متوافرون من غیر نکیر و لم ینکر منھم احد وکان ذلک الا فتاء بمحضر الصحابہ ولم ینکر منھم احد رض رواہ الطحاوی سوائے اسکے ابن ابی شیبہ دارقطنی اور بیہقی نے بھی طرق مختلفہ سے روایت کیا۔ کذا فی تخریج الہدایہ[۲۹] والفتح القدیر[۴۲]۔ اگرچہ بیہقی نے اسکے ضعف پر ابن عتبہ سے ایک روایت نقل کی لیکن ابن ہمام نے اپنی فتح القدیر مین اسکا دفعیہ کرکے اس حدیث کی صحت ثابت کرلی۔ **حدیث**[۱۷] ان علیا رض سئل عمن بال فی بیر قال ینزح رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ **حدیث**[۱۸] عن ابی سعید الخدری رض انہ قال فی الدجاجۃ اذا ماتت فی البئر ینزح منھا اربعون دلوا کذا فی تخریج الھدایہ[۲۹] - وغیر ذلکا الغرض اسطرح کی بہت سی حدیثین صحاح وغیرہ مین بھری ہوئی ہین **تنبیہ** ان حدیثون سے صاف معلوم ہوگیا کہ انار کا پانی (خواہ چھوٹے ہون یا بڑے ہون) ہاتھ کی نجاست ہلانے سے بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور جو پانی ایک جگہ مین بند ہے جاری نہین اسمین پیشاب کرکے پھر اُسی پانی سے غسل کرنا منع ہے۔ کہ وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور کتے کا کسی ظرف کے پانی پینے سے اُس ظرف کو سات بار دھونا

بیہقی نے بھی لیا ہے کذا فی تخریج الہدایہ [۲۵] **تنبیہ** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے مگر بو اور مزہ اور رنگ جبکہ تبدیل
ہو جاوے **پھر** اُنمین سے پانچوین قسم یہ ہے [۲۸] **حدیث** عن ابی سعید
الخدری قال قیل یا رسول اللہ صلعم انتوضاء من بئر بضاعۃ
وھی بئر یلقے فیھا الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول
اللہ صلعم ان الماء طھور لا ینجسہ شئ کذا فے المشکوٰۃ ص ۱۹۶۔
[۲۹] **حدیث** عن ابی سعید الخدری رض قال قیل یا رسول اللہ
صلعم انا تستقے لک الماء من بئر بضاعۃ وتلقی فیھا لحوم
الکلاب وحزق المحایض وعذر الناس فقال ان الماء
طھور لا ینجسہ شئ اخرجہ اصحاب السنن وھذا لفظ ابی داؤد وقال
سمعت قتیبۃ بن سعید قال سالت قیم بئر بضاعۃ عن عمقھا فقلت اکثر
ما یکون الماء فیھا قال الی العانۃ قلت واذا نقص قال دون العورۃ
قال ابو داؤد وقدرت بئر بضاعۃ بردائی مددتہ علیھا ثم ذرعتہ فاذا
عرضھا ستۃ اذرع وسالت الذی فتح لی باب البستان ھل غیر بناؤھا
عما کانت علیہ قال لا ورائیت فیھا ماء متغیر اللون کذا فے التیسیر [۲۷]
تنبیہ ان حدیثون سے بئر بضاعۃ کا پانی جسمین حیض کے لتے اور کتے کا گوشت
پلید گی وغیرہ گرایا جاوے اور پانی اُسکا زیر ناف تک اور چوڑائی اسکی
چھ ہاتھ کی ہے پاک ہونا ثابت ہے **پھر** اُن مین سے چھٹوین قسم یہ ہے
[۳۰] **حدیث** قال رسول صلعم لا تقبل الصلوٰۃ بغیر طھور کذا فی

یقول لها ما احدث فی بطونها وما بقی فهولنا طهور وشراب اخرجہ مالک الی قولہ وترد علینا واخرجہ باقی رزین کذا فی التیسیر[۲۲۲] وکذا فی موطاے محمد[۲۲۳] وکذا فی المشکوٰۃ[۱۹۹] تنبیہ ان حدیثون سے واضح ہوگیا کہ کتے اور گدھے اور درندیکے غدیر مین پانی پینے سے یا اسمین مردہ گرنے سے اُس حوض اور غدیر کے حوض کا پانی ناپاک نہین ہوتا ہی۔ اور اس پانی سے وضو کرنا اور پینا درست ہی۔ پھر اُنمین سے تیسری قسم یہ ہی حدیث[۲۴] اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم یحمل الخبث رواہ ابن عدی عن جابر مرفوعًا وقال لایصح غلط فیہ القاسم بن عبداللہ العمری واستدرکہ السیوطی فقال لہ طریق اخری عن جابر اخرجہا الدارقطنی فی سننہ کذا فی الفوائد المجموعہ اور اس حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی اور عقیلی وغیرہم نے طرق مختلفہ سے جابر وابن عمر وابن منکدر وغیرہم سے روایت کیا حدیث[۲۵] سئل رسول اللہ صلعم عن الماء فی الفلاۃ من الارض وماینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث کذا فی المشکوٰۃ[۱۵۱] حدیث[۲۶] قال رسول اللہ صلعم اذا کان الماء قلتین اوثلثا لم ینجسہ شیٔ اخرجہ ابن ماجہ[۴۰] تنبیہ ان حدیثون سے یہ معلوم ہوا کہ یہ حدیثین آپسمین معارض ہین اور حال ناسخ ومنسوخ معلوم نہین۔ پھر اُنمین چوتھی قسم یہ ہی۔ حدیث[۲۷] قال رسول اللہ صلعم ان الماء لاینجسہ شیٔ الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ اخرجہ ابن ماجہ[منہ] اس حدیث کو دارقطنی اور طبرانی اور

حقیقت مین وہ دردہ ہی کا تھا - اسلیے وہ دردہ کا مسئلہ اُس سے استنباط کیا
۵ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار - ہر ورقے دفتریست معرفت کردگا ر -
اعتراض شرح مین تخمین کا دخل نہین **جواب** بہت ہی دخل ہے
نہین تو تمھاری حدیث قلتین کی باطل ہے کیونکہ جنگل کے پانی کو قلہ سے
تخمین کیا گیا ہے **اور** قبلہ جب معلوم نہو تو نماز مین تحری یعنی تخمین کرنا
درست ہے - بقول النبی صلعم عن عامر بن ربیعہ قال کنا
مع رسول اللہ صلعم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ فلم تدر این
القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیالہ فلما اصبحنا ذکرنا ذلک
لرسول اللہ صلعم فنزلت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اخرجہ
الترمذی والمراد بحیالہ تلقاء وجہہ کذا فی التیسیر **سوا ے اِسکے**
حدیث من حفر بئرا فلہ اربعون ذراعا عطنا لماشیۃ اخرجہ
ابن ماجہ اور **حدیث** حریم البئر مد رشائہا اخرجہ ابن ماجہ اُس
تخمین کی تائید کرتی ہے - اور خداوندکریم نے اِسطرح کے استنباط کی
بشارت قرآن مین دے رکھی ہے - قولہ تعالی ولو ردوہ الی الرسول
والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم اور یہ
استنباط امام صاحب کا اللہ جلشانہ کے پاس بھی حسن و مقبول ہے - کیونکہ
جب اُنھون نے حدیث لا تقبل صلوۃ بغیر طھور - وحدیث مفتاح
الصلوۃ الطھور وغیر ذلک کو دیکھا - اور اُس سے عدم قبول نماز کا بغیر
صحت طہارت کے معلوم ہوا - تب احتیاطًا اِس مسئلہ کو حسن جانکر استنباط

المشکوٰۃ[١٥٣] **حدیث**[١٣١] قال رسول اللہ صلعم مفتاح الصلوٰۃ الطھور
الخ کذا فی المشکوٰۃ[١٥٥] **تنبیہ** ان حدیثون سے یہ واضح ہوا کہ نماز بغیر طہارت
کے مقبول نہین ہے۔ **بحر** اٹھمین سے ساتوین قسم یہ ہے **حدیث**[١٣٢] عن ابن
عباس رفعہ الماء لا ینجسہ شیٔ اخرجہ الاربعۃ وصححہ ابن خزیمہ
وابن حبان وغیرھما کذا فی تخریج الہدایہ[٢٥] **تنبیہ** ہر چند ظاہر اِس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتی ہے لیکن الف و لام معہودی اسمین
موجود ہے۔ **ایقاظ** اب اسمین انصاف کی نظر سے تفکر و غور کرکے اور عصبیت اف
کو دخل نہ دیکے دیکھیے تو کہ طہارت کے باب مین کس جانب کو احتیاط ہے۔ لامحالہ
جو شخص عالم متبحر اور محتاط و منصف ہوگا۔ وہ امام اعظم رحمہ کے قول کو ترجیح
دیگا۔ کیونکہ امام صاحب نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے اُس غدیر
کے پانی سے وضو کرنے کا اور پینے کا حکم صادر فرمایا۔ جس سے کتے اور
گدھے اور درندے بھی پانی پیتے ہین اور ایک طرف گدھا مرا پڑا ہے۔
پھر انا کے پانی مین مستیقظ کے ہاتھ ڈبانے سے یا اُس مین کُتّے کے پانی
پینے سے یا پیشاب کرنے سے یا غیر جاری بند جگہ کے پانی مین پیشاب کرکے
وضو کرنے سے منع فرمایا۔ تب امام صاحب نے منع اور اجازت کی وجہ کو حدیثون
کے موردون کی کیفیت سے دریافت کرکے اُنکے کُنھون مین پہونچگئے کہ رسول اللہ
صلعم نے کثرت و قلت پانی کے لحاظ سے اِس طرح کا حکم صادر فرمایا۔ اور
عدم نجاست کی غایت کو غدیرہ ٹھہرایا۔ جب ہی امام صاحب کو اِس بات کی
بصارت ہوئی۔ تب ہی اُس غدیر کے تخمین دہ در دہ کرلے۔ کہ وہ غدیرہ

کہا اگر یہ قول خدا کا ہوتا تو ضرور ارم کا وجود دنیا مین ملتا - مین تو تیس برس سے ساری دنیا کو خصوصاً مکہ و مدینہ شام روم یمن و مصر بغداد کوفہ بصرہ ہندوستان و ترکستان و فارستان وغیر ذالک کو خوب چھانا کہین اسکا پتہ نہ ملا - تم اگر اسکا ثبوت دے سکو تو دو - نہین تو قرآن کے خدا کا کلام نہونے پر اقرار کرو - کہ خدا جھوٹا نہین - مین نے کہا ہان صاحب یہ بہت بڑا سوال ہے اسکا جواب مجھ سے نہوسکا - خیر مین آپکو ... کی تدبیر کرتا ہون - اور جواب شافی و کافی پانے کا ٹھکانا لگاتا ہون - آپ کلکتہ مین کتنے دنون سے ہین کہا قریب برس روز سے ہون - تب مین نے کہا کہ بیتیرام ماڑ کی گلی مین اور امرتلا کی گلی مین دو بزرگ عالم رہتے ہین اُنسے بھی آپنے یہ سوال کیا - کہا کہ مین نے تو آبتلک بیتیرام ماڑ اور امرتلا کی گلی کا نام بھی نہین سُنا - حالانکہ مین نے کلکتہ کے سب عالمون کا حال دریافت کرلیا - یہ کون بزرگ ہین نہین معلوم ہوا - تب مین نے کہا کہ حضرت سوء ادبی معاف کہ آپکی تقریر سے آپکی جہالت ساری اور ضلالت طاری ہے - کیونکہ آپنے تو ابھی فرمایا کہ مین قریب برس روز سے کلکتہ مین ہون - اور سب عالمون کا حال دریافت کرچکا ہون - پھر یہ کہنا کیسا کہ مین نے تو ابتک بیتیرام ماڑ اور امرتلا کی گلی کا نام بھی نہین سُنا اور یہ دو بزرگ کون ہین نہین معلوم ہوا - حالانکہ آپ نے سب عالمون کا حال دریافت کرلینے کا دعوی کرلیا - جب دو بڑے حصہ کلکتہ اسوقت موجود ہونے کے ساتھ بھی

کیا - اور اِس حدیث سے ما راٰہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ حسن مؤمن جس چیز کو حسن جانیگا وہ اللہ کے پاس حسن ہوگا - پس استنباط امام صاحب کا بھی اللہ کے پاس حسن ہونا ثابت ہوا ہے

زشت باشد بچشم موشک کور
نور گیتی فروز چشمہ ہور

ہے قاصری گر کند این قافلہ را طعن قصور - حاش للہ کہ برآرم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند - روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

سوا اسکے شاید امام صاحب کو حدیث دہ دردہ کی یعنی عشرا فی عشر ملی ہو - اور اسپر تکیہ کرکے عکرمہ کی روایت کے تحت مین (جسکو ابو بکر ابن شیبہ نے بطور ظن اور ظن کے لکھا ہی) لاباس بہ اذا کان عشرا فی عشرا الخ فرمایا ہو - اور صحاح وغیرہ مین حسب نوشتہ خوجتھی گذارش کے وہ حدیث مندرج ہوئی ہو - **اب** دہ دردہ کے مادہ مین لا اصل لہ کہنا کیسا جیسا پادری صاحب کا ارم کے مادہ مین لا اصل لہ کہکر بطلان قرآن کا ثابت کرنا العیاذ باللہ **مختصر نقل** اسکی یہ ہی کہ ایک دن ناگاہ ایک لندنی پادری نے آکر کہا کہ یہان پر کوئی ایسا بڑا عالم ہی جس سے مین سوال کرون جواب پاؤن - مین نے کہا اگرچہ یہان بڑا عالم کوئی نہین لیکن آپکا سوال توسنون - اگر جواب دے سکون بہتر نہین تو بڑے عالم کا پتہ بتاؤن - کہا خواہ مخواہ کیون درد سر پیدا کرون - الغرض بعد اصرار شدید اور تکرار مزید کے کہا کہ الم تر کیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلھا فی البلاد - یہ آیت تمھارے قرآن کی ہی یا نہین مین نے کہا ہان -

تھا مجھ سے پوچھیے۔ اور سنیئے گویا ارم کی نسبت طرف کل دنیا کے کیسی جیسا
پشم کی نسبت طرف کل بدن آپکے ہے کیا آپ کل بدن کی پشمون کو بخوبی
شمار کر سکتے ہین۔ جو سارے جہان کی معدنیات وغیرہ چیزون کو شمار کر سکینگے

ہ در آبے کہ پیدا نذار د کنار غرور شنا ور نیاید بکار

بلکہ آپ اپنی ہتھیلی مین کتنی لکیرین ہین اسکو بھی تو شمار نہین کر سکتے ہین
پھر دنیا جہان کی سب چیزون کو کیونکر شمار کرنے کا دعوی کرتے ہین ۔
کیا آپ کے باپ دادے کا وجود ہماری نظر مین نہ موجود ہونے کے سبب سے
آپکی نسل اُنسے ثابت نہوگی ۔ جو ارم کا وجود آپکی نظر مین نہ موجود ہونے کے
سبب سے قرآن کا بطلان ثابت ہوگا۔ تب پادری صاحب نے مخجل اور
منفعل ہوکر کہا بس کہ مین آپکے اس جواب لاجواب سے اپنے سوال کا جواب
باصواب پایا ۔ اور بمضمون اس مصرعہ کے ہ حق تلخ بین تا چہ شیرین بگفت
تمہاری اس تقریر پر آفرین کی ۔ انتہی ۔ **فائدہ** اس مناظرہ سے
بڑی خوبی یہ نکلی کہ اب امام صاحب کے مستدلہ مسائل کی شان مین لا اصل لہ
کہنے کی بات برباد ہوگئی ۔ کیونکہ بسبب عبور دہور و مرور شہور کے اسکی اصل
متاخرین کی نظر مین نہ موجود ہونے کے سبب سے اسکی اصالت نہین جا سکتی
نہ متاخرین کے اسناد سے اسمین خرابی آسکتی ۔ کیونکہ وہ اسناد مثل ناک
موم کے ساختہ ہے جدھر پھیرے پھر جاے ۔ پھر کیونکر اس سے عقلاً اور
شرعاً متقدمین الزام پائے ۔ **اعتراض** حدیث قلتین کا کیا جواب
دیتے ہو ۔ **جواب** حدیث اذا بلغ الماء اربعین قلہ الخ کا جو جواب

برس روز کے عرصہ تلک آپ کی نظر و تدارک سے مخفی رہ گئے - تو پھر اگر بعد گذر جانے ہزاروں برس کے ارم کا پتہ و نشان جو بہ نسبت دنیا کے تل برابر بلکہ جزو لا یتجزی کی مثل ہی آپکی نظر سے مخفی رہنے سے قرآن کا بطلان ثابت ہوے - بطریق اول آپکی انجیل اور توریت اور زبور کا بھی بطلان ثابت ہوے - کیونکہ انمین قصص بنو اسرائیل و حضرت آدمؑ و نوحؑ و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام و فرعون و شداد و نمرود وغیرہم کا ذکر ہے - حالانکہ انکی قبروں اور مکانوں اور ہیئت ملکوں وغیر ذالک کا کچھ پتہ و نشان نہین اگر ہے تو کہاں بتا سکو تو بتاؤ - نہین تو انجیل کے خدا کا کلام نہونے پر اقرار کرو - کہ خدا جھوٹا نہین العیاذ باللہ ۹ ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا - ای حضرت آپ نے شاید وسعت کل دنیا کو تیئس کلکتہ کی مقدار سے کم تصور کیا ہوگا - جب ہی تو آپنے تیئس برس کے عرصہ مین جہان کو چھان مارا کہا - نہین تو جب آپنے ایک برس تلک فقط ایک کلکتہ کو چھان نہ مار سکے - پھر تیئس برس مین کیونکر کل دنیا کو چھان مارنا ثابت ہوگا کیا حضرت آپنے تعصب مذہبی کے سبب سے اپنے علم جغرافیہ کو بھی بھولا - کاشکے آپ دنیا کے دائرہ کی مقدار مساحت کو یاد رکھتے - اور کتنے ہزار دائرے اسمین متحقق ہوسکے جانتے - اور ہر ہر دائرہ کے خطوط کے مفاصل کو دریافت کرتے تو ایسی بیہودہ بات کا سوال نہ کرتے - نہ اوقات عزیز اس بیہودگی مین صرف کرتے - دور کیون جایئے - فقط اسی کلکتہ کی زمین مین قبل سو برس کے کس جگہ مین کیا تھا بتایئے - تب ارم کا حال جو قبل ہزاروں برس کے

کے اِس قول (الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء) سے اسناد پرستی پر جو محض تشریع جدید ہی ہرگز عمل نہ کرونگا جب حدیث اربعین اسکی معارض ٹھہری۔ پھر کہا اخیر امام صاحب اگر حدیث اربعین قلہ پر بھی عمل کرتے تب بھی عمل بالحدیث ثابت ہوتا۔ اُنھون نے دہ در دہ کی تشریع قیاسی کو کیون شرع مین دخل دیا۔ **جواب** اسکا کئی طرح سے دیتا ہون سُنئیے۔ اور تامل وغور کیجیے۔ **پہلا جواب** یہ ہی کہ حدیث مین لفظ قلہ کا وارد ہی اور معنی اسکے مشترک ہین چند معنیون مین اور معنی مُرادی بالیقین معلوم نہین باسواے اسکے وہ اِسم جنس ہی چھوٹے بڑے پر اطلاق ہوتا ہی۔ اور پانی کی مقدار قلے کے چھوٹے بڑے ہونے کے سبب سے متفاوت ہوتی ہی۔ جیسا ہمارے دیار کے جالے اور مٹکے آپسمین متفاوت ہین۔ اور جن جن قلون کے ملاحظہ سے رسول صلعم نے اربعین قلہ وغیرہ فرمایا وہ قلے سب کا وجود امام صاحب کے قرن تک موجود نہ رہا۔ ہان غدیرے اور حوضون کا وجود البتہ موجود رہا تب امام صاحب نے ان غدیرون کو معائنہ کرکے اِنکے پانیون کو تخمین کرکے یہ مسئلہ دہ در دہ کا استنباط کیا۔ جیسا امام شافعی رح نے ایک قلہ کے پانی کو اڑھائی مشک تخمین کیا۔ **دوسرا جواب** یہ ہی کہ چالیس قلہ اور دہ در دہ کا پانی تخمینًا مساوی ہونا ثابت ہی کیونکہ قلہ کے پانی کو اکثرون نے دو مشک کے پانی کی برابر قرار دیا ہی۔ اور امام شافعی رح نے دو کی جگہ مین احتیاطًا اڑھائی مشک تخمین کیا ہی۔ تب اِس حساب سے چالیس قلے مین سو مشک

تم دیتے ہو وہی جواب تمہارا عین جواب میرا سمجھو۔ پھر کہا حدیث اربعین
کو تو دارقطنی وغیرہ نے لایصح کہا جیسا قاضی شوکانی کے فوائد مجموعہ مین ہے
جواب حدیث قلتین کو بھی بہتون نے ضعیف ومتروک کہا چنانچہ
زیلعی نے شرح کنز الدقائق مین یہ عبارت لکھی اِن حدیث قلتین ضعیف
ضعّفه جماعة المحدثين حتّى قال البيهقي من شافعية انه غير
قوى وتركه الغزالي والروانى مع شدة اتباعهما الشافعي
لضعفه - اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا - وممن ضعفه الحافظ
ابن عبد البر والقاضى اسماعيل بن اسحق وابوبكر العربي المالكيون
ايضًا فيه قد وقع الاضطراب في ذلك الحديث ففي بعض
الروايات لفظ قلتين وفي بعضها ثلث قلال وفي بعضها اربعين
قلة وفي بعضها اربعين غربا - اور تمہید مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -
ما ذهب اليه الشافعي من حديث قلتين مذهب ضعيف -
اور دبوسی کے اسرار مین وهو حديث ضعيف - مرقوم ہے - اور آپنے
جو کہا کہ دارقطنی نے حدیث اربعین کو لایصح کہا مراد اسکی یہ ہے کہ جس اسناد
مین قاسم بن العمری ہے اس اسناد کے طریق سے یہ حدیث صحیح نہین لیکن
دوسرے طریق سے صحیح ہے چنانچہ اسکا ذکر چوبیسوین حدیث مین گذر چکا -
فقط لاتقربوا الصلوۃ پر عمل نہ کیجیے کل عبارت کو دیکھیے - پھر کہا تم جو ہی کہو
ابو حنیفہ صاحب کی تشریع جدید پر عمل نہ کرونگا جب قلتین کی حدیث اسناد
صحیح سے ثابت ہو چکی ہے - جواب تم جو ہی کہو امام صاحب کے شاگرد ابن المبارک

کسو جہ سے خلاف شرع اور اُسکو کسو جہ سے موافق شرع سمجھتے ہو۔ ؎
اپنی فضیحتی پہ انہین کچھ نہین نظر۔ اندھے ہین خود پر اَوَرون کو جانتے ہین
بے بصر۔ ؎ چو بد ناپسند آیدت خود مکن۔ پس انگہ بہ ہمسایہ گو بد مکن۔
چوتھا جواب یہ ہی کہ آپ لوگ طہارت کے مادے مین بڑے محتاط کہلاتے
ہین۔ حتی کہ مس ذکر سے بھی وضو کا واجب ہونا کہتے ہین۔ پھر یہان قلتین
مین وہ احتیاط کہان گئی۔ حضرت غور تو کیجیے کہ مس ذکر سے وضو کا واجب
کرنا۔ اور قلتین کے پانی مین حیض کے لتے اور غلیظ چیزین دھوکر کے بھی وضو کرنا
اور اُسکو مطہر سمجھنا کتنی افراط و تفریط کی بات ہی اپنے دلون سے پوچھیے نہ غیر سے
استفت عن نفسك ولا تستفت عن غيرك کیونکر خشک ذکر و فرج
کے چھونے سے وضو کا ٹوٹنا سمجھنا پھر اُنکے اندر کی تر چیزون کو یعنی اُس
پیشاب اور خون حیض وغیرہما کو جو قلتین مین گرتے ہین مطہر سمجھنا گو یا پیشاب
سے آبدست کرنے کو طہارت سمجھنا اور شئے طاہر کو نجس کہنا۔ پھر کہا حدیث مین
آیا ہی اور حدیث کے باب مین اسطرح کا کلام کرنا جہنم کا رستہ لینا ہی۔
جواب تب تو تمکو بھی اربعین کی حدیث کو موضوع کہنے کے سبب سے
جہنم کا رستہ لینا ہی۔ **ثانیاً** اس سے مجکو جہنم کا رستہ لینا ثابت نہین کیونکہ
جب حدیث مین آنا بالیقین ثابت نہین۔ کہ یہ فقط اسناد پرستون کی اسناد
پرستی کا نتیجہ ہی کہ وے اسناد کو کالوحی من السماء سمجھتے ہین۔ یہانتک
حدیث صحیح کو بھی عدم موجود ہونے اسناد کے موضوع کہتے ہین۔ اور غیر
حدیث کو اسناد کی وجہ سے حدیث کہہ لیتے ہین۔ جیسا رحلت رسالت مآب

مشک پانی ہوئے اگر اس سُو مشک پانی کو کسی جائے مسطح پر ده در ده
کا حوض بنا کر ڈالا جاوے تو ضرور وہ حوض بھر کر ایک ہاتھ پانی اسمین آجے
کیونکہ جب ایک مشک پانی سے اُس ظرف کا جو ایک ہاتھ مربع کا مقدار
ہو لبریز ہونا ثابت ہی تب سو مشک سے سو ہاتھ کا لبریز ہونا ثابت ہی کیونکہ
دش کو دش مین ضرب کرنے سے سُو حاصل ہوتا ہی اسی کو ده در ده کہتے ہین
لیکن اس بصارت کو صاحب بصارت ہی سمجھے۔ نہ صاحب عداوت و لجاجت
سمجھے ؎ نیست آسان این سخن را فہم کردن مشکل است۔ ؎
معانی ہست در زیر حرف سیاه۔ چو در پرده معشوق در مبغ ماه۔
محقق ہمان بیند اندر ابل۔ کہ در خوبرویان چین و چگل۔
تیسرا جواب یہ ہی کہ اگر آئمہ اربعہ خصوصًا امام صاحب اسی طرح سے
مسائل کو قیاس سے استنباط کرکے لوگون کو ہدایت نہ کرتے۔ تو شرق و
غرب و عجم و عرب کے لوگ جنہون نے قلہ وغیرہ کو نہین دیکھا ہے کیونکر عمل بالحدیث
کرکے طہارت کرتے۔ کیا قلاون اور غدیرون کو دیکھنے پھرتے حالانکہ
نہ وہ قلے موجود ہین نہ وہ امر ممکن الوجود ہی لامحالہ اس قلاون اور غدیرون
کے پانی کی مقدار پر دوسرے پانی کو قیاس کرنا پڑا جس طرح سے تمھارے
پیرون نے قلے کے پانی کو دو یا ڈھائی مشک تخمین کیا۔ اُسی طرح ہمارے
امام صاحب نے بھی غدیرے کے پانی کو ده در ده تخمین کیا۔ تب تو تم اور
تمھارے پیران پیر کا دادا پیر بھی اسی تخمین و قیاس مین گرفتار ہین۔ پھر تم
فقط امام صاحب ہی کے قیاس و تخمین سے کیون نفرت کرتے ہو۔ اور اسکو

حدیثین پہلے قسم کی اِس حدیث مضطرب کا معارض ٹھہرین - پھر کہا بقول
علماء کے اِن سب حدیثون کے اناء سے اناء صغیر مُراد ہی - جواب جب تم
امام صاحب کے معنی مُرادی کو سند نہین گردانتے ہو - پھر متاخرین کے مراد
لینے کو کیونکر سند گردانتے ہو - کیا خوبی عقل کی ہی کہ جواب جو سوجھے اندھے
سو جھے کیونکہ یہ متاخرین امام صاحب کے مقابلہ مین طفل مکتب سے بھی ادون
ہین - پھر انکے اقوال کو امام صاحب کے معارضہ مین پیش کرنا کیسا جیسا کاغذ
کی ڈھال تلوار لیے ہوئے سپاہی کو مسلح سپاہی کے مقابلہ مین پیش کرنا
۵ قبولِ ناقصان زشناہدے بے جوہر باید - کہ جز طفلان خریداری نہ بینی
تیغ چوبین را - اور اناء سے اناء صغیر مراد لینا کیسا جیسا سر کی جوئین سر ہی
مین رکھدینا - کیونکہ جو عموم اناء مین ہی وہ عموم ا صغیر مین بھی ہی - کہ
صغیر امر اضافی ہی کہ بہ نسبت کبیر صغیر صغیر ہی اور صورت عکسی مین بھی یہی
حال ہی - جیسا کوئی ظرف چار قلے کا ہو تو دو قلے کا ظرف مثلاً بہ نسبت چار قلے
کے صغیر کہلاویگا علیٰ ہذا القیاس نصف یا ربع قلہ بہ نسبت ایک قلے کے صغیر
کہلاویگا قس البواقی علیٰ ہذا پس قلہ سر کی جوئین قلہ سر ہی مین رہ گیا - اِس
مُراد لینے سے آپکا کیا نکلا - پھر کہا یہ امر تعارف و تعامل الناس پر موقوف
ہی اور اناء کبیر کے پاس اناء صغیر کا بھی رہنا متعارف و معروف ہی -
جواب الحمد للہ ہان یہ امر تعارف الناس پر موقوف ہی - اِسیلیے امام
صاحب نے (جو اعرف الناس بالتعارف فی العرب ہین) عرف کو ٹٹولکر یعنی
جب عرف جس چیز مین تین چار قلے پانی سماوے اِسکو بھی انائیت مین شامل

صلعم کو ایک روایت سے ۶۰ اور ایک سے ۶۵ ثابت کرکے دونون کو حدیث
صیحح جانتے ہین۔ کیا حضرت ایسی حدیث کو حدیث مین آیا ہی کرکے کہتے ہین۔
اور ڈراتے ہین۔ اور غیر حدیث کو قرار دینے سے بمضمون حدیث من کذب
علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ ابن ماجہ وغیرہ جہنم کی راہ
لیتی پڑتی ہی نہین سمجھتے ہین۔ نہین ڈرتے ہین۔ **ثالثاً** اگر یہ حدیث صیحح
بھی ہو تو اسکے معنی تم نہین سمجھتے ہو۔ کہ گویا لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کرتے ہو۔
وانتم سکارا کو طرح دیتے ہو۔ کیونکہ اس حدیث کے قلتین کو فقط دیکھتے ہو
اور الخبث کے الف ولام معہودی کی طرف جو مثل الف لام ان الماء طہور
لاینجسہ شئی کے ہی نہین تاکتے ہو۔ بلکہ اُس الف لام کو استغراقی یا جنسی
سمجھتے ہو۔ اسلیے نجاست غلیظہ اور مُردے گرنے سے بھی اسکے پانی کو مطہر
سمجھکر طہارت کرتے ہو اور کراتے ہو۔ کچھ بھی مقتضاے مورد ومقال اور
اقتضاے حال کا خیال نہین کرتے ہو۔ کیا حدیث لا وضوء الا من صوت
اوریح کذا فی المشکوٰۃ سے فقط ان دونون ہی کو ناقض وضوء مین حصر سمجھتے
ہو۔ ہرگز نہین۔ بلکہ تم مس ذکر سے اور مماست النار سے اور بوسہ لینے
سے وغیر ذلک سے بھی ناقض وضو سمجھتے ہو۔ جب اس حدیث کے مضمون کو
اپنے مورد مین خاص سمجھتے ہو۔ تب اُس حدیث کے مضمون کو کیون اپنے
مورد مین خاص نہین سمجھتے ہو۔ پھر کہا یہ روایت ابوداؤد کی اذا کان
الماء قلتین لم ینجسہ شئی اسکی تائید کرتی ہی۔

جواب ہرگز یہ تائید قابل سماعت کی نہین ہوسکتی ہی جب اُنیس ۱۹ صیحح

تب وہ بے شک حکم دہ دردہ کا رکھیگا - دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر اوقات اسکے پانی سے باغون کی سیرابی کی جاتی تھی اسلیے نجاست اسکی اٹھ جاتی اور خالص پانی زمین سے نکل آتا تھا پھر وہ طاہر نہو گا کیا - اسکو قلتین سمجھے ہو یعنی جسمین پانی نہ بڑھنے پاتا اور وہان گا غلیظ وہان رہتا تیسری وجہ یہ ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم سے اسکے پانی کا سوال کیا گیا تھا اسوقت اسکا پانی باغ کی طرف جاری تھا - اسیلیے ان الماء لا ینجسہ شئ فرمایا - کہ الف ولام الماء کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے - اسواسطے امام مالک رح نے ماءھا (یعنی ماء بضاعہ) کان جاریا بین البساطین کہا - اور طحاوی نے معانی الاثار مین کانت بئر بضاعۃ طریقا للماء جاریا الی البساتین لکھا - جب اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ دوسرا پانی بیر بضاعۃ سے ہو کر باغون مین جاتا - تب وہ حکم مین ماء جاری کے ٹھہرا - پھر کہا طحاوی کی اس روایت کو جو واقدی سے ہے ابن حجر عسقلانی نے تخریج الہدایہ مین فھو مردود علی من قال کہا - پھر تقریب مین واقدی کی نسبت یون لکھا کہ محمد بن عمر و واقد الاسلمی الواقدی المدنی القاضی نزیل بغداد متروک مع سعۃ علمہ من الناسعۃ - اور بیہقی نے انکی نسبت الواقدی لا یحتج بحدیثہ لکھا - اور نور الدین علی نے تنزیہ الشریعۃ مین انکی نسبت یون لکھا کہ محمد بن عمر و واقد اوا قدے قال النسائی یضع الحدیث -

جواب کہان قاضی واقدی مدنی - کہان عسقلانی و بیہقی و نسائی ٥

پاک اور حدیث لا یبولن وغیر ذالک کا مورد ان اناؤن کو جانکر دہ دردہ کی تخمین کی - اور انار کبیر کے پاس انار صغیر کے رہنے سے آپکا کیا نکلا - بلکہ اُس سے مراد دعویٰ ثابت ہوا کہ اگر انار کبیر مین پیشاب کرنا و مستقیظ کا ہاتھ ڈالنا اور حیض کے لتّے گرانا درست ہوتا تو انار صغیر کی حاجت کیا تھی - اگر کہیے کہ مورد حدیث لا یبولن وغیر ذالک کا وہ اناء صغیر جو مثل کلبیا وغیرہ کے ہی وہی مُراد ہی کہونگا کہ اسمین معنی حدیث لا یغمس یدہ و لا یدخل یدہ فی الاناء منطبق نہین ہوتا ہی پھر کہا اگر اناء سے انار تام مُراد ہو دہ دردہ کا سا انار کے پانی بھی جو غیر ممکن الوجہ ہ نہین حدیث لا یبولن سے ناپاک ہونا ثابت ہی پھر خصوصیت دہ دردہ کی کہان رہی -

جواب تم خود ہی اقرار کر چکے ہو کہ یہ امر تعارف الناس پر موقوف ہی پھر یہ دہ دردہ کا سا انار عرب مین ہوتا کہان متعارف و معروف تھا جو تم تیرہ سو برس کے بعد کہتے ہو - اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلعم کا مختلف مورد ون مین مختلف حکم فرمانا عبث تھا العیاذ باللہ پھر کہا حدیث بئیر بضاعۃ کی جو انتیسوین حدیث تمھاری ہی وہ ہماری تائید کرتی ہی -

جواب کبھی نہین بلکہ ہماری تائید کرتی ہی کئی وجوہات سے پہلی وجہ یہ ہی کہ بئیر بضاعۃ کا پانی بھی قریب دہ دردہ کے برابر تھا کیونکہ اُس روایت سے عمق اسکا قریب تین ہاتھ کے ہونا اور عرض اسکا چھ ہاتھ کا ہونا اور طول کا ذکر نہ کرنا ثابت ہی اور طول کو عرض سے زیادہ ہونا بھی ثابت ہی جب تین عمق کو بلالحاظ طول کے فقط چھ عرض مین ضرب کروگے اٹھارہ ہونگے

اُسکے مضامین کا اتباع کرتا - اور اُنکی ثقاہت اور مدنیت اور قضائیت اور وسعت علمیت اور اور وصفون اور خوبیون پر جو بزرگون نے خصوصاً داودی وابوبکر بن العربی وابن جوزی وغیرہم نے لکھی ہی لحاظ نہ کرنا کیسا جیسا کوا کان لیگیا کہنے پر کوتے کے پیچھے دوڑنا - اور کان مین ہاتھ دیکر نہ دیکھنا مولانا روم مرغ بر بالا پران و سایہ اش - میدود بر خاک پران سایہ اش - ابلہے صیاد آن سایہ بود - می دود چندانکہ بے مایہ شود - بے خبر کان عکس آن مرغ ہواست - بے خبر کہ اصل آن سایہ کجا است - تیر اندازد بسوے سایہ او - ترکشش خالی شود در جستجو - اِسی طرح سے تُم لوگ بزرگون کے بے اصل عیب جوئی کی جستجو مین اپنے ایمان کا ترکش خالی کرتے ہو - کیونکہ احادیث مفصل الذیل پر عمل نہین کرتے ہو - کیا خوب باوجود اسکے اپنے کو عامل بالحدیث کہلاتے ہو - قال رسول اللہ صلعم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی کذا فی التیسیر [۲۴۲] - وقال رسول صلعم لا تسبوا الاموات الخ کذا فی التیسیر [۲۴۳] - قال رسول اللہ صلعم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الخمسہ کذا فی التیسیر [۹] - قال رسول اللہ صلعم المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ کذا فی التیسیر [۹] وقال رسول صلعم سباب المسلم فسوق الخ اور اگر واقدی بعض معاندون کے جھوٹا کہنے سے جھوٹا ہو جاوے - تو حضرت شیخین رض بھی روافض کے منافق بولنے سے منافق ہو جاوے العیاذ باللہ -

تمت

کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی - حضرت اِسطرح فرخرفات دلائل کے دفعیہ کے واسطے سات گذارشین مینے لکھین خصوصًا پانچوین گذارش مین نظر کیجیے - اُس سے سخوبی ابن حجر و بیہقی ونسائی کا شافعی المذہب ہونا اور اقوال متاخرین کی طرف علماء کا التفات نہ کرنا سمجھ لیجیے - پھر اِنکے الزام سے حنفی کو ملزم نہ سمجھیے بلکہ بمضمون قول ابن حجر فہو مردود علیٰ من قال اِنکے اقوال کو بھی اُنپر مردود ہونا سمجھیے - کیونکہ ابن حجر شافعی نے بیہقی شافعی کی تقلید کی اور بیہقی شافعی نے نسائی شافعی کی تقلید کی اور نسائی نے تعصب وغیرہ سے واقدی کی نسبت یضع الحدیث کی شہادت دی - پھر یہ شہادت انفرادی غیر شرعی ہم مذہبی خانہ سازی الزام خصم کے لیے کب دلیل ہوگی - جب حضرت حسن رضی اللہ کی شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے دلیل نہو سکی - اور جن جن حنفیون نے اِن بزرگون کے نوشتہ کے تکیہ پر اسطرح کی شہادت دی - وہ بھی مقبول نہین ہوگی ہان بئیر بضاعۃ کا پانی جاری ہونے کی جو شہادت ہی البتہ وہ شہادت شہادت شرعی ہی کہ جب امام مالک رح خود اور وہ واقدی جو امام شافعی رح کے ہمعصر اور مدینہ طیبہ کے رہنے والا اور آخر زمان مبشر بالخیر مین بغداد کا قاضی تھا ایسے دو بزرگ نے بئیر بضاعۃ کی کیفیت کو آنکھون سے دیکھکے اسکا پانی جاری وغیرہ ہونے کی شہادت دی - تب یہ شہادت شہادت شرعی ٹھہر چکی - پھر اتنی مدت کے بعد متاخرین کے ہوائی وسماعی شور وشغب سے کیونکر وہ شہادت شرعی باطل ہو گئی ؎ چو آن راہ کج پیش شان راست بود - رہ راست در چشم شان کج نمود - ای حضرت واقدی رح کی شان مین جو جو کلام متعصبون کا ہی

جواب

ہرگز دھرانیہ حنفیون کو سنّت ادا کرنے والون سے بغض نہین تھا نہ ہوا نہ ہوگا
یہ فقط آپکا دھوکا دینا اور حمقا و جہلا کو لگاڑنا - اور لطائف الحیل سے
انکو دام تزویر مین پھسانا ہے - ہان چند اُن ہوا پرستون اور شیخ نجدی
کے متبعون سے جو آئمہ اربعہ کرام اور مقلّدین عظام کو بدلائل چند اقوال
متعصبان لیام کے اور مشرک فی الرسالہ کے دعوی سے مشرک کہتے ہین خصوصًا
امام اعظم رح کی شان مین نا ملائم کلام کرتے ہین اور خود گا سنّت کے نام سے
غیر سنت پر عمل کرتے اور کرانے کی ترغیب دیتے ہین اور جیسا اکثرون نے
شراب کو شربت اتار کہکر نوشجان فرمایا ہے اور لطائف الحیل سے مثل عبد اللہ
ابن سبا یہودی کی ملت محمّدی صلعم کو خاک مین ملایا چاہتے ہین گو یا نہین
لوگون کی شان مین یہ ابیات سعدی رح کی منطبق حال ہین ابیات

زہے جو فروشان گندم نما	جہان گرد شب کوک خرمن گرا
سوے مسجد آورد دکان شید	کہ در خانہ کمتر توان یافت صید
نہ پرہیز گار و نہ دانشور اند	ہمین بسکہ دنیا بدین می خرند
عبائے بلالانہ در تن کنند	بدخل حبش جامۂ زن کنند
زسنّت نہ بینی در ایشان اثر	مگر خواب پیشین و نان سحر

البتہ بغض و عناد رکھتے ہین - حتی کہ اس حدیث کے موافق عین ایمان
سمجھتے ہین - حدیث - من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع
فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان اخرجہ الخمسہ الا البخاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل سوم در جواب سوالات گوہر علی علی گڑھی صاحب کہ بارے باخبار مشتہر شدہ بود بادیہ نیت نفع عام نوشتہ می شود

جناب حضرت گوہر علی صاحب علی گڑھی! آپکی اگست مہینے کی نویں تاریخ کی تحریر جو دار السلطنۃ مین لکھی ہوئی ہی کسی محب نے ہمارے لاکر مجھے دکھائی اور مجکو جواب دینے مین اُسکے مجبور کیا جسمین مین نے آپکی عقل کا بڑا عجب ونخوت سے بھرا پایا۔ کیونکہ آپنے اُسکے آخر مین یہ جملہ {جواب دیجیے یا کسی سے دلوایئے ورنہ حنفی پھر کسی طرح کا دعویٰ نہ کرین} لکھا ہی۔ اور آپنے اپنے سوال کے جواب دینے کا نام دینداری رکھا۔ اسلیے ماشاء اللہ دار السلطنۃ نے دینداری سے جواب باصواب دیا۔ حضرت دینداری کے لفظ سے ڈرا کر سوال کرنا اور جواب شافی پاکر بھی منحرف ہونا۔ کہیے یہ کیسی دینداری ہی۔ دینداری تو نہین بلکہ ریاکاری ہی۔ خیر آپ عمل کیجے نہ کیجے مجھ سے بھی کچھ اور سن لیجے۔ حضرت آپنے اپنی تحریر مین گویا سات سوال کا جواب مانگا ہی۔ چنانچہ بندہ نے آپکے سوالات مجمل کو مفصل کرکے ہر ہر سوال کا جواب دیا انکو انصاف کی نظر سے غور کیجے۔ اعتساف نفرمائے

پہلا جواب

حنفیون کو سنت ادا کرنے والون سے کیون بغض پیدا ہو گیا۔

کرکے جہنم کی راہ لیتے ہین۔

دوسرا سوال

سوال کرو تو جواب ندارد۔ کوئی دلیل پیش نہین کرتے ہین۔

جواب

اگر آپکو حنفی مذہب کی دلیلون کی تفصیل جاننا منظور ہو تو تذکرۃ المذاہب وتبصرۃ الحقائق کی سیر کیجیے کہ جسکی سند پر علماء ہند وسندہ عجم وعرب شرق وغرب۔ ومفتیان حرمین شریفین کا اتفاق ہوچکا ہے کہ اُس سے تمام کیفیت کھل جائیگی۔ اور حقیقت مذہب حنفی کی اور تابعیت وافضلیت امام صاحب کی اچھی طرح سے ظاہر ہوگی۔ علاوہ اسکے بہتیرے فوائد تاریخی اور عوائد مذہب شیعہ وسنی وخارجی کے قواعد اصول فقیہ وحدیثیہ سے تم ایسے ناداقون وناقہمون کو واقفیت ہوگی اور علماء کبار وفضلاء نامدار کی تحریر کی کیفیت ملیگی۔ اور حرمین شریفین کے وجوب تقلید شخصی اور رد کتاب ظفر المبین فی رد مغالطۃ المقلدین کے فتوی کی سیر ہوگی۔

تیسرا سوال

بہت سے امام اور عالم گزر چکے ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ چار پر خصوصیت کس وجہ سے رکھی گئی۔

جواب

ہان بہت سے امام اور عالم تو گذر چکے ہین لیکن باتفاق علماء دین ومتبعان شرع متین کے سواے ان چار ائمہ اربعہ کے اورون کی تحریر وکتابت ومذہب

کذا فی التیسیر۔ ای حضرت جب انھون نے اپنے اوپر یہ مادہ بغض کا ٹھہرالیا۔
تب حنفیون کے دلون مین بھی حدیث مذکور کے مطابق بغض پیدا ہوگیا۔
بلکہ نصیبین زیرین سے انپر قتل واجب ہوا۔ **قولہ تعالیٰ** فان بغت احدٰھما
علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفی الی امر اللہ۔ وقال النبی صلعم
من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصاکم
او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔ اخرجہ مسلم کذا فے التیسیر۔ ابتو
یہ امر امر شرعی ٹھہرا پھر امر شرعی مین مذمت کی وجہ کیا۔ کیا خوب اُلٹے چور
کتوال کو ڈانٹے۔ ای حضرت پھر ایسے لوگون کا سنت اور عمل بالحدیث کا ادعا
کرنا کیسا جیسا نادان کے پاس ملمع کو سونا اور سونے کو پیتل ظاہر کرنا۔ سعدی

بدین ای فرومایہ دنیا مخر جو خر بانجیل عیسی مخر۔

خواہ نخواہ سنت کا نام لیتے ہین اور حقیقت مین کسکی سنت ادا کر رہے ہین
اصلا غور نہین کرتے ہین۔ ای حضرت یہ سنت ادا کرنے کی بات نہین بلکہ
سنت کی بربادی کی پہلی جھلکی ہی کہ یہ نرالی ادا آپ نے شیخ نجدی سے
سیکھی نہین تو آپ جس مؤلفات غیر خیر القرونی سے یعنی صحاح وغیرہ کے
تکیہ پر یہ شور و شغب و دھمک کر رہے ہین۔ اور دھوکے سے ملمع کی چمک
دکھا رہے ہین اسمین بھی تو یہ حدیثین۔ اتبعوا السواد الاعظم۔
علیکم بالسواد الاعظم۔ علیکم بالجماعۃ۔ الزموا الجماعۃ
لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وغیر ذلک لکھی ہوئی ہین۔ پھر کیون ان امور
سنت کی پیروی نہین کرتے۔ بلکہ حدیث من شذ شذ فے النار۔ سے چشم پوشی

مین دونون کی برابری ثابت ہوئی - فخذ وا ھذا ولو موا انفسکم
ولا تلوموا غیرکم فارجعوا الینا فتنجوا والا فتھلکوا -

چوتھا سوال

جب چارون کو اللہ نے مقبول جہان کیا تو چاہیے - کبھی امام ابو حنیفہ کے
مسائل پر عمل کرو کبھی امام شافعی کے کبھی امام احمد کے کبھی امام مالک کے
یہ کیا ضرور ہے آپ لوگون نے امام اعظم ہی صاحب کو بزرگ جان رکھا
ہے اسکا کیا سبب ہے -

جواب

اگر چارون ائمہ مقبول خدا ہونے کے سبب سے چارون کے مسائل پر ہر شخص
کو عمل کرنا لازم ہوتا - تو ہر امت کو ہر چار کتاب توراۃ - زبور - انجیل -
فرقان - یا ہر انبیاء کے احکام پر عمل کرنا واجب ہوتا - اور اگر ایک کو افضل
جانکر تقلید کرنے سے دوسرون کا بطلان لازم ہوتا - تو ہرگز - وہ آئینہ رسول
خدا صلعم حضرت عمر رض کو امامت سے باز رکھکر حضرت ابو بکر صدیق رض کو افضل
جانکر امامت کا حکم صادر نفرماتے - جیسا اس خصوصیت امامت سے باقی صحابہ
کی صحابیت باقی رہی - ویسا ایک امام کی تقلید کی خصوصیت سے باقی امامون
کی امامت قایم رہی - جب رسول خدا صلعم نے عشرہ مبشرہ مین سے
ایک کو تفضیل دیا - تب ہم نے بھی اگر ائمہ اربعہ مین سے ایک کو اسی فعل
رسول صلعم سے اور قولہ تعالی اتبعوا احسن ما انزل الیکم سے
تفضیل دیا - تو کیا قصور کیا - کہ آپ نے ملامت کا جھنڈا اُڑایا - اور اگر

مٹ گئے۔ اور اگر ہین بھی کہین تو معاندین کی طرف سے انمین تحریف و الحاق حلول پا چکے۔ اور رحمت الٰہی انہین چار ہی مین پائی گئی (چنانچہ انکی دلیل و حجت تذکرۂ مذکور مین اچھی طرح سے تحریر کی گئی) اسلیے انہین چار ہی مین خصوصیت آچکی۔ حضرت جب آپ خود زبان مبارک سے فرماتے ہین۔ کہ بہت سے امام و عالم گذر چکے ہین ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ تب آپ پر سب ائمہ جہان کی تقلید کرنی واجب ہونی چاہیے۔ حالانکہ یہ عقلاً و شرعاً و عادۃً محال ہے کہ آپ سب کی تقلید نہین کر سکتے ہین بلکہ اکثرون کے نام بھی نہین جانتے ہین۔ پھر انکی کتاب و مذہب سے کیا واقف ہونگے۔ لامحالہ بعض کی کرنی پڑی اور بعض کی گئی گذری۔ اور جس بعض معدود کی تقلید آپنے کی۔ یعنی جسکو کسی مسئلہ مین اپنی خواہش نفس کے مطابق امام بنایا۔ اُس بعض کی نسبت طرف کل ائمہ کے کیسی جیسی ایک کی نسبت طرف چار کے بلکہ یہ نسبت بھی اس بعض مین نہین پائی جاتی ہے کیونکہ ایک کی نسبت طرف چار کے کیسی جیسی چار کی نسبت طرف سولہ[۱۶] کے اور سولہ کی نسبت طرف چونسٹھ[۶۴] کے کیسی جیسی چونسٹھ کی نسبت طرف دو سو چھپن[۲۵۶] کے۔ اب آپ غور فرمائے کہ جتنی ائمہ کی تقلید آپ کرتے ہین۔ عدد و شمار مین چونسٹھ[۶۴] بھی نہونگے۔ اور عدد و شمار کل ائمہ کے دو سو چھپن[۲۵۶] سے زائد ہونگے۔ تب ایک اور چار کی نسبت بھی اسمین باقی نرہی۔ پھر آپ کی یہ تقریر کہ ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ گرد و غبار کیسے اڑ گئے۔ برباد ہو گئے۔ خاک مین مل گئے۔ اب آپ جس بات سے مقلدون کی مذمت کرتے ہین وہی بات آپ مین آگئی کہ بغضیت

کا ایک ہی ہی حال۔ پھر دیکھیے تو نتیجہ ملامت کا کیا مآل۔ اور کسی مین کسی کی تقلید کرنی شیطانون اور منافقون کا خصال۔ زیادہ اسمین کیا قیل قال بس یہی ہی حرمت عدم تقلید شخصی پر دال۔ اور کل ائمہ کو خاطی و بے ادب سمجھ کر کسیکی کسی مسئلہ مین تقلید کرنا گویا آپکو لقمان علیم سمجھنا کہ اسنے خاطی و بے ادبون کے افعال و اقوال مین یہی عمل کیا اسلیے یہ کلام۔ لقمان را پرسیدند۔ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبان مشہور ہوا۔ اسی طرح سے آپنے بعض قول ائمہ کو موافق خواہش نفس کے پسند کیا اور بعض کو مہمل جانکر ناپسند کرکے طرح دیا اور اسی کا نام آپنے ہدایت اور مذہب محمدی ٹھہرایا۔ یہ ہدایت آپکی عین ضلالت ہی کیونکہ آپنے تقلید آئمہ کی نہ کی بلکہ نفس کی کی۔ اور نفس واحد ہی۔ تب ہم اور آپ تقلید شخصی مین مساوی ٹھہرے لیکن فرق یہ ہی کہ ہمنے امام الائمہ تابعی خیر القرونی کی تقلید کی۔ اور آپ نے نفس شیطان کی۔ العیاذ باللہ۔

اور امام اعظم صاحب ہی کو اعظم و بزرگ جان رکھنے کی وجہ یہ ہی۔ کہ انکی بزرگی اور افضلیت پر ائمہ ثلثہ وغیرہم متفق ہین اسوجہ سے کہ انکی پیدائش سنہ ۸۰ یا سنہ ۷۰ ہجری مین ہوئی۔ اسلیے بحدیث۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الخ۔ زمان مبشر بالخیر یعنی زمان ثم ثانی مین انکی پرورش ہوئی۔ اور اسوقت کے دین خالص کی تعلیم انکو ملی کہ صدہا صحابہ کبار و دیگر تابعین ابرار کی صحبت انکی انہون نے اٹھائی۔ بناء علیہ تابعیت انکی ثابت ہوئی اور اسی تابعیت سے انکی افضلیت متحقق ہوئی

تقلید شخصی واجب نہوتی - تو قرآن مین یہ آیت ثم اوحینا الیک
ان اتبع ملت ابراھیم حنیفا نازل نہوتی - کیونکہ کُل انبیا اپنی اپنی
نبوّت مین محق وصادق تھے - مع ہذا حضرت ابراہیم عم کی ملّت کو اتباع
کرنے کو فرمایا - نہ یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے مروی ہوتی - عن عائشہ
قالت قال رسول صلعم لا ینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یومّہم
غیرہ رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ - نہ یہ حدیث ابن عمر سے
شہرت پاتی - عن ابن عمر رض قال کنا فی زمن النبی صلعم لا نعدل
بابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلعم
لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد
قال کنا نقول ورسول صلعم حی افضل امۃ النبی صلعم
بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کذا فی المشکوٰۃ اور آپ جو فرماتے
ہین کہ کبھی اِسکی تقلید کرنی چاہیئے اور کبھی اُسکی تقلید کرنی چاہیے یہ بات
بہت ہی بُری ہے - کیونکہ اسمین تلہی لازم ہوتی ہے - اور خواہش نفس
کی تقلید کرنی پڑتی ہے - اور تلہی تو باتفاق علما حرام ہے - اور تقلید نفس
کی تو ان النفس لامارۃ بالسوء سے منہی عنہ ہے - یا حضرت آخر آپ کسی
نہ کسی کی تقلید تو کیجئیگا تامل وغور سے دیکھیے کسکی تقلید کیجیگا - اپنے
نفس کی یا غیر کی - صورت اوّل مین خاصہ شیطان یعنی - الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس - بنئیگا - صورت ثانی مین ایک کی یا سارے
کی - ایک کی تو ہمارا مقال - سارے کی تو محال - اور بعضیت مین دونون

جواب

ایک مرتبہ آپ نے اپنے سوال کا جواب بذریعہ دارالسلطنت پایا۔ اب
مجھسے بھی یہ جواب لیجیے ۔

ساٹھوان سوال

یہ معاملہ دین و مذہب کا ہی جواب اسکا ثواب سے خالی نہوگا۔

جواب

ہان معاملہ دین کا ہی اگر دینداری سے حق طلبی کا مناظرہ کرے۔ ملاسنہ
مہیا دلہ کا نام معاملہ دین نہین بلکہ انکے مرتکبون کو حسب نصیبین عذاب ہی۔
دلیل ہر ایک کی تذکرہ مذکور مین دیکھنا۔ زیادہ والسلام۔

تمت

چونکہ اور کسی امام کی ایسی پیدائش نہوئی یہ فضیلت انکو ملی۔ اسوجہ سے اعظمیت کی خصوصیت انہین مین آگئی پھر بعض معاندین کے طعن و تشنیع سے انکے اور انکے مقتدین کا کیا بال بینکا ہوگا۔ بلکہ وہ خود بحدیث۔ ملعون من ضار مؤمنا او مکر به۔ اور بحدیث من ضار مؤمنا ضار الله تعالی بیا لخ۔ اخرجہما الترمذی جہنم کے جنجال مین پڑیگا۔ ۵

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

پانچوان سوال

ای حضرت یہ سوال کرنا تھا دم بخود ہوکے رہ گئے بلکہ بہانہ کرکے دُم دباکے بھاگے۔

جواب

حضرت گستاخی معاف۔ کیا آپکی طرف کے لوگون کے دُم بھی ہوتی ہی ورنہ آپ کے خصم نے دُم کہان سے پائی کہ دُم دباکر بھاگا۔ یہ صفت اُس کُتے کی ہی جو دوسرے کُتے بلند دُمدار سے مغلوب ہوکر دُم دباکر بھاگتا ہی۔ پھر کہیے کہ دُمدار کُتا کون ہوا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ حضرت مسلمانون کو کُتا بنانا کیا دینداری کی بات ہی یا بربادی ملت یا عداوت کی گھات ہی اور ہمارا جو کچھ لکھنا البادی اظلم اور ستم برستم پیشۂ عدل است وداد۔ پر عمل کرنا۔

چھٹا سوال

میرے سوال کا جواب خود دیجیے یا کسی سے دلوایئے۔

اپنی تدویر کے دام مین پھنسا سکین۔ خیر یہان پر اور طرح سے
اور کچھ بیان کرتا ہون۔ اگر کل اُن دلائل مذکورہ سے درگذر بھی
کرون۔ اور اُنکو بالائے طاق رکھ چھوڑون۔ تاہم امام صاحب کی
تابعیت کے ثبوت مین کسیطرح سے عاجز و قاصر نہین ہون۔ بلکہ انواع
اقسام سے ثابت کرنے کی قدرت رکھتا ہون۔ کہ وہ اظہر من الشمس وابین
من الامس ہی ہر وسعت نظر کی نظر اُس نور سے منور ہی۔ شپرہ اگر اسکو
نہ دیکھے اسکے عدم پر دلیل نہین ہوسکتی ہی ۵

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

یعنی اگر متعصبین کی آنکھون مین بمضمون وعلیٰ ابصارہم غشاوۃ تعصب
یا جہالت یا ضلالت کی پٹی لگی رہے۔ تو کیونکر وے اُس نور سے منور ہونگے
بلکہ انکار ہی کرتے رہینگے۔ ہان اگر وے نظارت ظاہری اور بصارت
باطنی سے مالا مال ہوتے۔ اور کتب سیر اور تواریخون کے ملاحظے کا اشتغال
رکھتے۔ تو انکی زبانون سے ایسی بیہودہ قیل وقال نہ نکلتے بلکہ فقط ایک
ہی کتاب اصابۃ ابن حجر عسقلانی شافعی کی بھی (جسمین اکثر صحابیون کی
موت کا ذکر ہی) کفایت کرتی۔ اگرچہ اسمین بھی تعصب کی باتین ہین۔
خیر تاہم اُس کتاب کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ کون کون صحابی
کس کس سن وسال تک ذی حیات باقی تھے۔ اور کون کسوقت قالب
عنصری سے پرواز کرگئے چنانچہ مین مثل مشت نمونہ خروارے کے چند صحابیون
کی موت کی تاریخ کو جس سے امام صاحب کی تابعیت بلکہ امام ابو یوسف رح

فصل چہارم در جواب بعض سوالات متفرقۂ غیر مقلدین کہ مقلدین را از انہا در بیض و بیض انداز ند۔

سوال اوّل - حنفی بلا حجت و بغیر علت امام ابوحنیفہ رح اللہ کو تابعی کہتے ہین - اور اسی سے انکی فوقیت بتاتے ہین - حالانکہ انکی عدم تابعیت مین علما نے دلیل شافی و برہان کافی لکھی -

جواب امام صاحب کی تابعیت کی دلیل ایسی غیر محصور ہے - کہ قلم کی زبان اسکے بیان سے قاصر و معذور - کیا آپنے میری کتاب تذکرۃ المذاہب کو بھی نہین دیکھا - مین نے تو اسمین امام صاحب کی تابعیت کو علما محققان المذاہب کے اقوال سے اور دلائل عقلیہ و براہین نقلیہ سے ایسا ثابت کیا - کہ ناظرین کو آئینہ کر دکھایا - یہانتک کہ سماے شریعت پر ھو سراج اُمتی الخ کی برکت سے امام اعظم رح کی افضلیت و تابعیت کا آفتاب ایسا طلوع ہو گیا کہ باقی آئمہ کی فضیلت اسکی کرن سے مثل نجوم کے چھپ گئی - پھر امام ابو یوسف رح نے اسپر مستنیر اداد فضائی کی دی - اور امام محمد رح نے تو خدمت عطار دکی ادا کی - الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے سبب سے اس طلوع کا نہ زوال ہے نہ غروب - نہ حضیض مین اسکا مرور - نہ سفل مین اسکا عبور - بل سدا اوج ہی مین اوج عروج کر رہا ہے - انشاء اللہ تعالیٰ تا روز قیامت اسی طرح پر تابان و درخشان رہیگا - تب رات کہان ہوگی - جسمین حشرات الارض جگنو کی طرح غیر مقلدین نکلنے پاوین - اور غول بیابانی کی مانند ضلالت کی روشنی سے علماے کرام فضلاے عظام کو

ص ۳۹۲ / ۸۸۹ - ثابت بن الضحاک بن خلیفہ (تا) الانصاری نے جو ابن مسلم و بخاری وغیرہما کے بیعت الرضوان اور بدر اور حدیبیہ وغیرہا مین حاضر تھے بقول ابن سعد وغیرہ کے ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۵۰ / ۱۰۵۹ - جبر بن عبداللہ القبطی مولی بنی غفار بقول ہاے بن المنذر نے ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۳۷ / ۲۹۵ - جنادہ بن ابی امیہ الدوسی وہو صاحب عبادۃ بن الصامت جنھنے ایام جاہلیت اور اسلام کو پایا ۶۷ سنہ سرسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۶۳ / ۱۹۲۷ - حارثہ بن بدر بن حصین بن قصی (تا) بن تیم التیمی نے ۶۴ سنہ چونسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۸ / ۲۸۵۸ - زید بن ارقم بن زید بن قیس نے آنحضرت جو نبی صلعم کے ساتھ سترہ ۱۷ لڑائی مین شریک تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے کوفے مین ۶۶ سنہ چھیاسٹھ یا ۶۸ سنہ اڑسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۶ / ۸۸ - سعد بن مالک بن سنان (تا) ابو سعید الخذری رض مشہور تھے جنسے بہت روایتین صحاح مین موجود ہین بقول واقدی ۶۳ سنہ ترسیٹھ یا ۶۵ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۵۳ / ۶ - سلیمان بن صرد بن ابی الجون (تا) الخزاعی نے جسکے نام کو (جو یسار تھا) رسول صلعم نے تغیر دیا۔ اور حضرت علی رض اللہ کے ساتھ صفین مین شریک رہا۔ پھر حضرت حسین رض کا کانب ہوا اور عمر انکی ۹۳ ہوئی تھی ۶۵ سنہ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔

اور امام محمد رح کی بھی تابعیت نکلتی ہی - چار طبقے مین لکھتا ہون - اور اس کتاب کے ناظرین سے توقع انصاف کی رکھتا ہون - اور مقلدین حنیفی سے دعاے خیر چاہتا ہون - کہ مین نے ایک ایسی راہ نکالی ہی کہ جس سے مورخین متعصبین کی تحریرات کی ناکامیابی ثابت ہوگئی - اور اُس دروغ کے فروغ مین خیرگی آگئی - پہلے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی - جو اکسٹھ[۶۱] سے ۷۰ ستر تک زندہ تھے - دوسرے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی جو ستر سے ۸۹ اناسی تک لباس حیات سے ملبوس تھے - تیسرے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی - جو اسّی سے ۸۹ نواسی تک رزق حیات سے مرزوق تھے - چوتھے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی جو ۹۰ نوّے سے سو تک بلکہ مافوق سو تک زندگی رہے -

پہلے طبقہ کے صحابیون کا ذکر

ص ۵/۶۲ ۱۳۵ - اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ (تا) بن افقصی الاسلمی نے جو غلام رسول صلعم کے تھے بقول واقدی سنہ ۶۶ چھیاسٹھ ہجری مین انتقال فرمایا -

ص ۲۰۹/۲۴۶ - اسماء بن حارثہ بن حصین خدیفہ بن بدر الفرازی ابو حسان الکوفی نے بقول ابو حسان زیادی سنہ ۶۰ ساٹھ ہجری و بقول ابن حبان سنہ ۶۵ پینسٹھ مین انتقال فرمایا -

ص ۲۹۶/۲۲۸ - بریدہ بن الحصیب بن عبداللہ بن الحرث بن الاعرج (تا) افقی الاسلمی جس سے صحیحین مین روایت ہی - اور انھون نے جنگ رسول صلعم کے ساتھ کی بقول ابن سعد سنہ ۶۳ تریسٹھ مین انتقال فرمایا -

۵/۶۲ شعبہ ... صحابہ ... سے عدد ... چونسٹھ ... احادیث ...

ص ۱۱۵/۳۰۵۹ السائب بن الخلاد بن سوید بن ثعلبہ (تا) ابن مالک الانصاری نے جنکی روایتین سنن وغیرہ مین موجود ہین اور بدر مین حاضر تھے بقول ابو نعیم ۷۱ھ اکھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۴/۷۰۷۸ سلمہ بن عمرو بن الاکوع نے جنکی روایت بخاری وغیرہ مین ہے اور بڑے شجاع تھے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۷/۸۱۷۵ سعید بن عمران الھمدانی نے جو یرموک مین حاضر تھے ۷۰ھ ستر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۸/۸۱۸۸ سلیم بن عتر بن سلمہ بن مالک التجیبی ابو سلمہ اندرک نے ۷۵ھ پچھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۸/۳۱۰ عبد اللہ بن مطیع بن الاسود (تا) بن لومی بن غالب القرشی نے جنکی روایتین صحیحین وغیرہما مین مذکور ہین ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۵۸/۳۶۶ عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان التیمی نے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۱۸/۵۷۴ القمہ بن قیس بن عبد اللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان النخعی ابو شبل الکوفی نے جنے ایام جاہلیت اور اسلام کو دیکھا ۷۲ھ بہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۳۲/۶۳۴ عمرو بن میمون الازدی نے بقول ابو نعیم ۷۴ھ چوہتر یا ۷۵ھ پچھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۴۲/۱۱۷۸ قبیصہ بن وائل التغلبی نے بقول طبری ۷۷ھ ستہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۵۰/۸۴۶۴ شریح بن ہانی بن یزید ابو المقدام ادرک النبی صلعم ۱۲۰ سال کی بقول القاسم ۷۸ھ اٹھتر مین شہید ہوا۔

ص ۱۳۲/۳۱۹ - عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلبعۃ اللخمی بقول خلیفہ وغیرہ ۶۸ھ
ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۰/۳۴۷ - عقبہ بن نافع بن عبدالقیس بن لقیط ۶۳ھ تریسٹھ مین مقتول ہوا

ایقاظ اوّل ان بزرگون کی موت کو دیکھو۔ اور امام صاحب کی ۶۱ اکسٹھ
کی پیدائش کو یاد کرو۔ پھر بعد اسکے اور تین طبقے کا خیال کرو۔

دوسرے طبقے کے صحابیون کا ذکر

ص ۲۱۲/۴۵۶ - الاسود بن یزید بن قیس النخعی ابو عمرو نے ۷۴ھ یا ۷۵ھ چہتر
مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۸۸/۶۱۴ - البراء بن عازب بن الحارث (تا) بن الاوس الانصاری نے
جنکی روایت صحاح مین بہت ہے اور جو رسول صلعم کے ساتھ دس پندرہ ۱۵
لڑائی مین شریک تھے اور حضرت علی رض کے ساتھ جنگ جمل وصفین و
قتال الخوارج مین شریک تھے اور جسنے کوفہ مین گھر بنایا تھا بقول بن حبان
۷۲ھ بہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۸۷/۲۲۳ - خرشہ بن الحر الفرازی نے بقول خلیفہ ۷۴ھ چوہتر مین انتقال کیا۔
اگرچہ انکو ابن حبان اور العجلی نے تابعی کہا۔ لیکن اجری نے ابو داود سے
انکی صحابیت کو ثابت کیا۔

ص ۴۹/۲۸۸ - زید بن خالد الجہنی نے جو حدیبیہ مین حاضر تھے اور صحیحین وغیرہما مین
انکی بہت سی روایتین ہین بقول ابن الرقی وغیرہ ۷۸ھ اٹھتر مین انتقال
فرمایا۔

۸۴ھ چوراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۴۳/۲۹۹ ۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ العنبری نے بقول الہیثم بن عدی ۸۰ھ یا ۸۵ھ یا ۷۹ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۴۴/۳۴۴ ۔ عبدالرحمن بن القاری نے بقول ابن سعد ۸۰ھ مین و بقول ابن حبان ۸۸ھ اٹھاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۴۵/۳۴۳ ۔ سوید بن غفلہ بن عوسجہ بن عامر آلخ نے بقول ابو نعیم ۸۰ھ اسی مین و بقول ابو عبیدہ ۸۱ھ اکیاسی مین اور بقول عمر بن علی ۸۲ھ بیاسی مین انتقال فرمایا۔

ایقاظ سوم ۔ سبحان اللہ کیسی کچھ بشارت ہے اُن مقلدین کو جنھون نے امام صاحب کی تالعبیت کو ثابت کیا۔ اور بڑے اعتقاد سے اِنکی تقلید کو اختیار کیا۔ نعوذ باللہ کیسی کچھ خجالت و ندامت ہے اُن غیر مقلدین کاذبین کو جنھون نے تابعیت کو انکار کیا۔ ای مقلد و خوش رہوا ور دیکھو کہ انمین سے کیسی کیسی بزرگون کا ذکر ہے اور غور کرو۔ کہ جب حضرت بسر بن عقوبہ رض جنکی رسول صلعم نے آشکلت آلخ فرمایا۔ اور حضرت عبداللہ بن شداد جنکی مان حضرت سلمی رض کو حضرت جعفر رضا ور حضرت ابو بکر رضا ور حضرت علی رض یکے بعد دیگرے نے نکاح کیا۔ اور حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ جو حضرت انس رض کا اخیافی بھائی تھا و غیر ذالک کہ۔ اُس اسّی کے بعد تلک جس اسّی مین منکرین تالبعیت نے امام صاحب کی پیدائش کو عناد سے کالوحی من السماء سمجھکر ۶۱ و ۷۰ روز کی پیدایش کو باطل ٹھہرایا۔ زندہ رہنا ثابت ہوا۔ بلکہ

ایقاظ دوم - ان بزرگون کی ت کی طرف اور امام صاحب کی سنتر کی پیدایش کی طرف پھر اسکے پیچھے کے دو طبقے کی طرف خیال کرو۔

تیسرے طبقے کے صحابیون کا ذکر

ص ۲۱۲/۴۰ - الاسود بن ہلال المحاربی ابو سلام الکوفی نے جو بقول باوردی و العثمانی وابن فتحون و بخاری رح صحابی ہین۔ بقول ابن علی ۸۴ھ چوراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۹۹/۴۳۸ - یسر بن ارطاۃ نے بقول المسعودی ۸۶ھ چھیاسی مین انتقال کیا۔

ص ۳۱۳/۴۴۷ - بشر بن عفوبۃ الجہنی ابو الیمان یہ وہ صحابی ہین جنکو رسول صلعم نے اُسکت اما ترضی ان اکون اباک و عایشہ امک فرمایا تھا جب وہ روتے تھے۔ بقول عبدالبر اُنھون نے ۵۰ھ پچاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۰۷۲/۱۶۹۲ - روح بن رنباغ بن روح بن سلامہ الجذامی ابو زرعہ نے اگرچہ بعضون نے انکو تابعی کہا۔ لیکن بقول اکثر خصوصًا مسلم و حاکم اور غیرہما کے صحابی ہین۔ بقول ابو سلیمان ۸۴ھ چوراسی مین انتقال کیا۔

ص ۱۲۱/۲۰۷ - السائب بن یزید بن سعید بن شامہ نے جنکی روایت صحیحین مین موجود ہے۔ بقول ابو نعیم ۸۲ھ بیاسی یا ۹۱ھ نوے یا ۹۴ھ چورانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۸/۲۹۵ - عبداللہ بن شداد بن الہاد اللیثی جنکی مان سلمی بنت عمیش جنکو جعفر رض نے نکاح کیا پھر حضرت ابو بکر رض نے پھر حضرت علی رض نے نکاح کیا تھا۔ اور ہر ایک سے اولاد ہوئی بقول العجلی ۸۲ھ بیاسی مین نہر وجبل مین غرق ہو گئے۔

ص ۱۱۹/۲۹۷ - عبداللہ بن ابی طلحہ بن زید سہل الانصاری اخوانس بن مالک رض نے

تو لاکھون صحابی کا وجود امام صاحب کے وقت تک موجود رہنا عقلاً و [illegible] ثابت ہوا۔ اب غیر مقلدین کے ڈھکوسلے باتون کی طرف جو چند اوراق اخبار یہ سے نقل کرنے مین ہرگز التفات نہ کرو۔ بلکہ اسکو کذب و بہتان جانو۔ جس سے خسر الدنیا والاخرۃ سے نجات پاؤ۔

اقتباس تقریب التہذیب سے بھی چند صحابیون کی موت کی تاریخ لکھتا ہون۔

طبقہ اولی کے صحابیون کا ذکر

ص ۳۲ - بریدہ بن الحصیب ابو سہل الاسلمی صحابی نے ۶۳ھ تریسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۹ - ثابت بن الضحاک الاشہلی صحابی نے بقول انفلاس ۴۵ھ مین بقول صحیح ۶۴ھ چونسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۴ - جندب بن عبد اللہ بن سفیان البجلی صحابی نے بعد ۶۰ھ ساٹھ کے انتقال فرمایا۔

ص ۴۶ - الحارث بن حاطب بن الحارث صحابی صغیر نے اگرچہ ابن حبان نے انکو تابعی کہا ۶۶ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۶ - الضحاک بن قیس بن خالد صحابی صغیر ۶۴ھ چونسٹھ مین مقتول ہوا۔

ص ۱۳۰ - عبد اللہ بن زید عاصم بن کعب الانصاری صحابی مشہور ۶۳ھ تریسٹھ مین شہید ہوا۔

ص ۱۳۳ - عبد اللہ بن عباس رض نے ۶۸ھ مین انتقال فرمایا طائف مین۔

ص ۲۹۳/۸۰۳ - عبد الرحمن بن سابط نے جنکو ابو موسیٰ نے صحابی کہا ۱۱۸ھ ایک سو اٹھارہ مین انتقال کیا -

ص ۳۰۴/۸۲۰ - عبد الرحمن بن عمرو السلمی نے جنکو طبری اور ابن شاہین نے صحابی کہا ۱۱۰ھ ایک سو دس مین انتقال کیا -

ص ۳۲۷/۸۸۱ - عدی ابن عدی بن عمیرہ بن عروۃ الکندی نے بقول طبری صحابی ہین ۱۲۰ھ ایک سو بیس مین انتقال کیا -

ص ۳۶۱/۱۰۰۵ - عمیہ مولیٰ ام الفضل نے جنکو ابن ابی داؤد نے صحابی کہا ۱۰۴ھ ایک سو چار مین انتقال کیا -

ص ۴۳۲/۱۱۵۹ - الفضل بن عبد الرحمن الہاشمی نے جنکی اصحابیت کو ابو موسیٰ نے ابو سعود الاصبہانی کی روایت سے ثابت کیا ۱۲۹ھ ایک انتیس مین انتقال کیا -

ایقاظ چہارم - ای مؤمنو جب یہ کتاب آپ لوگون کو میسر ہو - تب بڑی خوشی اور خرمی سے ایک مجلس کرو - اور اسمین مقلدین اور غیر مقلدین کی دعوت کرکے - بنظر ایمان کے ان بزرگون کی طرف نظر کرو - اور دیکھو اور دکھلاؤ پھر امام صاحب کی تابعیت کی کیا بات ہی - بلکہ صاحبین وغیرہما کی تابعیت کو بھی ثابت کرنیکی حجت بخوبی حاصل کرلو - پھر اُن صحابیون مین نظر کرو اور اچھی طرح سے پہچانو کہ یہ کون کون بزرگ ہین - پھر غور کرو کہ جب ایسے ایسے بزرگ مثل حضرت انس رضہ خادم رسول صلعم اور مثل حضرت عبد اللہ پر پوتا حضرت عبد المطلب رضہ اور مثل حضرت عبد الرحمن خالہ زاد بھائی حضرت ابراہیم بن رسول صلعم کا امام صاحب کے زمانہ تک باحیات موجود رہنا ثابت ہوا -

ص ۴۰ - جابر بن سمرہ بن جنادہ صحابی مشہور کوفہ کے رہنے والے نے بعد سنہ ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۴۰ - جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری صحابی مشہور جس نے سترہ دفعہ جنگ کی بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۷۶ - رافع بن خدیج بن عدی الانصاری صحابی جلیل القدر نے ۷۳ھ یا ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۹۸ - سلمہ بن عمرو بن الاکوع الاسلمی ابومسلم نے ۷۴ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۹ - عاصم بن عمر بن الخطاب رض نے جو حالت حیات مین جناب رسالت مآب صلعم کے پیدا ہوئے تھے ستر کے بعد انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۹ - خلیفہ حضرت عبداللہ بن الزبیر بن العوام رض ۷۳ھ تہتر مین حجاج کے حکم سے مقتول ہوا۔

ص ۱۳۲ - عبداللہ بن عمر بن صفوان بن امیہ جو رسول خدا صلعم کے عہد مین متولد ہوا ۷۳ھ تہتر مین مع خلیفہ ابن الزبیر مقتول ہوا۔

ص ۱۳۷ - عبداللہ بن عمر رض نے ۷۳ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۵۵ - عبدالرحمن بن عثمان بن عبداللہ التیمی اخی طلحہ صحابی مع خلیفہ ابن الزبیر مذکور مقتول ہوا۔

ص ۱۵۷ - عبداللہ بن غنم الاشعری نے اگرچہ صحابیت مین انکے اختلاف ہے ۷۸ھ اٹھتر مین انتقال کیا۔

ص ۱۷۸ - عرباض بن ساریہ السلمی صحابی نے بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۴ - عبد المطلب بن ربیعہ الہاشمی صحابی نے ۶۲ھ باسٹھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۱۷۷ - عدی بن حاتم مشہور صحابی نے ایک سو ۱۲۰ برس کی عمر مین ۶۸ھ ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۲۰۹ - قرۃ بن ایاس بن ہلال المزنی صحابی نے ۶۴ھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۲۴۸ - معاذ بن الحارث الانصاری صحابی صغیر ۶۳ھ ترسیٹھ مین جنگ حرّہ مین شہید ہوئے۔
ص ۲۵۰ معقل بن سنان بن مظہر الاشجعی صحابی ساکن الکوفہ ۶۳ھ ترسیٹھ مین جنگ حرہ مین شہید ہوا۔
ص ۲۶۲ - فضلہ بن عبید ابو برزہ الاسلمی صحابی مشہور نے بقول صحیح ۶۵ھ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۳۰۱ - ابو شریح الخزاعی صحابی نے ۶۸ھ ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۳۱۷ - ابو واقد اللیثی صحابی نے ۶۸ھ ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔
ص ۳۴۳ - ہند بنت ابی امیہ ام سلمہ ام المؤمنین نے بقول صحیح ۶۲ھ باسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ایقاظ پنجم - ان بزرگون مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضہ بھی ہین دیکھو۔

طبقۂ ثانیہ کے صحابیون کا ذکر

ص ۳۴ - البراء بن عازب الانصاری صحابی مشہور کوفہ کے رہنے والے نے ۷۲ھ بہتر مین انتقال فرمایا۔

سنہ ۸۰ اسی مین ۱۱۴ سال کی عمر مین انتقال کیا۔

ص ۳۳۔ بسر بن ارطاہ القرشی العامری من صغار الصحابۃ نے ۸۶ سنہ چھیاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۶۔ طارق بن شہاب بن عبد الشمس البجلی نے جسنے رسول صلعم کو دیکھا سنہ ۸۲ یا سنہ ۸۳ تراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۱۔ عایذ اللہ بن عبد اللہ الخولانی نے رسول خدا صلعم کے وقت مین پیدا ہوکر سنہ ۸۰ اسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۳۵۔ عبد اللہ بن ابی اوفی ابن علقمہ بن خالد صحابی تھے جو شہر کوفی کے آخر صحابیون مین سے ہین سنہ ۸۶ چھیاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۶۔ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب الہاشمی صحابی نے سنہ ۸۰ مین انتقال فرمایا

ص ۱۲۶۔ عبد اللہ بن الحارث الزبیدی صحابی نے سنہ ۸۵ یا سنہ ۸۶ یا سنہ ۸۷ یا سنہ ۸۸ اٹھاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۸۔ عبد اللہ بن حوالہ ابو الحوالہ صحابی نے ایک قول مین سنہ ۸۰ اسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۳۳۔ عبد اللہ بن ابی طلحہ الانصاری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوکر سنہ ۸۴ چوراسی مین انتقال فرمایا یہ بزرگ حضرت انس رضہ کا اخیافی بھائی تھا۔

ص ۱۳۲۔ عبد اللہ بن البادی اللیثی جو رسول خدا صلعم کے عہد مین پیدا ہوکر کوفہ مین سنہ ۸۱ اکیاسی مین یا بعد اسکے مقتول ہوا۔

ص۱۵۵ - عمارہ بن رویبہ ابو زہیر صحابی نے جو کوفے مین رہتے تھے بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص۲۱۷ - محمد بن حاطب بن الحارث الکوفی صحابی صغیر نے ۷۴ھ مین انتقال فرمایا۔

ص۲۷۲ - وہب بن عبداللہ السوائی صحابی نے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۱۹۹ - عوف بن مالک الاشجعی ابو حماد صحابی مشہور نے ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۲۹۵ - ابو سعید المعلی الانصاری صحابی نے ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۳۴۳ - زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد یہ المخزومیہ نے جو رسول خدا صلعم کے پروردہ تھی ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رض انکے جنازہ مین حاضر تھے۔

ص۳۳۸ - اسماء بنت ابوبکر صدیق رض زوجہ حضرت زبیر بن العوام رض مادر خلیفہ حضرت عبداللہ بن الزبیر نے ایک سو برس کی عمر مین ۷۳ھ یا ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ایقاظ ششم - ان بزرگون مین حضرت عاصم بن حضرت عمر رض۔ اور حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رض۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیر خلیفہ رض۔ اور حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر رض بھی موجود ہین۔ دیکھو۔

طبقہ ثالثہ کے صحابیون کا ذکر

ص۲۳ - اسلم العدوی مولی عمر رض جنہنے زمانہ جاہلیت و زمانہ رسول صلعم کو پایا

رفع کرسکو۔

طبقہ رابعہ کے صحابیون کا ذکر

۲۲ ۔ اسعد بن سہل ابوالامامہ الانصاری صحابی نے ترانوے ۹۳ برس کی عمر مین سنہ ۱۰۰ ایک سو ہجری مین انتقال فرمایا۔

۲۹ ۔ انس بن مالک النضر الانصاری خادم رسول صلعم نے جو صحابی مشہور ہین ایک سو برس کی عمر مین سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ ترانوے مین انتقال فرمایا۔

۴۶ ۔ الحارث بن رافع بن مکیث الجہنی نے بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

۱۲۵ ۔ عبداللہ بن بسر المازنی صحابی صغیر نے جو آخر صحابیون مین سے شام مین مرا علی الاختلاف ایک سو کے عمر مین سنہ ۸۸ اٹھاسی یا سنہ ۹۶ چھیانوے مین انتقال فرمایا۔

۱۲۶ ۔ عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب نے علی الاختلاف سنہ ۸۴ یا ۹۹ سنہ ننانوے مین انتقال فرمایا۔

۱۵۹ ۔ عبدالرحمن بن یزید بن حارثہ الانصاری نے جو نبی صلعم کے وقت مین پیدا ہوئے سنہ ۹۳ ترانوے مین انتقال فرمایا۔

۱۶۸ ۔ عبیداللہ بن رافع المدنی مولی النبی صلعم نے جو کاتب حضرت علی رض کا تھا بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

۱۷۴ ۔ عتبہ بن عبد السلمی ابوالولید صحابی مشہور نے جو قریب سو کے سن رکھتا تھا علی الاختلاف سنہ ۸۸ مین یا سنہ ۹۰ مین انتقال فرمایا۔

۱۷۷ ۔ العداء بن خالد العامری صحابی جنکی وفات بعد سنہ ۱۰۰ کے ہوئی۔

ص ۱۶۹ ۔ عبید اللہ بن العباس بن عبد المطلب الہاشمی ابن عم رسول صلعم صحابی نے ۸۷ھ ستاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۷۴ ۔ عتبہ بن الندر السلمی صحابی نے ۸۴ھ چوراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۹۰ ۔ عمر بن ابی سلمہ بن عبد اللہ الاسد المخزومی صحابی صغیر نے جنکو رسول صلعم نے پرورش کیا کیونکہ انکی مان حضرت ام سلمہ سے حضرت نے نکاح کیا تھا ۸۳ھ تراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۹۷ ۔ عمران بن عصام الضبعی بقول بعض کے صحابی ہی ۸۳ھ تراسی مین مقتول ہوا۔

ص ۱۹۳ ۔ عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان المخزومی صحابی صغیر نے ۸۵ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۵۳ ۔ المقدام بن معدیکرب بن عمرو الکندب صحابی مشہور نے ۸۷ھ ستاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۶۹ ۔ واثلہ بن الاسقع صحابی مشہور نے ۸۵ھ پچاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۰۳ ۔ ابو عامر الاشعری صحابی عبد الملک بن مروان کی خلافت تک زندہ رہا۔

ایقاظ ہفتم ۔ ان بزرگون مین حضرت اسلم العدوی مولی حضرت عمر رض ۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر الطیار رض بن ابی طالب ۔ اور حضرت عبید اللہ بن عباس رض اور حضرت عمر بن ابی سلمہ جنکی مان حضرت ام سلمہ ام المؤمنین کو رسول صلعم نے اپنے نکاح مین لاکر انکی پرورش کی یعنی ربیب النبی صلعم موجود ہین دیکھو ۔ اور اس ایقاظ کو تیسرے اور چوتھے ایقاظ کے ساتھ ملاکر خیال کرو ۔ پھر آٹھوین ایقاظ کے بزرگون کا بھی خیال کرو ۔ جس سے عدم تابعیت کے شبہ کو دل سے بخوبی

ور گشنے ۔ بفضلہ تعالیٰ اگر میں اس اصابہ اور تقریب کے کل دلائل کو
بھی طرح دوں تب بھی اسی طرح کے دلائل اور اور کتابوں سے استنباط
رسکتا ہوں ۔ چنانچہ مولانا عبدالحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ سے بھی ایسا
چند صحابیوں کا نام استخراج کرکے تحفۂ احباب کرتا ہوں ۔ جس سے اچھی طرح
سے امام صاحب کی بلکہ صاحبین کی بھی تابعیت ثابت ہوتی ہے ۔ اور معاندین
کی عداوت کی بات ظہور میں آتی ہے ۔ صـ۳۱ ۔ حضرت انس بن مالک رضہ
خادم رسول صلعم نے ۹۱ سنہ اکانوے میں ایک سو برس کی عمر میں انتقال
فرمایا ۔

صـ۴۳ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضہ نے طائف میں ۶۸ سنہ اڑسٹھ ہجری میں
انتقال فرمایا ۔

صـ۵۲ ۔ حضرت ابو امامہ رضہ نے علی الاختلاف ۸۶ سنہ یا ۸۱ سنہ یا ۹۱ سنہ
اکیانوے میں انتقال فرمایا ۔

صـ۱۰۶ ۔ حضرت رافع بن خدیج رضہ نے ۷۳ سنہ تہتر میں انتقال فرمایا ۔

صـ۱۱۲ ۔ المقدام بن معدیکرب رضہ نے ۸۷ سنہ ستاسی میں انتقال فرمایا اور
اسوقت عمر انکی ۹۱ نوے کی تھی ۔

صـ۱۱۳ حضرت العرباض بن خالد رضہ نے ۷۵ سنہ پچہتر میں انتقال فرمایا ۔

صـ۱۳۵ ۔ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضہ نے ۷۳ سنہ تہتر میں انتقال فرمایا ۔

صـ۱۳۸ ۔ حضرت عکرمہ مولی ابن عباس رضہ کے اگرچہ بعضے نے انکو تابعی کہا
۱۰۷ سنہ ایک سو سات میں انتقال فرمایا ۔

ص ۱۸۱ - عکرمہ بن عبد اللہ مولی ابن عباس رض نے علی الاختلاف سنہ ۱۰۷ ایک سو سات مین یا بعد اسکے انتقال فرمایا۔

ص ۲۳۹ - مالک بن الحویرث ابو سلیمان اللیثی صحابی نے سنہ ۹۴ چورانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۴۱ - محمود بن لبید بن عقبۃ بن رافع الاوسی صحابی صغیر نے سنہ ۹۶ یا سنہ ۹۷ ستانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۶۶ - الہرماس بن زیاد بن مالک الباہلی الوجدیر صحابی نے بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

ص ۳۱۶ - ابو نصر الہلالی نے بقول بعض کے صحابی ہین بعد سنہ ۱۰۰ سو برس کے انتقال فرمایا۔

ص ۳۴۰ - زینب بنت کعب بن عجرہ زوجہ حضرت سعید الخدری رض نے جنکو بعض نے صحابہ کہا بعد سنہ ۵۰ کے انتقال فرمایا۔

ص ۲۵۷ - موسیٰ بن طلحہ المدنی نزیل الکوفہ نے جو رسول خدا صلعم کے وقت مین پیدا ہوکر سنہ ۱۰۳ ایک سو تین مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۶۹ - والضہ بن معبد بن عتبہ الاسدی صحابی نزل الجزیرہ وعمر الی ستہ تسعین یعنی سنہ ۹۰ نوے تک زندہ رہے۔

الیقاظ ہشتم - ان بزرگون مین سوائے حضرت انس رض وغیرہ کے حضرت عبید اللہ بن رافع مولی النبی صلعم - اور حضرت عکرمہ بن عبد اللہ مولی ابن عباس رض موجود ہین دیکھو - اور اس الیقاظ کو چوتھے الیقاظ اور نہم ایقاظ کے ساتھ ملاکر کرکے امام صاحب کی تابعیت کیا معنی صاحبین وغیرہما کی تابعت بھی بخوبی ثابت کیجئے

امام صاحب سے ملاقات و روایت ثابت ہوناکونسی ضرورت ہے۔ کھو لگا۔ باوجود موجود ہونے ہر دونوں کی ملاقات و روایت ثابت نہونا کون سی ضرورت ہے۔ اگر سچ پوچھو تو لقی کا ثابت ہونا بہت ہی ضرورت ہے کہ صاحب مذہب کو مذہب بنانے کے واسطے حتی المقدور حقیقت کو ثابت کرنا بہت ہی ضرورت ہے تب باوجود موجود ہونے صحابی کے ملاقات و روایت نہ کرنا امام صاحب کا مؤمنوں کے اعتقاد کے خلاف ہے۔ ہاں زندیقوں کے اعتقاد کے موافق ہے۔ العیاذ باللہ۔

خیر اسکا دفعیہ اور طریقہ سے بھی کر دیتا ہوں۔ یعنی بفضلہ تعالیٰ صراحۃً روایت کرنا بھی امام صاحب کا صحابیوں سے ثابت کر دکھلاتا ہوں۔ ہر چند اس بات کو بہت کتابوں سے ثابت کر سکتا ہوں۔ لیکن خوف طوالت سے فقط عقود الجواہر پر اکتفا کرتا ہوں۔

ص ۷۶۔ روے محمد بن الفضل و سلیم بن مسلم قالا حدثنا ابو حنیفہ بہ عن جابر قراء رجل خلف رسول صلعم فنہاہ رسول صلعم عن ذلک

ص ۷۶۔ روی مکی بن ابراہیم عن ابی حنیفہ بہ عن جابر قال انصرف النبی صلعم من صلوٰۃ الظہر او العصر فقال من قرأ منکم سبح اسم ربک الاعلی فسکت القوم حتی سال عن ذلک مرارا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ فقال رایتک تنازعنی او تخالجنی القرآن۔

ص ۷۷۔ روی یونس بن بکیر و علی بن مزید الصدائی و مروان بن شجاع

۱۳۹ھ - حضرت واثلہ بن الاشفع نے ایک سو برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔
۱۷۰ھ - حضرت جابر بن سمرہ رض نے علی الاختلاف ۶۶ھ یا ۷۴ھ یا ۷۶ھ چھتر مین کوفہ مین انتقال فرمایا۔
۱۷۹ھ - عبد مزاد رک النبی صلعم نے ایک سو بیس برس مین انتقال فرمایا۔
۲۳۳ھ - قتادہ رض نے اگرچہ بعض نے انکو تابعی بھی کہا ہے ۱۱۷ھ ایک سو ستر مین انتقال فرمایا۔
۲۲۵ھ - النعمان بن لشبیر رض جو بوقت رحلت رسول صلعم آٹھ برس کا تھا ۶۴ھ چونسٹھ مین مروان کے حکم سے مقتول ہوا۔
۳۶۵ھ - حکیم بن حزام رض کے ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔
۲۷ھ - حضرت عمرو بن ابی سلمہ رض نے کہ آنحضرت صلعم کے وقت مین نو برس کا تھا ۸۳ھ تراسی مین انتقال فرمایا۔
۳۰۶ھ - حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رض نے ۸۶ھ یا ۸۷ھ ستاسی مین کوفہ مین انتقال فرمایا۔
۱۰۱ھ - عبد اللہ بن السحر الصحابی رض نے ۸۸ھ مین انتقال فرمایا۔

ایقاظ فہم - ان کل بزرگون مین نظر کرکے - ہمارے تذکرۃ المذاہب کے ۲۷۸ صفحہ سے ۲۸۱ تک دیکھو - جسمین اکثر ان بزرگون کا نام پاؤ - پھر ۴۲۱ صفحہ کو بھی ملاحظہ کرو - پھر ۵۰۸ مین نظر کرکے کمالیت پیدا کرلو - تاکہ ہمیشہ مناظرہ مین دندان شکن جواب دیکر غالب رہو -

دفع دخل - اگر کوئی کہے کہ امام صاحب کے زمانہ تک صحابی کے رہنے سے

ولم علیها سویقا و تمرا وقال ان سبعت لك سبعت لصواحبك

۱۲۱ - ابوحنیفه عن الهیثم عن انس قال خرج النبی صلعم للیلتاین خلتا من شهر رمضان الخ۔

۶۸ - ابوحنیفه عن عکرمه عن ابن عباس قال قال رسول صلعم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا۔

۱۰۷ - ابوحنیفه سمع عائشه بجرد تقول قال رسول صلعم اکثر جند الله تعالی فی الارض الجراد لا اکله ولا احرمه۔

۱۲۴ - ابوحنیفه عن ابی الهذیل غالب بن الهذیل ان لنساء کن مع جنازة فاراد عمران یطردهن فقال رسول الله صلعم دعهن فان العهد قریب۔

دفع دخل اگر کوئی کہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کی موت تو قبل اسی کے ہوئی اور امام صاحب کی پیدائش اسی مین ہوئی - پھر کیونکر روایت کرنا اسکا اُنسے ثابت ہوسکتا ہے - **جواب** اسکا کئی طرح پر ہے -

اوّلاً - امام صاحب کی پیدائش کو اسی ہی مین ہوتا فرض کرکے اُسکو کالوحی من السماء سمجھ لینا - کون سی وحی من السماء سے ثابت ہے - اجی صاحب اس تاریخ کو تو یہ مضمون ہے ولیکن قلم در کفِ دشمن است - کے چند معاندون نے امام صاحب کی تابعیت کو باطل کرنے کے واسطے اُنکے اصحابون کی طرف منسوب کرکے شہرت دیا - اور غیر معاندون نے بھی نقل کیا

عن ابی حنیفه عن جابر قال صلی رسول صلعم باصحابه الظہر او العصر فلما انصرف قال من قرء خلفی سبح اسم ربک الاعلی فلم یتکلم احد فرد ذلک ثلاثا فقال رجل انا یا رسول ؐ فقال قد رأیتک تخالجنی او تنازعنی القرآن من صلی منکم خلف امام فقراءته له قراءة **ف** سبحان اللہ چہ خوب ان تین حدیثون سے قرات خلف الامام کی منہی عنہ ہونا بخوبی ثابت ہوگئی تب ہی امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح نے قرات خلف الامام کو نادرست فرمایا۔ اب ہم سبکو اس روایت کے غیر کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے کہ وہ اسکے مقابلہ مین قابل اعتماد کے نہین ہوسکتی ہے۔ کہ اسمین باعث توسطات بعید ہ کے رطب و یابس کی گنجایش ہے۔ خذہذا۔

ص۱۲۴ ۔ ابوحنیفه عن علی بن الاقمر ان النبی صلعم کان یظل صائما و یبیت طاویا ثم ینصرف الخ۔

ص۱۲۴ ۔ ابوحنیفه عن علی الاقمر عن ابن عمر ان رسول صلعم قال ان بلالا یوذن بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن مکتوم **ف** اس حدیث سے سحر گاہی کا اخیر رات کو کھانا حسب مذہب امام صاحب کے ثابت ہوا۔

ص۱۴۱ ۔ ابوحنیفه عن ابراهیم ان النبی صلعم حج واعتمر اربع عمر فقرن احدی عمرة الا ربع حجه۔

ص۱۶۵ ابوحنیفه عن الهیثم ان النبی صلعم لما تزوج ام سلمه

کیونکہ اِس قصے مین یہ چار بات ہین ایک اَسّٹھ دوسرا سَتّر تیسرا اسّی چوتھا روایت کرنا۔ اِنمین سے فقط اسّی ایک طرف۔ اور باقی تین ایک طرف فانظروا لمن الغلبۃ یا ایہا الاخوان فانظروا۔ ھذا احق الحقائق۔ استنبطتہ بتائید خالق الخلائق۔ خذہ یا ایہا الشائق۔ فانہ ادق الدقائق۔

تنبیہ۔ اب ان تحریرات مذکورہ اور تقریرات مذکورہ سے امام صاحب کی تابعیت کالشمس فے نصف النہار کیسی ثابت ہوگئی۔ نہ ابر و بادل کیسی مزاحمت بھی باقی رہی۔ کیونکہ امام صاحب کی پیدائش علی الاختلاف اَسّٹھ[۶۱] یا سَتّر یا اسّی۔ ہجری مین ہوئی کما مرّ ذکرہ۔ اگر اَسّٹھ کا اعتبار کیا جاوے تو ہر چار طبقے کے صحابیون کی ملاقات سواے اسکے اور اور لاکھون اُن صحابیون کی ملاقات (جنکی شمار مورخین کو معلوم نہین) نصیب ہوئی۔ اور اگر ستّر کا اعتبار کیا جاوے۔ تو باقی تین طبقے کے صحابیون کی ملاقات اور سواے اِسکے اور اَور ہزارون اُن صحابیون (جنکی گنتی مورخین کی کتابون مین آئی نہین) نصیب ہوئی۔ اور اگر اسّی کا بھی اعتبار کیا جاوے تو بھی باقی دو طبقے کے صحابیون کی ملاقات ماسوا اِسکے اور اَور سیکڑون اُن اصحابون کی ملاقات (جسکی تعداد مورخین کو معلوم نہین) بخوبی نصیب ہوئی۔ یہانتک امام صاحب نے بہتیری روایتین بھی صحابیون سے کین۔ چنانچہ بطور نمونہ کے چند روایتین مذکور ہوئین پھر امام صاحب کی تابعیت مین کونسی بات باقی رہی۔ سواے اسکے بڑے بڑے شاعرون نے بھی امام صاحب کی روایت کرنے کو اپنے شعرون مین مندرج کیا۔ چنانچہ بعض انمین سے ایک یہ ہے۔ کفے النعمان فخرا ماروا کہ۔ من الاخبار من عز الصحابۃ۔ کذا فی شرح الحصکفے حضرت تابعیت کی تعریف تو وہ ہے جسکو صحابی کی ملاقات

خیر بالفرض اگر یہ تاریخ صحیح بھی ہو تو بھی امام صاحب کی ان روایتون کو
اُس جابر کی طرف جو قبل پیدائش امام صاحب کے انتقال فرمایا منسوب کرنا
اور اُس سے تکذیب روایتون کو ثابت کرنا علماے غیر متبحرین بلکہ نادانون کا
کام ہی کیونکہ مورخین نے فقط ایک جابر کی تاریخ لکھی حالانکہ جابر فقط
ایک صحابی کا نام نہین ہزارون صحابہ کا نام ہی۔ چنانچہ فقیر نے جو پہلے طبقے
مین بارہ۱۲ صحابیون کا نام ذکر کیا۔ اسمین بھی اسما بن حارثہ دو صحابی کا نام
مشترک آگیا۔ جب بارہ۱۲ صحابی مین دو صحابی کا نام مشترک ہو سکا۔ تو بارہ سو
صحابی مین کتنے صحابہ کا نام مشترک ہو سکتا ہی۔ جواب اِس اربعہ متناسبہ سے

۱۲ : ۲ :: ۱۲۰۰ : م = ۲×۱۲۰۰ ÷ ۱۲ = ۲×۱۲۰۰/۱۲ = ۲۰۰

صحابہ کا نام مشترک ہو سکتا ہی۔ پھر لاکھون کروڑون صحابیون مین جابر کے نام
کا مشترک نہ سمجھنا محض بے وقوفون کا کام نہین تو کیا۔ بلکہ اِس آیت کا منکر
ہونا۔ قولہ تعالیٰ وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم
من احد او تسمع لھم رکزا۔

ثانیاً۔ جب بہت سی کتابون سے روایت کرنا امام صاحب کا ثابت ہو چکا
پھر چند منکرین کے انکار سے کیا ہو سکتا ہی بلکہ قاعدہ المثبت مقدم علی
النافی کا دخل اسمین آجاتا ہی۔

ثالثاً۔ جب امام صاحب کی پیدائش علی الاختلاف ۶۱ اکسٹھ۔ ستر۔ اسی
مین ہونا اور روایت کرنا اُنکا حضرت جابر سے مسلم و ثابت ہی۔ تو بجز بی
اُس جابر سے جو قبل اسی کے انتقال فرمایا ملاقات اور روایت کرنا بھی ثابت

انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنھم ولم یثبت ذلك عند اھل النقل انتھی کلامه۔ سواے اِسکے ابن خلکان اور امام نواوی اور امام یافعی وعلی القاری حنفی اور محمد اکرام حنفی کا بھی یہ قول ہی جیسا معیار میں ہی۔ تم اِسکا کیا جواب دیتے ہو۔

جواب ہر چند کہ بعد اثبات دلائل تابعیت اور ایراد سند اِسکے کے مجھے حاجت رد کرنے اِن اقوال متعصبین کی تو نہ تھی۔ لیکن چونکہ نافہم اُسکی دلیل لائے۔ اسلیے اسکی قلعی کھولنے کی ضرورت پڑی۔ بفضلہ تعالی اِس عبارت کا جواب اسی عبارت سے کئی طرح پر نکالتا ہون۔ اور آگے پیش نظر ناظرین کے کرتا ہون۔ جس سے وے مارے خوشی کے باغ باغ ہو جاوین اور میرے لیے دعاے خیر مناوین۔

اوّلاً۔ یہ عبارت تو میرے ہی دعوی کی دلیل ہی نہ میان صاحب کی۔ بلکہ میان صاحب کا اِس عبارت سے امام صاحب کی عدم تابعیت کا استدلال کرنا۔ گویا اپنی خوش فہمی کا اقرار کرنا ہی۔ نے نے بلکہ معرکہ مناظرہ مین بے علمی کا علم اُٹھانا۔ کیونکہ اُسی عبارت مین اصحابہ یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنھم کی جو عبارت ہی وہ عبارت بڑے زور سے اِسبات پر دلالت کرتی ہی۔ کہ امام صاحب کے جم غفیر اصحابون نے امام صاحب کی لقی اور روایت کی شہادت دی۔ جب ایسے جم غفیر کی شہادت سے اُنکی تابعیت ثابت ہو چکی۔ پھر کیا سیکڑون برس کے بعد ابن طاہر یا اور کسی کے انکار سے وہ شہادت شرعی باطل ہو جائیگی۔ لاحول ولا قوة۔

حاصل ہوئی - اِسکی تابعیت ثابت ہوئی - جب امام صاحب کو اتنے صحابیوں سے ملاقات حاصل ہوئی - پھر کیونکر تابعیت اِنکی ثابت نہوئی - باوجود اِسکے اِنکی تابعیت کا منکر ہونا - بعض متعصبین کے قول سے اُسکا انکار کرنا - گویا کل سیر اور تواریخ کی کتابون کو یعنی ابوعبداللہ البخاری - خلیفہ بن خیاط - محمد بن سعد - یعقوب بن سفیان - ابوبکر بن ابی خیثمہ - ابوالقاسم البغوی - ابوبکر بن ابی داوٗد - عبدان مطتین - ابوعلی بن السکن - ابو حفص بن شاہین - ابوالمنصور الباوردی - ابوعبداللہ بن مندہ - ابونعیم ابوعمرو بن عبدالبر - ابوبکر بن فتحون - ابوموسی المدنی - عزالدین بن الاثیر ابوعبداللہ الذہبی - وغیرہم - کی تحریر اور تقریر اور کتابون کو خاک مین ملانا - بلکہ جلاکر راکھ کرنا - اعتراض اگرچہ تمنے بہت سے دلایل قویہ - اور براہین جلیہ سے اپنے دعوی کو ثابت کیا - لیکن اکثر علماے محققین وفضلاے مدققین نے امام صاحب کی تابعیت کو انکار بھی کیا - حتی کہ تمہارے حنفیون مین سے بھی شیخ ابن طاہر حنفی صاحب مجمع البحار نے انکار کیا - چنانچہ اِنکے تذکرۂ موضوعات کی اِس عبارت کو مولوی نذیرحسین میان صاحب نے اپنی معیار مین امام صاحب کی عدم تابعیت کی دلیل گردانا ہے - وکان فی ایام ابی حنیفة اربعة من الصحابة انس بن مالک بالبصرة وعبداللہ بن ابی اوفی بالکوفة وسهل بن سعد الساعدی بالمدینة والوطفیل عامر بن واثلة بمکة ولم یلق احد منهم ولا اخذ عنه واصحابه یقولون

بینہ کے مقابلہ مین بیکار ہی - صورت ثانی اور صورت ثالث کی شہادت تو شرع مین بے اعتبار ہی - الغرض جس چیز کا وجود بینہ سے ثابت ہوگیا - پھر کسی کے انکار سے اُسکا بطلان لازم نہین آویگا - چنانچہ اِسکی دلیل تذکرۃ المذاہب کے ۵۶۵ صفحہ مین حضرت علی رض کے قول سے ثابت ہوئی - جب امام صاحب کی تابعیت جو بیّنہ قویّہ یعنی اُنکے اصحابون کے قول سے ثابت ہوچکی حتّٰی کہ معاندین بھی بقولہم اصحابہ یقولون کے اسباب کو اقرار کرتے ہین - تب بعض منکرین کے انکار سے کیونکر باطل ہوگی - فنعم ما قال اللہ تعالیٰ - لیہلک من ہلک عن بینۃ یحیی من حیّ عن بینۃ -

ثالثًا - اگر یہ شہادت جم غفیر اصحاب امام صاحب کی جو انکی روایت اور لقی پر دی گئی جس سے تابعیت ثابت ہوتی ہی - مقبول شرع نہ ہوگی - تو شہادت منفردی رواۃ صحاح کی جو چند متوسطین پر دار و مدار ہی کیونکر مقبول شرعی ہوگی - ہرگز نہوگی ہرگز نہوگی - جب یہ شہادت رواۃ کی مقبول شرعی نہ ٹھہری تو کل حجت آپکی پایۂ اعتبار سے گزر گئی - پھر آپکے علمون کا پتہ کہان - اور انکے ثمرون کا ٹھکانا کہان - تب تو دھوبی کے کُتّے کیسی سی نقل ہوئی - نہ گھر کا نہ گھاٹ کا -

رابعًا - باوجود ثبوت بلکہ اب غیر مقلدون کی شان مین یہ کہاوت صادق آئی گھر مین رہے نہ تیر تھ گئے - مونڈ منڈا کر فضیحت بھیے - اصدق قولہ تعالیٰ فی کل وادٍ یہیمون واصحابہ یقولون الخ کے پھر لم یثبت لکھنا - اور اُسپر اعتقاد کرنا - سراسر امام صاحب کے اصحابون کو جھوٹا سمجھنا - بلکہ حق کو ناحق اور ناحق

ف برین عقل و دانش بباید گریست - ابھی صاحب امام صاحب کے اصحابون کی مجلس مین ایسے ایسے مورخین متاخرین کی گزر و گنجایش کہان جو اس شمع خلوت کا پروانہ بھی ہو سکے - پھر ایسے لوگونکے انکار پر اعتماد کون کرے - ف

باشمع خلوت ما پروانہ در نہ گنجد
در بزم آشنایان بیگانہ در نہ گنجد

کا ش کے میان صاحب صرف و نحو سے بھی کچھ موانست رکھتے - تو ضرور لفظ اصحابہ یقولون سے جو اس عبارت مین موجود ہی معنی جمعیت کے دریافت کرکے شہادت شرعی کو معلوم کر لے سکتے - تب تو لم یلق احداً منھم ولا اخذ عنہ - اور لم یثبت ذلک عند اھل النقل کو جو محض خبر احاد بعض متعصبین متاخرین کی ہی - مقابلے مین شہادت جم غفر ان اصحابون کی جو ہمعصر امام صاحب کے تھے پیش نہین کرتے - اس سے میان صاحب کی حیثیت ولیاقت کی وسعت جسقدر ہی کھل گئی - اور امام صاحب سے انکی عداوت کسقدر ہی معلوم ہو گئی - ثانیاً جب ابن طاہر کو یہ بات ثابت ہو چکی کہ امام صاحب کے وقت مین چار صحابہ موجود تھے اور امام صاحب کے اصحابون نے انکی لقا اور روایت کی شہادت بھی دی - پھر کونسی وحی اسکے نسخ پر نازل ہوئی - جسکے تکیہ پر یہ انکار کرتے ہین بھلا انکا یہ انکار کب قابل سماعت ہوگا - کیونکہ یہ قول تین حال سے خالی نہین - یا تو انکار ہی انکار ہی - یا شہادت علی الغیب ہی - یا شہادت علی النفی ہی - صورت اول مین تو بمضمون البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر - حلف درکار ہی - نہین تو مجرد بولنا یا لکھنا انکا محض بیکار ہی - بلکہ حلف منکر بھی

یحتمل الصدق والکذب کے۔ اور مضمون سے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے علماے محققین اور فضلاے مدققین پر مخفی نہین۔ سواے اسکے مخبر اوّل نے اس قول کو دیانت وامانت کی جہت سے کہا۔ یا تعصّب وعداوت سے۔ اگر ثانی ہی تو یا یہ اعتبار سے خارج ہی جیسا ابن خلطان وامام نواوی وغیرہما کا قول جسکو آپکے میان صاحب دلیل لائے۔ اگر اوّل ہی تو بھی قابل وثوق کلی کے نہین۔ کیونکہ وہ مخبر اوّل اگر امام صاحب کا ہمعصر بھی ہوتا تو بھی امام صاحب کے ساتھ رات دن ہر آن وزمان مثل ہمزات وسایہ انکے کے رہنے سے رہا۔ پھر اُسکے عدم لقی وعدم روایت کی شہادت کیونکر مقبول شرعی ہوسکے۔ اور کون احمق اُسکو اعتبار کرے۔ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اسکے غیبوبت مین کسی صحابی کی ملاقات ہوئی ہو۔ یا اسکے روبرو مین بھی ملاقات ہوئی ہو۔ لیکن وہ اُس صحابی کی صحابیت سے مطلع نہو۔ جیسا چند آدمی ملکر کسی تماشگاہ یا بازار مین سیر کو جاتے ہین اسمین بعض کو بعض کے ساتھ ایسی ملاقات ہوجاتی ہی کہ دوسرے کو خبر تک بھی نہین ہوتی ہی۔ اگر ہو بھی پر اسکے عدم معرفت اور عدم شناخت کی وجہ سے اس بعض کی لقی کا انکار کرتے ہین۔ اسی طرح سے مخبر اوّل نے بھی عدم لقی کی خبر ظاہر کی ہو۔ اور اہل نقل اسکو نقل کرتے رہین۔ ہون۔ کچھ بعید نہین۔ کیونکہ جب ہمکو روایت کرنے کی شہادت ملی۔ تب منکرین کے قول کو رد کرنے کی ضرورت پڑی۔ اگر کہو جانب آخر کے ناقلون مین بھی یہ احتمالات موجود ہین۔ تب اذا تعارضا

اور ناحق کو حق یقین کرنا - العیاذ باللہ - سواے اسکے یہ قول لم یثبت تحکم ہی تحکم ہی اسپر نازان ہونا احمقون کا کام ہی کیونکہ اس لم یثبت کا بطلان اسی عبارت سے بہت ہی عیان ہی حاجت بیان نہین - کیونکہ جملہ اصحابہ یقولون الخ صاف اس بات پر گواہی دے رہی ہی کہ اکثر اہل نقل نے امام صاحب کی لقی اور روایت کو ثابت کیا - اسلیے یہ جملہ اصحابہ یقولون الخ کی کتابون مین شائع و ذائع ہوئی پھر اہل نقل کے دوسرے فریق نے اسکا انکار بھی کیا - جب ایک فریق نے ثابت کیا - اور دوسرے فریق نے رد کیا - تب لم یثبت کا لکھنا تحکم نہین تو کیا - بلکہ تکذیبن کی خبر احاد کو کالوحی من السما سمجھنا - اور شہادت شرعی مثبتین کو لاشئی تصور کرنا - ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا - اگر سچ پوچھیے تو عدل و انصاف و عقل و فہم کی کارگزاری تو یہ ہی کہ جہان کہین اہل اثبات اور اہل نفی کے درمیان مخالفت واقع ہو تو بمضمون المثبت مقدم علی النافی اہل اثبات کی ترجیح ہو -

خامسًا علی ہذا القیاس قولہ و لم یلق احد منہم کا بطلان بھی ماسواے دلائل بالاتقدم کے فقط عقل سے بھی ایسا ثابت ہی جسمین نقل کی گنجایش باقی نہین رہ سکتی ہی پھر اسمین اہل نقل کی نقل کا کیا اعتبار - کہ اہل بصارت کرے اُسکو اختیار وہ بطلان عقلی یہ ہی کہ کوئی اہل نقل ان منکرین مین سے امام صاحب کے ہمعصر تھے ہی نہین بلکہ سواے اسکے نہین ہی کسی مخبر کی خبر کو نقل در نقل کیے گیے - اور اس مخبر اول کی خبر کسقدر قابل تصدیق ہی مضمون سے حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ کے - اور قول سے الخبر

تنبیہ جب مین ابن طاہر کی عبارت کو تخطیہ کامل کر چکا - تب اُس سے ابن خلکان اور امام نواوی وغیرہما کی عبارت کا تخطیہ بھی باجمال حاصل ہوا کہ عبارت کُل کی ایک ہی ہی - اب باقی رہ گئی یہ بات کہ ابن طاہر نے باوجود حنفیت کے کیون ایسا لکھا - جواب اسکا یہ ہی کہ یہ ناقل ہی اور نقل کفر کفر نباشد سے انپر چندان الزام نہین ہوسکتا ہی - کیونکہ ہوسکتا ہی کہ اُنکی نظر اور اُنکی ہم مثلون کی نظر فقط معاندین منکرین کی کتابون پر پڑی ہوگی - اسلیے ایسی خطا اِنسے سرزد ہوئی - ۵

خطا کردن بقولِ دشمنان گوش کہ عہد دوستان کردی فراموش

کیونکہ ابن طاہر کی یہ عبارت بعینہ ابن خلکان شافعی جنہنے ۶۸۱ھ مین انتقال فرمایا انکی وفیات الاعیان مین - اور امام نواوی شافعی جنہنے ۶۷۶ھ مین انتقال فرمایا انکی تہذیب الاسماء مین - اور امام یافعی شافعی جنہنے ۷۶۸ھ مین انتقال فرمایا انکی مرآت الجنان مین ملی - جکو آپکے میاںصاحب نے جدی جدی دلیل جانکر اپنی معیار مین نقل کیا - حالانکہ یہ ایک ہی دلیل ہی کہ ہر متاخرنے اپنے تقویت مذہب کے لیے ہم مذہب متقدم سے نقل کی - اسی طرح سے ابن طاہر نے بھی جنہنے ۹۸۴ھ مین انتقال فرمایا - بلا تحقیق و تدارک کے انکی کتابون سے وہی عبارت کو نقل کیا - علی ہذا القیاس اکثر حنفیون کا یہ ہی حال - اور بہتون کی ایسی ہی قیل و قال - چنانچہ علی القاری حنفی نے جنہنے ۱۰۱۴ھ مین انتقال فرمایا - اپنی شرح شرح النخبۃ مین اور محمد اکرام حنفی نے امعان النظر و توضیح نخبۃ الفکر مین امام سخاوی

لتساقطا کے اعتبار سے دونون فریقون کا قول ساقطا الاعتبار ہی۔

جواب مین الحمد للہ کہونگا کہ جب تمھارے اعتراض سے جانب آخر کے اہل نقل کی نقل کا ثبوت پا یا گیا۔ تب تمھاری دلیل ولم یثبت عند اہل النقل۔ وغیر ذالکسکی تکذیب اور اس قول کے بطلان مین جو ہماری استدلال ہی اسکی تصدیق بخوبی ثابت ہوگئی۔ جب قول منکرین ولم یلق ولم یثبت۔ باطل ٹھہرا۔ تب وہ معارض شئی موجود بالبیّنہ کا نہوسکا۔ ہان قاعدۂ تعارض اس محل مین جاری ہوتا ہی جہان کہین دونون طرف دلیل مساوی موجود ہوئے۔ یہان منکرین کو سوائے انکار بلا حلف کے بیّنہ کہان جو تعارض کا قاعدہ پیش آوے۔ اگر مجرد انکار بیّنہ کا معارض ٹھہرے۔ تو کل بیّنہ مدعی کا دار العدالت مین ساقط الاعتبار ٹھہرے۔ تب تو ہر منکر فقط انکار سے مقدمہ جیت لیوے۔ یہ خلاف عقل و نقل کے بات ہی۔ ہان نا دانون کے خیالات ہین۔ ع

خیالات نادانِ خلوت نشین | بہم برکند عاقبت کفر و دین

سادسًا علیٰ ہذا القیاس قولہ وکان فی ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ کا بطلان یعنی امام صاحب کے وقت مین فقط چار ہی صحابہ تھے اسکے حصر کا بطلان بھی ظاہر و باہر ہی کیونکہ سوائے ان چار کے اور اکو سیکڑون ہزارون لاکھون صحابہ امام صاحب کے زمانہ تک ذی حیات موجود تھے چنانچہ اُنمین سے بعض کا ذکر ہمنے ابھی پہرے اور جو تھے طنفی ہین کردیا ہی۔ پھر اسکے حصر کا ادّعا ہوا کی طرح اُڑ گیا۔

معاندین کی سرکوبی کے لیے خدا کے فضل وکرم سے اسکا جواب بھی اسی عبارت سے نکالتا ہون۔ اور دوستون کے لیے تحفہ بھیجتا ہون۔ حضرت آپکے میان صاحب نے محال کیا ثابت کیا۔ بلکہ اپنی ہی کوتاہی عقل اور نافہمی نقل کو ثابت کیا۔ کاشکے میان صاحب محال کے معنی سے واقفیت رکھتے۔ اور تواریخون کی عبارتون کو سمجھتے۔ (کہ محض خبر احاد احتمالی و باہم متضاد ہی) تو ایسی خفت عقل کی بات نہ فرماتے۔ نہ لفظ محال کا ایسے محل مین اطلاق کرتے۔ اجی حضرت محال تو اُسوقت مین ثابت ہوتا۔ جس وقت حضرت جابر رض کی موت ایسی کوئی تاریخ متعین مین جو قبل تاریخ پیدائش امام صاحب کے ہی۔ بالیقین ثابت ہوتی۔ یہان تو جانبین کی موت وحیات مین اختلاف ہی اختلاف ہی۔ اور اختلاف مین احتمالات ہی اور بمضمون اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال احتمالات مین امر تیقن کہان۔ جو محال ثابت ہوسے۔ بلکہ نقلی اور روایت بہت ہی ممکن و غیر محال ہی۔ فقط تعصب مذہبی سے اسطرح کی قیل وقال ہی۔ کیونکہ جب علی الاختلاف امام صاحب کی پیدائش اکسٹھہ یا سنتر یا اسی مین ہوئی۔ اور بدلیل تمھارے میانصاحب کی بھی حضرت جابر رض کی موت علی الاختلاف اُسیٹھہ یا سنتر یا اٹھتر یا کچھہ اوپر ستتر یا اُناسی مین ہوئی۔ تب تو نقلی بخوبی ثابت ہوگئی پھر محال کیونکر ثابت ہوا۔ اگر کوئی امام صاحب کے اکسٹھہ اور ستتر مین پیدا ہونے کو انکار کرے۔ تو خصم کو بھی گنجائش ہی کہ مورخین کی اُن کل تاریخون کو (جو خود ہی آپسمین متخالف ومتضاد ہین) لاشی سمجھکر انکار کرے۔ اور اُنکی غیر تاریخ کو صحیح جانے۔ فی الواقعہ یہ ہی صحیح ہی کہ یہ تواریخین خود ہی

شافعی المذہب سے جو ۴۶۳ھ مین انتقال فرمایا ۔ اِس عبارت کو بلا تدارک نقل کیا جسکو میانصاحب نے دلیل گردانا جب اِس نقل کی اصل کی بنا تعصب مذہبی سے ہوئی ۔ تب اِس سے حنفیون کو الزام دینا محض پوچ و لچر بات ہی ۔ چونکہ اِس تعصب کی باتکو ایک مرتبہ مینے فصل سوم کی پانچوین گذارش مین لکھا ہے اسلیے وہانپر مراجعت کرنے کی برات دیا ۔ **سابعًا** امام یافعی شافعی نے تو اعتماد کلی اور اعتقاد جلی سے امام صاحب کی تابعیت کی شہادت مین یہ عبارت مرآة الجنا (تا) وکان قد ادرك اربعة من الصحابة الخ لکھی حتّٰی کہ جس قول سے عدم تابعیت ثابت ہوتی ہی اسکو غیرون کی طرف منسوب کر کے قال بعض اصحاب التاریخ ولم یر احدا منہم ولا اخذ عنہ کہا ۔ تاکہ لوگ اِسکی سند نہ پکڑین بلکہ اسکو ضعیف سمجھین ۔ مع ہذا اُنکے قول کو عدم تابعیت مین سند گردانا ۔ نافہمی عبارت کا اقرار کرنا ہی سچ ہی مطلب فہمی کچھ اور ہی نقل نویسی کچھ اور ہی ۔ ع مور گو تواند کہ سلیمان شود ۔ **اعتراض** اجی صاحب حنفیون نے جن جن صحابیون سے امام صاحب کی لقا و روایت ثابت ہی کہا ۔ میانصاحب نے اپنے معیار مین تواریخون سے اسکا محال ثابت کیا ۔ حتّٰی کہ شامی نے اِس قول کو واعترض بانہ مات قبل ولادة الامام بسنة انتہی اور ابن شاہین کے اِس قول کو ہذا وہم صریح فان جابر بن عبد اللہ باتفاق الروایات مات فی بضع وسبعین الخ ۔ اور امام نوادی کے اِس قول کو توفی جابر بن عبد اللہ بالمدینة سنة ثلاث وسبعین وقیل ثمان وسبعین وقیل ثمان وستین الخ ۔ اپنے دعوی کی دلیل گردانا ہی ۔ پھر اسکا جواب تم کیا دیتے ہو

جواب ہرچند بعد ثبوت تابعیت کے اسکا جواب دینا عبث سمجھتا ہون ۔ لیکن

دقایقون وغوامضون کو سمجھنے کے لیے مدّت مدید و علم مزید چاہیے ؎
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب۔ لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن۔
سواے اِسکے جابر بن عبداللہ رض کے ہم نام سیکڑون صحابہ ایسے تھے
(کہ مورخون کو اِنکے حالات سے اصلا اطلاع نہین) شاید امام صاحب نے
اُن مین سے کسی سے روایت کیا ہو۔ اِسلیے خوارزمی وعقود الجواہر وغیرہما
مین امام صاحب کا روایت کرنا صحابی سے ثابت ہے اور ناظاہر نہین کہ مثبتین
کا قول منکرین کے قول سے معتبر تر ہے۔ کہ اِسمین المثبت مقدم علی
النافی شاہد ہے۔ کما مرّ ذکرہ۔

اعتراض خوارزمی جو امام صاحب کی مسانید مشہور ہے وہ تو ابوحنیفہ کی بذات
خود جمع کی ہوئی نہین بلکہ خوارزمی نے امام کے اُن مسانید کو جو کئی شخصون نے
علیحدہ علیحدہ جمع کر رکھا تھا ۶۷۴ھ مین جمع کیا اِسکا کیا اعتبار ہے۔

جواب اجی صاحب اگر اسکا اعتبار نہو تو صحاح کا بھی اعتبار نہوگا۔ کیونکہ
صحاح کی حدیثین جو قال النبی صلعم مشہور ہین وہ تو رسول خدا صلعم کی بذات
خود یا صحابی کی بذات خود جمع کی ہوئی نہین۔ بلکہ صاحبان صحاح نے بعد دو [۲۰۰]
ڈھائی [۲۵۰] سو برس کے جمع کیا۔ پھر اِسکا کیا اعتبار ہے العیاذ باللہ۔ علی ہذا القیاس
اگر خوارزمی کا ۶۷۴ھ مین تالیف ہونے کے سبب سے معتبر نہونا ثابت ہو۔ تو
ابن خلکان نوادی و یافعی وغیر ذالک کی تاریخ جو صدی ۶۷۴ھ کے آگے پیچھے
تالیف ہوئین بطریق اولی معتبر نہونا ثابت ہو۔ پھر اِنکی دلیل لانا کیسا کیا حضرت
جابر رض نے اپنی موت کی تاریخ کو بذات خود لکھا تھا ؎ برین عقل و دانش بباید گریست

اپنی غلطی کو ایکار رہی ہین کہ جب حیات و موت کی تکرار عقلاً و نقلاً و شرعاً و
عرفاً متصور نہین ۔ تب شخص واحد کی موت و حیات مختلف تاریخون مین کیونکر
متحقق ہو سکتی ہین ۔ تا ظاہر نہین کہ اسطرح کے موضع اختلاف مین
احد الاقوال کے صدق سے دوسرے اقوال کا کذب علی سبیل البدلیت لازم آتا ہے
اور کل تاریخون کا صادق ہونا محال ہے کہ موت و حیات دو تین بار نہین ہوتی
ہین ۔ اما کل کا کذب ہونا محال نہین بلکہ ممکن ہے کہ انکا غیر کوئی تاریخ صحیح ہو
اور وہ تاریخ امام صاحب کی تابعیت کی خبر دیتی ہو ۔ اگرچہ اس قسم کی خبر کو امام
صاحب کی تابعیت کو اڑانے کے واسطے ابن شاہین وغیرہ نے هذا وهم
صریح اور وهم من قال سنة سمانین وغیر ذلک کہکر مشہور کرتے ہین

ع بے ہنران صد حیل آر ندپیش   تا زود کار ہنر مند بیش

لیکن اس سے ہوتا کیا ۔ اور بگڑتا کیا ۔ جب ان مورخین کا جنازے مین حضرت
جابر رض کے شریک ہونا محال ثابت ہے پھر انکے قول سے ان متقدمین کے قول کو
(جس سے امام صاحب کی تابعیت ثابت ہے) وہم سمجھ لینا ۔ اور انکے قول کو
وہم نہ سمجھنا یہ خود بڑا وہم ہے ۔ بلکہ کل متاخرین کا متقدمین کے قول کو وہم
صریح کہنا بھی وہم ہے ۔ اور اسطرح کی دبی بات سے محال ثابت کرنا وہمیون کا
کام ہے ۔ اور کیون جانتے ہو خود تمھارے ابن شاہین نے بھی وہم سے اتفاق روایات
کا دعویٰ کیا ۔ حالانکہ تمھارے ہی تینون مورخون کے کلام سے بھی اختلاف روایات
کا ظاہر ہے ۔ پھر اتفاق روایات کا دعویٰ کرنا وہم نہین تو کیا ۔ قولہ تعالیٰ
اتأمرون الناس بالبر و تنسون انفسکم خذ هذا کیونکہ ان

بھی امتحان کر لو۔

اعتراض اجی صاحب کیا شرماتے ہو۔ اگر سچ کہو تو۔ ائمہ اربعہ پر اجتہاد کا
ختم سمجھنا۔ اور کسی کو انکی برابر نہ جاننا۔ ان چار کے سوا اور کسی کی تقلید
نہ کرنا۔ یہ تمہارے کل حنفیون کی جہالت و بدگمانی ہی ہے نہین تو سیکڑون مجتہد
انکی برابر موجود تھے چنانچہ معیار کی اس عبارت سے ثابت ہی دیکھو۔ ایک انمین سے
امام عالی مقام ابو ثور ہین کہ تھے وہ ابتدا مین حنفی المذہب پھر شافعی مذہب
کو ترجیح دے کر اختیار کیا۔ بعد اسکے بذات خود تبحر حاصل کر کے مجتہد مستقل متبوع
المذہب ہوئے الخ۔ اور ایک انمین امام المحدثین حامل رایت رسول صلعم محمد
بن اسمعیل بخاری ہین اجتہاد مستقل کا انکا ناظر صحیح اسکے پر مخفی نہین ہی (تا) کہا
ابو مصعب نے کہ محمد بخاری ہماری دانست مین زیادہ تر ہین علم فقہ و حدیث
مین امام احمد بن حنبل سے۔ اور کہا کہ اگر پاتا مین امام مالک کو اور دیکھتا طرف
اسکے اور طرف محمد بخاری کے تو بیشک کہتا کہ دونون برابر ہین فقہ اور حدیث
مین (تا) قتادہ نے کہا کہ بخاری کو امام احمد سمجھ لے۔ اور اسحق بن راہویہ
سمجھ لے۔ الخ۔ ایک انمین سے داؤد ظاہری ہی کہا امام یافعی وغیرہ نے
کہ داؤد ظاہری مجتہد مستقل ہے۔ اور علم حاصل کیا تھا اسحق بن راہویہ اور
امام ابو ثور سے اور امام شافعی کی طرف بہت میلان رکھتے تھے۔ وغیر ذلک
(تا)۔ ابطال تعین مذاہب اربعہ بنظر اول اسی قدر مین حاصل ہو گئی ہی انتہی
کلامہ مختصرا۔

جواب بفضلہ تعالی اسکا جواب بھی اسی عبارت سے کئی طرح پر نکالتا ہون۔

اجی صاحب اور سنو جب تمنے اِس بات کا اقرار کیا۔ کہ خوارزمی نے امام کے اُن مسانید کو جو کئی شخصون نے جمع کر رکھا تھا۔ جمع کیا۔ تب اِس سے صاف ظاہر ہی کہ قبل خوارزمی کے امام صاحب کا مسانید مدون تھا تب ہی تو خوارزمی نے جمع کیا۔ پھر اُسکو خوارزمی کی طرف منسوب ہونے سے ضعیف ٹھہرانا تمھاری کوتاہی عقل یا التعصب ناہیی کا نتیجہ ہی۔ کیونکہ جب تمنے اور تمہارے میان صاحب نے خوارزمی کے ہمعصر ابن خلکان ولنوادی ویافعی کے قول سے اپنے زعم مین امام صاحب کی لقی کو محال ثابت کر کے ہمکو الزام دیا۔ پھر کیونکر تم لوگون نے خوارزمی کے قبل جو مسانید مدون تھی اسکو بے اعتبار سمجھا ۵ برین عقل و دانش بباید گریست۔ سبحان اللہ کیا خوب ابتو معاندین کے کلام سے بھی مسانید مذکور کا معتبر ہونا سمجھا گیا ۵ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ سوا اِسکے امام شعرانی نے اپنی میزان مین

کل حدیث وجدناہ فی مسانید الائمۃ الثلاثۃ فھو صحیح الخ

لکھا جسکو مین اپنے تذکرۃ المذاہب کے ۱۰۴ + ۲۰۴ صفحہ مین دلیل لایا۔ الغرض مسانید امام کا وجود موجود ہونا اور اسمین روایت کرنا امام صاحب کا صحابہ سے ثابت ہی۔ پھر چند منکرین موزخین کے انکار سے امام صاحب کا عدم روایت کرنا صحابہ سے ثابت نہین ہوسکتا ہی۔ ھذا ھو المراد فند فع منا الفساد۔ اجی صاحب تم جس جس کلام و دلیل سے ائمہ اربعہ خصوصًا امام الائمہ امام ابو حنیفہ رح کی افضلیت کو گھٹاؤگے یا غیر کے ساتھ انکی مساوات ثابت کروگے بفضلہ تعالی مین اسی دلیل و کلام سے امام صاحب کی کرامت و افضلیت ثابت کرونگا۔ ہاتھ دیکھن کو آرسی کیا۔ میری تحریرات مین دیکھتے تو ہو۔ جی ہاں ہے اور

اقول اگر اِس سے امام ابو ثور کا برابر ہونا ساتھ امام اعظم صاحب کے ثابت ہووے۔ تب تو تم اور تمھارے میانصاحب بلکہ کُل غیر مقلدین منڈھوون کو جو تقلید کو چھوڑ کر ٹین ٹین کر رہے ہین۔ اور حاطب اللیل کا سا نشر القرونی کتابون مسائل استخراج کرکے اپنے کو مجتہد مستقل سمجھتے ہین۔ امام اعظم صاحب کا برابر ہونا لازم آوے۔ کہ تم سب بھی ابتدا مین حنفی تھے پھر بزعم خود مجتہد بنے۔ بلکہ اگر اسی طرح کی مساوات بعضیہ سے مساوات کلیہ حقیقیہ ثابت ہووے۔ تو معاذ اللہ ہر کوئی مثل کفار کے حسب آیت مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ۔ اپنے کو پیغمبر کا مساوی ثابت کرسکے کیونکہ ناک و کان و ہاتھ و پاؤن و تن و بدن و کھانا پینا وغیر ذالک دونون مین مساوی موجود ہین العیاذ باللہ۔ عجب نہین کہ تمھارے میانصاحب نے اِس عبارت سے اپنے دل مین یہ مضمون ٹھانا ہوگا کہ جب وہ مرینگے لوگ انکو بھی مثل ابو ثور کے امام صاحب کی برابر سمجھینگے۔ کیونکہ اُنکے شاگردون نے بھی اُنکی شان مین بہت کچھ کاغذات سیاہ کیے۔ حضرت ایسی مساوات کو تو گھر مین رکھ چھوڑو۔ اور کچھ دلیل ہے تو لاؤ۔ اجی صاحب ابو ثور وغیرہ کو مجتہد مستقل کہنا کیا جیسا امام فخر الدین رازی وغیرہ کو امام مستقل کہنا اِس سے ائمہ اربعہ کی مساوات ثابت نہین ہوسکتی ہے۔ بالفرض اگر چند ائمہ مثل ابو ثور وغیرہ کے ہو بھی گئے ہون۔ لیکن جب اُنکا مذہب مدوّن باقی نہ رہا۔ بلکہ منقرض ہوگیا۔ پھر ائمہ اربعہ کے مدوّن مذہب کے ساتھ مساوات کا دعویٰ کرنا قیاس مع الفارق کو دخل دینا ہے۔ اب غور کرکے دیکھیے تو حنفیون کی جہالت

اور بحث قولہ قولہ لکھ لکھ کر دوستون کو اسکی خوبی دکھلاتا ہون - **قولہ** ایک اٹھین سے امام عالی مقام ابو ثور ہین الخ (تا) اختیار کیا - **اقول** اسکے جواب مین الحمد للہ کہکر یہ مصرعہ پڑھتا ہون **ع** عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - کہ اس عبارت سے تم ہمکو کیا الزام دینے آئے ہو - بلکہ تم بھی خود اپنے الزام پانے کا اقرار کرتے ہو - لیکن بمضمون وعلی ابصارھم غشاوۃ اسکو نہین دیکھنے پاتے ہو - کیونکہ تمھارے میانصاحب نے جب اس بات کا اقرار کرلیا - کہ امام ابو ثور حنفے المذہب تھا - تب تو ابو ثور کا مقلد ہونا ثابت ہوچکا مجتہد مستقل مطلق کا دعوی باطل ہوگیا - پھر تمنے ابو ثور کو امام صاحب کی برابر کیونکر سمجھا - کیا تمنے مقلِّد اسم فاعل اور مقلَّد اسم مفعول کو ایک برابر سمجھا - اگر ایسا تھا - پھر کیون مردانہ مناظرے مین منھ دکھلایا - شرم سے برقعون مین کیون منھ نہ چھپایا - بھلا کچھ صرف و نحو بھی تو پڑھ کر آئے ہوتے - جس سے فاعل و مفعول کا تفرقہ حاصل کرسکتے - کاشکے تمکو علم ہوتا تو اس تقریر سے یہ بات بخوبی ثابت کرسکتے - کہ امام اعظم اور امام شافعی کا مذہب قبل امام ابو ثور کے مدوّن تھا تب ہی تو ابو ثور نے اسطرح کی تقلید کی تھی - سوا اسکے اس تقریر سے اُن لوگون کے قول کا بھی بطلان (جن لوگون نے بعد تین چار سو برس کے یعنی بعد از صحاح یہ چار مذاہب قرار پائے کہا) ثابت کرسکتا - کہ ابو ثور کا زمانہ قبل صاحبانِ صحاح کے تھا - اسلیے مین نے فصل اوّل کے دوسرے سوال کے جواب مین* قبل تدوین صحاح یہ چار مذاہب قرار پائے لکھا - **قولہ** بعد اسکے بذات خود تبحّر حاصل کرکے مجتہد مستقل متبوع* المذہب ہوئے -

سوا اسکے امام بخاری رح تو خود امام شافعی رح کے مقلد ہین۔ کیا آپنے اِس عبارت کو مع سند کا حرص البخاری علی معارضة الامام ابیحنیفة بالاحادیث مهما امکنه بدلیل ما اشتجن به صحیحه فقط۔ جو اِس کتاب کے ۷۳ صفحہ مین۔ برہان شرح مواہب الرحمن سے نقل ہوئی ہی نہین دیکھا۔ اِس سے صاف ظاہر ہی کہ بخاری رح شافعی المذاہب تھے نہین تو امام مستقل کو اتنی شدت اتباع کی ضرورت کیسی سوا اسکے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب انصاف مین یہ عبارت لکھی۔ ومن هذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانه معدود فی طبقات الشافعیة وممن ذکره فی طبقات الشافعیه الشیخ تاج الدین السبکی الخ پھر کیونکر بخاری رح کو امام مستقل بتاتے ہین کیا جو جی مین آتا ہی سو کہا کرتے ہین بھلا کچھ سمجھ کر تو فرمانا چاہیے۔ انتہی بے شرمی اچھی نہین الحیاء شعبة من الایمان۔ کو نہ بھولیے۔ جب یہ بات ثابت ہوئی تب بے دھڑک مقلدین کو کافر و مشرک نفرمائے۔ کہ بخاری رح کو بھی کافر بننا لازم آویگا۔ پھر آپکی شریعت کا حال کیا ہوگا۔ خذ ذا۔

قولہ اور کہا کہ اگر پاتا مین امام مالک کو (تا) تو بے شک کہتا کہ دونون برابر ہین الخ۔

اقول یہ قول بھی مثل قول مذکور کے مبالغہ ہی نہین تو مہمل ہی کہ قائل کا بن دیکھے امام مالک کو یہ بات کہنا کیسا جیسا کسی کا کلکتہ کی مدح مین یہ بات کہنا کہ اگر پاتا مین بہشت کو اور دیکھتا طرف اسکے اور طرف کلکتہ کے تو بے شک کہتا کہ دونون برابر ہین خوبی مین۔

آپ حضرت اسطرح کے اقوال پر نازان ہو کر ان بزرگون کو آئمہ اربعہ

وبدگمانی ہی یا آپکی ہاور آپکے میانصاحب کی۔ حضرت جن لوگون نے امام ابوثور
کو مجتہد مستقل لکھا۔ اُس سے مجتہد مطلق مُراد نہین بلکہ مجتہد منتسب مُراد ہی۔
اِسکی باقی بحث کو بارھوین سوال کے جواب مین لکھا ہی نظر فرمائے۔

قولہ ۔ ایک امامین امام المحدثین حامل رایت صلعم محمد بن اسمعیل بخاری ہین
(تا) امام احمد سے۔ **اقول** ابو مصعف کا یہ قول کیسا جیسا کوئی اپنے
معشوق کے چہرہ کو آفتاب ماہتاب سے بہتر کہتا ہی اُس سے کوئی عاقل یہ
نہین سمجھتا ہی کہ اِسکے معشوق کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے حقیقت مین
بہتر و بڑھکر ہی۔ یہ ناہواتون کی سمجھ ہی کیا اسطرح کی بولی آپکے محاورے
مین نہین ہی۔ حالانکہ بہت ہی۔ چنانچہ اگر آپ کوئی ذہین و فطین لڑکے کو
دیکھتے ہین تو یہ کہتے ہین کہ یہ لڑکا شیخ بو علی سینا سے بھی بڑھکر ہی۔ لیکن اِس
حقیقت مین بو علی سینا سے بڑھنا ثابت نہین ہوسکتا ہی۔ اگر ہوسکتا تو
مبالغہ کیا ہوتا۔ کہ افضل کو افضل کہنے مین مبالغہ کیا۔ اور اگر مشبہ اور مشبہ بہ
کے درمیان فرق نہو تو تشبیہ سے فائدہ کیا۔ اگر یہ مُراد نہ لیجائے۔ تو قتادہ کے
اِس قول کو کہ بخاری کو امام احمد سمجھے کہا۔ کیا کروگے۔ کہ یہان سے تو
افضلیت جاتی رہی مساوات آگئی۔ پھر دونون مین تطبیق کیسی ہوگی۔ اگر
تم یہ معنی مُرادی مُراد نہ لو۔ بلکہ معنی حقیقی یعنی افضلیت مُراد لو۔ تو ابو
مصعف کو بے ادب سمجھو نعوذ باللہ کہ امام احمد رح اُستاد امام بخاری رح ہین
اور شاگرد کو اُستاد پر ترجیح دینا گویا رق کو آقا پر ترجیح دینا ہی۔ اور اِس
قول سے التلمیذ رق ابدی لا یعتق الا بالموت رقیت شاگرد کی ثابت ہی

آئمہ اربعہ خصوصاً امام الآئمہ سے مساوات حاصل کرسکے۔ فلا یتحقق المساواۃ
بینھما فان بینھما بُعد المشرقین لا لا بل المساواۃ بینھا کبین الارض
والسماء۔ کیون نہو کہ اِس آیت سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومہ لیبین لھم۔ آیمہ کو بھی اہل عرب سے ہونا چاہیے تاکہ عربی بولی کی ماہیت
وحقیقت کو اچھی طرح سے بیان کرسکے پھر یہ کیفیت عجم کے آیمون مین کہان
کہ برابری کرے آئمہ عرب کے ساتھ۔ **قولہ ابطال حصر مذاہب اربعہ الخ اقول**
یہ ابطال تب ہی ثابت ہوتا۔ جب یہ ابو ثور و بخاری وغیرہما آئمہ اربعہ کے
ساتھ برابر ہوسکتے۔ جب برابر ہونا ثابت نہوسکا۔ تب ابطال حصر مذاہب
اربعہ کا کیا ثابت ہوگا بلکہ ابطال کے ابطال سے اثبات کا اثبات ثابت ہوگیا
اور آپکے میان صاحب کا اِن آئمہ مذکورین کو عمومیت مین حدیث خیر
القرونی قرنی کی داخل کرکے امام صاحب کی مساوات ثابت کرنا حمقا اونکو
کو دھوکا دینا ہی۔ کیونکہ زمانہ خیر القرونی قبل زمانہ اِن آئمہ کے منقرض ہوگیا
کما مر ذکرہ۔ اور عمومیت کتاب اللہ مین فرد کامل مُراد ہی چنانچہ اِس امر کو
مین نے ایک مرتبہ تبصرہ دوم مین تذکرۃ المذاہب کے ذکر کیا۔ اور
امام الآئمہ کے افضل صحابہ رض کی تقلید نہ کرنے کی وجہ یہ ہی کہ اُنکا کوئی مذہب
مدّون نہین جسمین لوگ عمل کرسکے۔ چنانچہ مین نے اِس امر کو بھی تذکرۃ المذاہب
کے تذکرہ ہشتم مین ذکر کیا۔ جب عدم تدوین کی وجہ سے صحابہ کی تقلید
درست نہوئی پھر غیر مدّون مذہبون کی تقلید کو کہ می پرسد اعتراض اجی
صاحب کیا تم بکتے ہو۔ تم کچھ تمھارے حنفی مولانا عبد العلی بحر العلوم کی طرح

کے برابر ٹھہرانا۔ جہالت آپکی یا حنفیون کی دیکھیے۔ اگر ساتوین
گذارش مذکور کو نظر فرمائینگے تو کچھ لذت پائینگے۔ **قولہ** ایک اُنمین سے داوُد
ظاہری ہی الخ۔ **اقول** جب امام ابوثور کا امام صاحب کے ساتھ برابر ہونا
ثابت نہوا۔ پھر اِنکے شاگرد داود ظاہری امام صاحب کی کیونکر برابری کرینگا
فائدہ جلیلہ کاشکے آپ لوگ فہم کامل اور عقل شامل رکھتے۔ جسمین کہ اپنی
بولی کے مضمون کو بھی بخوبی سمجھتے۔ تو ضرور اپنی اِس بولی اور دلیل سے بھی امام
صاحب کی افضلیت بخوبی ثابت کرتے۔ کیونکہ جب ابوضعف وقتادہ ویافعی
وابن خلکان وخطیب بغدادی وغیرہم کی مدح سے امام ابوثور وامام بخاری
وداوُد ظاہری وغیرہم کی اتنی فضیلت ثابت ہوئی۔ تو امام بخاری کے استاذ
امام احمد بن حنبل اور امام احمد کے استاذ امام شافعی اور امام شافعی کے
اُستاذ امام محمد اور امام محمد کے استاذ امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ کی مدح سے
امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح کی افضلیت کسقدر ثابت ہی۔ استفت عن
لنفسك ولا تستفت على غيرك سے دریافت کریجیے۔ ۵
معاندکو حکم ٹھہرانا یہ جراُت ہماری ہی۔ اور اِن آیتون کی تلاوت کیجیے
اور اِنکے معنیون کو سمجھیے۔ قولہ تعالیٰ رفع بعضکم فوق بعض درجات
اور فضلنا بعضکم علی بعض اور فوق کل ذی علم علیم
وغیرذلک۔ سوا اسکے امام اعظم رح کی افضلیت کو مین نے نص
قطعی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم الخ۔ وغیرذلک سے ثابت
کیا۔ کما مر ذکرہ فی الفصل الثالث۔ پھر کیونکر آپکے ائمہ مذکورین میرے

اِس سے مین اپنا مدعا ثابت کر لیتا ہون - اور آپکو اُسی سے الزام دیتا ہون
اور آپ کے میانصاحب کا بحر العلوم کی شرح کو نہ سمجھنے کی کیفیت دکھلاتا ہون
قولہ مولانا عبد العلی (تا) شرح تحریر ابن الہمام مین فرماتے ہین واما
المجتہدون الذین اتبعوھم باحسان فکلھم سواء فی
صلوح التقلید بھم فان وصل فتوی سفیان ابن عیینہ او مالک
بن دینا یجوز الاخذ بہ کما یجوز الاخذ بفتوی الائمۃ الاربعۃ
الا انہ لم یبق عن الائمۃ الاخرین نقل صحیح الا اقل
القلیل ولذا منع من منع من التقلید ایاھم فان وجد
نقل صحیح منھم فی مسئلۃ فالعمل بہ والعمل لفتوی الائمۃ
الاربعۃ سواء انتہی - اور شرح مسلم مین فرماتے ہین ثم فی
کلامہ یعنی ابن الصلاح خلل آخر اذ المجتہدون الآخرون
ایضا بذلوا جہدھم مثل الائمۃ الاربعۃ وانکار ھذا
مکابرۃ وسوء ادب بل الحق انہ انما منع من تقلید غیرھم
لانہ لم یبق روایۃ مذھبھم محفوظۃ حتی لو وجد روایۃ
صحیحۃ من مجتہد آخر یجوز العمل بھا الخ **اقول** سبحان اللہ
کیا خوب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے - ان عبارتون کے اندر الا انہ لم یبق الخ
اور بل الحق انہ الخ کی جو عبارت ہے وہ عبارت تو ہمارے ہی دعوی کی دلیل
ہے - نہ آپکی - پھر اس سے آپکا کیا نکلا اگر فرمائیے کہ سواء - فان
وصل الخ - اور حتی لو وجد الخ سے میرا مدعا ثابت ہے -

علم نہین رکھتے ہو - اُنہون نے خود ابطال حصر مذاہب اربعہ کا کیا جسکو ہمارے میانصاحب اپنی معیار کے ۴۲ صفحہ مین دلیل لائے دیکھو - **جواب** ہان صاحب بے شک ہمارے متقدم مولانا عبدالعلی مرحوم کا علم ہمسے اور آپکے میانصاحب سے بہت بیشی ہے جیسا انکے متقدم کا علم اُن سے بیشی ہے - اسی طرح سے اُنکے متقدم کے متقدم کا علم اُنکے متقدم سے بیشی - علیٰ ہذا القیاس تب امام الائمہ کا علم اسی سلسلہ سے کسقدر بیشی ہے سمجھ لیجیے - ہرگز آیت **ولا تنسوا الفضل بینکم** کو فراموش مت کیجیے - پھر اسکے بعد دوسرے کی تقلید نہ فرمائیے - خذ واھذہ لانہا کفایۃ لمن لہ الدرایۃ - **قولہ** جسکو ہمارے میانصاحب نے دلیل - **اقول** بمضمون الغریق یتشبث بالحشایش - ڈوبنے کو تنکے کا آسرا بہت ہے - جب آپکے میانصاحب اپنے دعوے کی دلیل متقدمین کے اقوال سے نہ لاسکے - تب مضطر ہو کر محض متاخرین مین سے مولانا عبدالعلی کے قول کا آسرا پکڑا - کیون نہو آخر مُلّا کی دوڑ مسجد تک سوائے تو نہین - اتنی خامی عامی پر بھی اتنے دعوے - ؎

درکفر ہم کامل نہ زنار را رسوا مکن - خیر اس سے ہمارا ہی نفع نکلا - آپکا اور آپکے میانصاحب کا کیا نکلا - کہ جب آپکے میانصاحب ایسے متاخر عالم حنفی کا مقلد ہونا ثابت ہوا پھر کل حنفیون کے امام ابوحنیفہ رحمہ کی تقلید سے نفرت کرنا کیسا ؎ برین عقل و دانش بباید گریست - ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - ابھی صاحب اسطرح کی کتابون سے مسائل استنباط کرکے اپنے کو مجتہد مستقل کہلانا - حاطب اللیل کا سا عمل کرنا ہے - **لا حول ولا قوۃ** خیر

الاجتهاد المطلق علی الائمۃ الاربعۃ ولم یوجد مجتہد مطلق
بعدھم۔ اور حتیٰ اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی الامۃ
سے اجتہاد مطلق کا آئمہ اربعہ پر ختم ہونا اور تقلید اُنمین سے آپکی واجب ہونا۔
متقدمین کے اقوال سے ثابت ہونا ثابت ہوا۔ پھر انکا ھٰذا غلط ورجم
بالغیب اور ھٰذا کلہ ھوس اور تحکم علی قدرۃ اللہ فرمانا خود
یہ تحکم وزیادتی ہے کئی وجہون سے۔ ایک تو یہ متاخر ہین اور متاخر کا ایسا
کلام متقدمین کی شان مین کہنا۔ اِنکے قول مذکور کے مطابق بھی مکابرہ اور سوء
ادبی ہین۔ دوسرے۔ متقدمین کے مقابلہ مین متاخرین کا کلام کسقدر
معتبر ہے کسی اہل علم پر مخفی نہین۔ تیسرے۔ بالفرض دونون مین تعارض کا
بھی اعتبار کیا جاوے تو بھی تو بقاعدہ اذا تعارضا تساقطا دونون
ساقط الاعتبار ہے۔ پھر اس سے آپکا کیا نکلا۔ چوتھے۔ جس کلام سے
یعنی لا یقدرون علی ایراد دلیل۔ اور لم یاتوا بدلیل الخ
سے مولانا بحر العلوم نے متقدمین کے کلام کو ضعیف ٹھہرایا۔ وہ ضعف تو
اِنکے کلام مین بھی موجود ہے۔ کہ انہون نے بھی کچھ دلیل اپنے کلام پر نہین لایا
بجز رجم بالغیب وتحکم علی قدرۃ اللہ کے اور یہ محبت عقلی غیر نقلی بھی
الزام خصم کے لیے دلیل قوی نہین۔ کیونکہ قدرت ومشیت آلہی جیسا عدم
اختتام مین متحقق ہے کہتے ہین۔ ویسا ہی اختتام مین بھی تو متحقق ہے۔ جب
جانبین کو قدرت شامل ہے۔ پھر عدم کو وجود پر ترجیح دیکے وجود کا ابطال
کرنا کیا۔ کیا خدا کا امکان نہین کہ آئمہ اربعہ پر اجتہاد مطلق کو اختتام

کہونگا اِس سے میں اضررکیا - کیونکہ وہ متعلق بالشرط ہی اور شرط بھی تو لفوله لم یبق معدوم ہان آئمہ اربعہ کے مذہب کی طرح غیرون کا مذہب بھی مدوّن ہوکر چلے آتے اور لوگ اُسپر بلا تردد عمل کر سکتے - ضرور ہم اسکو بھی مثل مذاہب اربعہ کے حق جان سکتے - جب وہ موجود ہی نہین معدوم ہی معدوم - پھر شئ موجود مذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اُس شئ معدوم کو موجود فرض کرکے حصر مذاہب اربعہ کا بطلان ثابت کرنا گویا کل علوم متداوله وفنون متعارفہ کی تحریرات وتقریرات کے حصر کا بطلان ثابت کرنا ہی - کہ جیسا کل حصر اعتباری ہی - ویسا یہ حصر بھی اعتباری ہی - چنانچہ لولم تکن الاعتبا لبطلت الحکمۃ اسپر شاہد ہی - خذ ہذا - **قوله** چنانچہ شرح مسلم مین فرماتے ہین اعلم ان بعض المتعصبین قالوا اختتم الاجتهاد المطلق علی الائمۃ الاربعۃ ولم یوجد مجتہد مطلق بعدهم (تا) وهذا غلط ورجم بالغیب فان سئل من این علمتم هذا لا یقدرون علی ایراد دلیل اصلا ثم هو اخبار بالغیب وتحکم علی قدرۃ اللہ تعالیٰ الخ **قوله** ثم ان من الناس من حکم بوجوب الخلو من بعد العلامۃ النسفی واختتم الاجتهاد به وعنوا الاجتهاد فی المذهب واما الاجتهاد المطلق قالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من هؤلاء علی الامۃ و هذا کله هوس من هوساتهم لم یاتوا بدلیل ولا یعبأ بکلامهم الخ - **اقول** جب بحر العلوم کے اِس قول قالوا اختتم

عالم ربانی وفاضل حقانی مثل آئمہ اربعہ وصالحین خیر القرون کے دنیا مین
باقی نہین رہینگے - اور جو رہینگے مثل حفالہ وجہالہ کے رہینگے - نہین تو ان
احادیثون کے معنی کا منعکس ہونا لازم آویگا - العیاذ باللہ - کہ یہی حدیثین
بمضمون قولہ تعالی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحے
وحی من السماء ہین ہرگز منعکس نہوگا - ہان اُن حفالہ کے اندر سے
ایک طائفہ ظہور دجال وقیامت تلک اظہار اُس حق کو کرتے رہینگے جکو
آئمہ اربعہ نے ثابت کیا - جیسا ماشاء اللہ علماے مقلدین کرتے آئے اور
کرتے ہین اور کرینگے - لقولہ النبی صلعم لا یزال الطائفۃ
من الناس ظاھرین علی الحق حتی یاتی امر اللہ او حتی یظھر
الدجال کذا مسلم وغیرہ - یہ طائفہ مجتہدین منتسبین الی المذاہب ہین -
نہ مثل آئمہ اربعہ کے مجتہد مطلق مستقل ہین کما زعمہ الوہابیون - فاین
المادات بینھم - فخذ ھذا فانہ نعم التطبیق بین الحدیثین -
مما القاہ فی قلبی رب العالمین - اور سنئے اگر یہان عدم
اختتام ثابت کرنے کے لیے قدرت خدا کو یاد کرکے دلیل گردانتے ہین - تو
اجتماع ضدین کے محال کہتے ہین کیون خدا کی قدرت کو بھولتے ہین حالانکہ
قولہ تعالی یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم کو تلاوت کرتے
ہین - کیا اجتماع ضدین کرنا خدا کی قدرت سے باہر ہی العیاذ باللہ - پھر کیون
اجتماع کا محال ثابت کرتے ہین - کیا یہان تحکم علی قدرۃ اللہ تعالی ثابت
نہین - اور متقدمین کے اِس کلام مین کہ آئمہ اربعہ کے بعد کوئی مجتہد مطلق پایا نہ گیا

کرے - جیسا نبوت کا اختتام خاتم النبیین پر کیا - حالانکہ یہ اختتام بدلیل احادیث
مفصل الذیل بہت ہی مدلل و مؤثق و اقرب الی القیاس ہے - چنانچہ جن جنکو
اللہ تعالی نے وسعت نظر عطا کی - اور ادلہ منصوصیہ کے فہم کی بصارت دی -
اور انکی علمیت کو رحمتِ الٰہی سے مدد ملی - وہ بخوبی ان احادیث مفصل الذیل
سے کہ بمضمون قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن
عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ - اختتام کو استنباط کر سکتے ہین - اور
کہتے ہین - جب وہ اختتام بدلیل قطعی ثابت ہوا - تو بحر العلوم کا قول کالا
یقدرون الخ اور لمیالتوا الخ ہوا سا اُڑ گیا - اور بحر العلوم کا ھذا
کلہ ھوس الخ اور لا یعباء بکلامھم - وغیر ذلک فرمانا بخوبی زیادتی
ٹھہرا - بلکہ انکا یہ الفاظ بالعکس انہین پر صادق آیا - وے حدیثین یہ
ہین حدیث خیر القرون قرنی الخ وغیر ذلک جو چھٹوین گذارش مین مذکور
ہوئین - اور حدیث قال النبی صلعم یذھب الصالحون الاول فالاول
ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیھم اللہ بالۃ رواہ البخاری
کذا فی المشکوٰۃ - اور حدیث قال النبی صلعم ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء
حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا رواہ ابن ماجہ والدارمی والبخاری وغیرہم - اور
ماسوائے اسکے صحاح کے باب الفتن اور باب التغیر الناس کی حدیثین - کیونکہ
یے حدیثین صاف دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ بعد زمان مبشر بالخیر کے کوئی

مظہری مین - اور صاحب تفسیر احمدی نے احمدی مین اور صاحب میزان نے
میزان وغیرہ مین - اور صاحب النصاب نے النصاب وغیرہ مین - اور صاحب
شرح سعادت نے شرح سفر سعادت وغیرہ مین - اور صاحب دُرّ المختار نے
دُرّ المختار مین اور صاحب شرح عین العلم نے عین العلم مین - اور صاحب
عمدۃ المرید نے عمدۃ المرید مین اور صاحب ترصیع نے ترصیع مین - اور صاحب
جواہر الفتاوی نے جواہر الفتاوی مین - اور صاحب شرح جامع صغیر نے شرح
جامع صغیر مین - وغیرہم نے ذکر کیا - اور مین اپنے تذکرۃ المذاہب مین دلیل
لایا - اور ان سب کے خلاصہ کو محب اللہ بہاری نے امام الحرمین کی طرف منسوب کر کے
بہلا بقولہ قال الامام اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید
الصحابۃ بل یجب علیہم اتباع الذین سبروا وبوبوا فہذبوا
ونقحوا وجمعوا وفرقوا وعللوا وفصلوا و علیہ ابتنی ابن الصلاح
منع تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لان ذلک لم یدثر فی غیرہم
بیان کیا - پھر مذہب مختلفہ شاذہ کی طرف فیہ ما فیہ سے اشارہ کیا -
جسکو بحر العلوم نے شرح کر دیا - اور آپ کے میان صاحب نے بلا سمجھے
اسکو دلیل کر دانا - حضرت وہ تو نہ مذہب بحر العلوم کا ہے نہ مذہب صاحب
مسلم کا ہے نہ وہ کوئی مفتی بہ مذہب ہے - ہان بعض اُن متخالفین کا
مذہب ہے جنھون نے بلا دلیل ہذا کلہ ہوس من ہوسا تہم و ہذا غلط وغیر ذلک
لکھا - اور اُن دلائل قویہ عقلیہ جلیہ - اور براہین نقلیہ نصیۃ قطعیہ جمہوریہ
کو جو آپکو گذرے ہین اپنے تعصبات نفسانیہ سے محض لاشئی تصور کیا -

تحکم علی قدرۃ اللہ ثابت ہوا - واہ واہ کیا خوب - اسی حضرت متقدمین تو ائمہ اربعہ نکے مثل پیدا کرنے کو محال نہین فرماتے ہین بلکہ تجربہ سے پایا نہ گیا کہتے ہین - اس سے تحکم علی قدرۃ اللہ ہی - کیونکہ خدا تو آسمان کو زمین زمین کو آسمان آگ کو پانی پانی کو آگ چاند کو سورج سورج کو چاند غروب کو طلوع طلوع کو غروب کرسکتا ہی لیکن نہ کیا نہ کرتا ہی اس سے نہ کرنے کا تجربہ حاصل ہوا اسی طرح سے ائمہ اربعہ کے مثل پیدا کرسکتا ہی لیکن نہ کیا نہ کرتا ہی اسی سے نہ پایا جانے کا تجربہ حاصل ہوا - اگر سچ پوچھیے تو خداوند تعالی نے حسب مفہوم قولہ تعالی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے جن جن کو اجتہاد مطلق کی صلاحیت دی - اُنھون کو مجتہد مطلق بنایا - اور امامت دی - اُور ون کو نہ دی نہ ملی - اسمین تحکم علی قدرۃ اللہ کی کیا بات ہی - خذ ھذا فانہ ادق الدقائق - واحسن الحقائق - فافرد تہ بہ بتائید خالق الخلائق -

تنبیہ ہمنے جو بحر العلوم کے قول کو تخطیہ کیا - فقط آپ کے میان صاحب کے زعم فاسد کے موافق اسکو بحر العلوم کا قول فرض کرکے تخطیہ کیا - حالانکہ وہ قول بحر العلوم کا نہین ہی وہ ناقل ہین کیونکہ ناظاہر نہین کہ شارح جو مثل وکیل کے ہی بلالحاظ حقیت و عدم حقیت کے مافی الضمیر کو ماتن اور موکل کے نیابتہ بیان کرتا ہی (الا ماشاء اللہ) اسی طرح سے بحر العلوم نے بھی محب اللہ الجہاری کے فیہ مافیہ کے مافی الضمیر کو اپنی جودت و فطنت و تبحر علم سے بیان کیا بس وہ بیان قابل اجتماع کا نہین مقابلے مین مذہب جمہور کے جسکو ابن ہمام نے اپنی فتح القدیر مین - اور صاحب اشباہ نے اشباہ مین اور صاحب تفسیر مظہری نے

بحر العلوم نے اپنے اعتقاد سے یہ سب بیان کیا نہین تو مسلم الثبوت کی اکثر شرح
مین ھذا التشریع جدید وغیر ذلک نفرماتا۔ **جواب اوّلاً** اگر ایسا ہی
ہے تو ہماری وہ تخطیہ اس قول کی رد کیلیے کفایت ہے۔ اور انکا قول ہمارے
واسطے کچھ حجت نہین۔ وہ اگر آسمان کو زمین کہدے ہم کیا مان لینگے۔
ثانیاً۔ بحر العلوم کو ان اقوال کی طرف منسوب کرنا۔ یقیناً انکی تحقیق کرتا ہے۔
کیونکہ انکی حنفیت مسلم ہے حتّٰی کہ آپکے میانصاحب نے بھی اقرار کیا۔ جب وہ
حنفی ہوا۔ تب حنفی بلکہ کُل مقلدین کی طرح اعتقاد انکا ہونا لازم ہے۔ اور کُل
مقلدین کا اعتقاد تو یہ ہے۔ کہ آئمہ اربعہ کی مثل صاحب تدوین خیر القرون کوئی
نہین۔ اور انکے بعد مجتہد مطلق صاحب مذہب مدوّن مفقود ہے کہ تجربہ
سے پایا نہ گیا۔ اسلیے یہ چار مخصوص التشریعیت ہین نہین تو تشریعیت کا مصداق
کہان۔ اور اُن چار دن مین سے آپکی تقلید واجب ہے۔ جسمین تلہی لازم
نہ آوے۔ باوجود اسکے بحر العلوم نے ان باتون کا تخطیہ کیا۔ اور مقلدین کی
رد مین۔ ھوس من ھوسا تہم اور ھذا غلط اور رجم بالغیب اور
لا یعباء بکلامھم اور اجتنب عن تعصباتھم وغیر ذلک لکھا۔ اگر ان
اقوال کو اُنھون نے اپنے اعتقاد سے لکھا۔ تب تو بیشک انکو بالھوس اور احمق
مذبذبین ذلک لاالی ہؤلاء ولاالی ہؤلاء مین سے ہونا ثابت ہوا۔ اور کُل
عبادات اور جمیع حسنات کو برباد دینا لازم آیا۔ کہ اُن ہی کے قول سے کُل
اعمال انکا غلطی اور ہوس اور رجم بالغیب اور تعصب سے ظہور مین آنا لازم آیا۔
پھر اسطرح کے اعمال سے آخرت مین سوائے جنجال کے اَور کیا خیال ہے۔

اِس قسم کے متعصبین کے تعصب کی بات کو بحر العلوم نے ماتحت مین فیہ مافیہ کے لکھا۔ اسی طرح سے اکثر اور فیہ مافیہ کے تحت مین بھی بہت کچھ لکھا۔ جسکو آپ کے میان صاحب نے چُن چُن کر دلیل گردانا۔ اور اُسی سے اپنا مدعا ثابت کرنے کو فخر سمجھا۔ الغرض آپ کے میان صاحب نے مسلم الثبوت کی عبارت کو کچھ بھی نہاین سمجھا۔ نہ اِسکے شارح بحر العلوم کے مطلب کو۔

؎ تو خودے مثنوی بانگِ دُہل را۔ امور سِتر سلطان را چہ دانی۔

اِسلیے برابر مسلک جمہور کو چھوڑ کرکے فیہ مافیہ کے تحت کے اقوال شاذہ کو کالوحی من السماء سمجھ لیا۔ اور حقیقت مین جو وحی من السّماء ہی اِسکو لاشئی خیال کیا۔ ؎ بے بصیرت را نباشد در حق و باطل تمیز۔ کور یک داند عصائے سحر و اعجاز کلیم۔ کیا کرنا مشیّت الٰہی سے چارہ کیا۔ قولہ تعالیٰ۔ من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانھم یعمھون

؎ چون تقدیر سابق است تعلیم چہ سود۔ اب تو آپکے میان صاحب نے بحر العلوم کے قول سے جو جو آسرا پکڑا تھا۔ وہ آسرا بھی بے آسرا ہو گیا۔ پھر اِنکا آسرا کہان۔ اور حدیث الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ سے عمل دنیاوی آسرا آخرت کا ہی۔ جب اِس دنیاوی آسرے سے بے آسرا ہو گیا۔ تب آخرت کے آسرے کا آسرا کیا۔ فنعم ما قال اللہ تعالیٰ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حیّ عن بینۃ۔ وقولہ تعالیٰ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔

اعتراض اجی کیا کہتے ہو تمہارے کہنے کو کون سُنتا ہی سچ تو یہ ہی کہ

اور صحابہ کرام رضا کے اقوال کو بھی قابل احتجاج نہین کہا کرتے ہین۔ پھر
یہان بحر العلوم کے اس قول کو (جسمین ادلہ اربعہ سے استنباط کرنے کی بو
باس بھی نہین بلکہ فقط ادعا ہے) حجت لا نا کیا۔ شاید آپکے میا نصاحب
نے بحر العلوم کو خدا رسول سمجھ لیا۔ تب ہی تو دلیل لائے۔ نہین تو کیون
لائے۔ یا قرآن وحدیث کی دلیل نہ لا سکنے کے سبب سے انکا اتباع کیا۔
سو بمضمون المقر یوخذ باقرارہٖ آنکو انکے اس قول سے مشرک بنا
پڑا نعوذ باللہ۔ کیونکہ بحر العلوم خدا رسول نہین۔ اور غیر خدا کو خدا جاننے
سے مشرک بنتا ہے۔ یہان وہ بات موجود ہے۔ پھر مشرک بنتے ہین کیا شبہ ہے۔
اور صورت ثانیہ مین بھی باستدلال اتخذوا احبارھم الخ اپنے کے
مشرک بننا پڑا۔ پھر بھاگنے کی جگہ کہان ۔ این المفر ولا مفر لھا رب
الغرض آپکے میا نصاحب نے جس آنوئے کو مجتہدین عظام اور مقلدین کرام کے
لیے کھودا تھا۔ خداوند تعالی نے انکو اسمین گرا دیا۔ اور بمضمون قولہ تعالی۔
واضلہ اللہ علی علم انکو انکے علم سے گمراہ کیا۔ اور مخبر صادق کے
قول من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیھا۔ کو بخوبی تصدیق کروا دیا۔
اور معجزہ اس قول رسالت مآب صلعم لا یرمی رجل رجلا الخ کا ظاہر
کر دکھلا دیا۔ کیون نہو۔ یہ آئمہ کرام کی کرامت کا نتیجہ ہے۔
کیا حضرت آپکے میا نصاحب کو کچھ بھی شرم نہ آئی۔ کہ باوجود اجتہاد کے
دعوی بھرنے کے قرآن حدیث کی دلیل لانے سے عاجز ہو کر ایک ادنی مقلد کے
قول کی دلیل لائے۔ پھر کس منھ سے کہتے ہین کہ ہم سوائے قرآن وحدیث

کیا خوب عاقل وہ ہی کہ جسنے انکے ان اقوال سے انکے ان اقوال کو غلط اور ہوس اور لایعبا بہا نہ سمجھا۔ کہ جب متقدمین کا قول انکے اقوال سے غلط وغیر ذلک ٹھہریگا۔ تو بطریق اولیٰ انکا قول بھی غلط وغیر ذلک ٹھہریگا۔ کہ یہ کچھ شامع نہین کہ بلا دلیل انکا قول معتبر شرعی ہو۔ اور بڑا غافل وہ شخص ہی۔ جسنے انکے ان ادعا سے متقدمین کے اقوال کو ہوس وغلط وغیر ذلک سمجھا۔ اور انکے اقوال کو نہ سمجھا۔ اجی صاحب مولانا بحر العلوم کی رفتار مثل شتر بے مہار نہیں نہین۔ یہ فقط مفسدون کی گفتار۔ ہان غیرون کے اعتقاد وکردار کو اظہار کرتے ہین۔ اور انکے مافی الضمیر کے اسرار کو بیان سے عیان کر دیتے ہین۔ نہ اسکا وہ اعتقاد کرتے ہین۔ بالفرض اگر اعتقاد سے لکھا بھی ہوگا۔ تو اس سے ہیرا کیا بگڑا۔ قولہ تعالیٰ۔ لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ جب ہمنے امام ابو ثور وامام بخاری وغیرہما کا کہا آئمہ اربعہ کے مقابلہ مین نہ مانا۔ پھر بحر العلوم اور مثل بحر العلوم کے کہے کو کب مانینگے۔ جو انکے اقوال سے الزام پاوینگے ۵

برو این دام بر مرغے دگر نہ   کہ عنقا را بلند است آشیانہ

خیر جو ہو سو ہو۔ اب یہ تو فرمائے کہ آپکے میانصاحب تو قرآن وحدیث کے سوا مانتے نہین۔ اور دوسرون کے قول سے ہمکو کچھ غرض نہین کہتے ہین۔ اور ہر ہر بات مین عمل بالحدیث کا دم بھرتے ہین۔ اور آئمہ اربعہ کے اقوال کو زید وبکر وخالد وغیرہم کے اقوال کا سا سمجھتے ہین۔ بلکہ انکے مقلدین کو بدلیل اتخذوا احبارھم الخ۔ مشرک وکافر بولتے ہین۔

کر لیتے ہین ع تشنگان را نماند اندر خواب - ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب -
حقیقی کہ اولیاے مجتہدین کرام کی بھی ہمسری کا دعوی بھرتے ہین ع
ہمسری با انبیا بر داشتند - اولیا را ہمچو خود پنداشتند - گفتہ اینک ما بشر
ایشان بشر - ما و ایشان بستۂ خوابیم وخور - این ندانستند ایشان از
عمی - در میان فرقے بود بے منتہی - بلکہ آپکے میان صاحب نے تو اپنے معیار کو
قرآن ہی سمجھ لیا - اسلیے قرآن کی حقیقت مین جو آیت نازل ہوئی - اسکو
انھون نے اپنے معیار کی نسبت ثابت کرکے اسکے خطبے مین یہ عبارت لکھی - التماس کرتا ہے
کہ رسالہ معیار الحق کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین (تا) صاف دل سے داد
حق گوئی کی اسطرح سے ادا کرین - ھذا الکتاب ینطق بالحق وماذا
بعد الحق الا الضلال الخ کیون نہو انکو انکے اس علم کی پھٹکار نے
راہ راست سے بھٹکا رکھا - فنعم ما قال اللہ تعالی واضلہ اللہ
علی علم اور ایسے مفسدون کے فساد سے ملت کی خرابی ہونے لگی - اور
ضلالت کا نام ہدایت ٹھہر نے لگا - ع

ہیچ مفسد شجرۂ ایمان برید ہمچو عنقا نیست او عالم پدید

پانچوان جب روے زمین مین اہل تسنن کے درمیان کوئی مذہب مثل
مذاہب اربعہ کے مدون نہ رہا تب ہم دلیل استقرائی سے حصر مذاہب اربعہ
کا ثابت کرتے ہین - چنانچہ عبارت مذکورہ مین صاحب مسلم نے بھی اپنے قول
لان ذلک لم یدر فی غیرھم سے اس دلیل استقرائی کی طرف
اشارہ کیا - اگر آپ لکھتے ہین نہین تو آپ عدم حصر کی دلیل شافی لائیے اور

کے مانتے ہین - اگر کوئی ہزار بے حیا سے بیحیا - اور ہزار بے شرم سے بے شرم
بھی ہوتا تو بھی ایسی بے شرمی کی بات اِسکے مُنھ سے نہ نکلتی - نہ اِسکی تحریر مین
آتی - اور اگر مجتہد بچہ اپنے دعوی کا سچا ہوتا تو اِسطرح کی دلیل نہ لاتا -
نہ مقلد کی تقلید کرتا - بلکہ حسب دعوی حدیث و قرآن ہی سے اپنا مدعا ثابت
کر لیتا - کہ سارے ڈیل مین زبان حلال ہی - اُسی سے مافی الضمیر کی تعیل قال
ہی - مرد کو چاہیے جو کہے - سو کرے - نہین تو جیسے حیوان کو بھی خدا نے دی ہی
پھر حیوان اور انسان مین تفاوت کیا ہی - ؎
بہ نطق آدمی بہتر است از دواب	دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب -
اب اِس چھوٹے مُنھ سے اجتہاد کی بڑی بات کیسی - جیسے مینڈک کو بھی زکام
سے ہو جاتی ہی کھانسی - کہان وہ درجۂ اجتہاد - کہان یہ مبنائے فساد -
؎ سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز افتاب - لعل گردد در بدخشان یا
عقیق اندر یمن - ارے صاحب جن لوگون کے اقوال کی دلیل آپکے میان صاحب
لائے - وے لوگ تو خود مجتہد بن نہ سکے - پھر بھلا یہ کیا بنینگے - اور کون
احمق اِنکو مانینگے - ؎ اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے - چو خرمہرہ بازار ازو
پُر شدے - ؎ اگر ہوتا زمانے مین حصولِ علم بے محنت - تو بس ساری کتابین
ایک جاہل دھو کے پی جاتا - سچ ہی جو لوگ استنباط کی لذت اور اجتہاد کی
کیفیت سے واقفیت نہین رکھتے ہین - وے لوگ چند اوراق حواشی وغیرہ
کی عبارت فہمی پر قدرت پاکر اپنے کو مجتہد سمجھتے ہین - ؎ مرغے کہ خبر ندارد
از آب زلال - منقار در آب شور دارد ہمہ سال - اور مجتہدون کو اپنی طرح تصور

للمصنفين واجمل التاليفات للمؤلفين - وحسبته حاويا على تحقيقات المذاهب وجامعا على تدقيقات المآرب - ورأيت موافقا لما هو في الشريعة لاهل السنة والجماعة منصوص عليه فينبغي لنا الرجوع عند اختلاف الدراة اليه - فهذا الفضل له تعالى لقلع ضلالة الاشقياء كاف - ولنفع هدايته الاتقياء واف - فلا شك ان المؤلف قد اجاد بما اراد - وسلك سبيل السداد والرشاد - وكلما اجاب - فقد اصاب - فكان سعيه مشكورا - فلذلك صار كاسه على المخالفين منصورا - ثمنا لفوه اللامذهبون في كل واد يهيمون - لما لم يبق لهم من الجواب فبغيظهم يموتون - فيا ايها اللامذهبون موتوا بغيظكم - ولا تلوموا غيركم - فانكم مفسدون في الارض ولا مصلحون - لم تقولون ما لا تعملون - فتوبوا الى بارئكم - واستغفروا عن ذنوبكم - فتنجوا - والا فتهلكوا - لان الشريعة عبارة من هذه المذاهب الاربعة فحسب انها فيها قد انحصرت - فان هذه المذاهب قد دونت - وقواعدها قد ضبطت - واصولها بالنصوص قد انطبقت - وبفضله تعالى احكامها في كل بلاد جرت - وفروعاتها في جميع الجهات انتشرت -

کوئی مذہب مدوّن بھی دکھلائیے۔ ہرگز نہین سکینگے جب آپ عدم کی دلیل نہین لا سکے۔ اور کوئی مذہب مدوّن بھی نہین دکھلا سکے۔ بلکہ اپنی دلیل مذکور مین لم یبق روایۃ مذہبھم محفوظۃ کا اقرار بھی کر چکے ہین۔ تب تو حصر مذاہب اربعہ کا دلیل خلف سے بھی اور اقلیدس کی ساتوین شکل سے بھی ثابت ہو گیا۔

اطلاع ۔ حسب اقتضائے حال۔ اور مقتضائے مقال کے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہان پر فتح المبین فی رد ظفر المبین کی تقریظ جسکو مین نے حسب فرمائش جناب مولوی عبد العلی صاحب لکھنوی کے لکھا نقل کرون۔ کہ اُسمین حصر مذاہب اربعہ کی تقریر اور اُسکی حقیت کی تحریر لکھی ہوئی ہی۔ سوائے اسکے اور اور زوائد بسیار و عوائد بیشمار موجود ہین۔ جسّے ناظرین کو عبرت اور سامعین کو خبرت ہو وہ یہ ہی۔

تقریظ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی کفی وحدہ۔ وَالصَّلوٰۃ وَ السَّلَامُ علیٰ نبیہ الامی الذی لا نبی بعدہ۔ وعلیٰ الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین۔ وعلی الائمۃ الاربعۃ المجتہدین المقبولین۔ کلھم اجمعین۔ اما بعد فقد اطلعتُ علیٰ ماحُرّر من المضامین۔ فی ھذا الکتاب الفتح المبین۔ فی کشف مکائد غیر المقلدین۔ فی جواب الظفر المبین۔ فی رد مغالطات المقلدین۔ فوجدتہ احسن التصنیفات

قال رسول اللہ صلعم ان اللہ لا یجتمع امتی او قال امۃ محمد على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذّ شذّ فی النار۔ وقد قال اللہ تعالیٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ فکما یجب علینا الایمان والتصديق لکل ما جاءت بہ الرسل وان لم نفهم حکمتہ۔ فکذلك يجب علينا الایمان والتصديق بکلام الایمۃ الاربعۃ وان لم نفہم علتہ۔ فان قلت ھذا شرك قلتُ لا لانھم کانوا من اولی الامر واھل الذکر المعروفين المقبولين۔ وقد اوجب اللہ تعالیٰ علینا اتباعھم لقولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ فان اللہ تعالیٰ قد عطف اولی الامر منکم علی الرسول والمعطوف والمعطوف علیہ فی الحکم مساویان۔ فاین الشرك فی ھذا الکلام مقیم۔ ان ھذا الا بفھمك السقیم۔ وامرنا ان نسئل عنھم عما لا نعلم بقولہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ وھدانا ان نرد المسائل الیھم ونثق باستنباطھم بقولہ ولو ردّوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔ واَخبرَنا بان الایمۃ منّا یھدوننا بقولہ وجعلنا منھم ایمۃ یھدون بامرنا۔ فکیف لا یجب اتباعھم علینا۔ وکما لا یجوز لنا الطعن شیئا

فبحار هدايتها فى قلوب المسلمين تموّجت ۔ ودُررها المكنونة فى صدور المؤمنين قد استقرّت ۔ فنفوس المقلدين بضوئها قد انجلت ۔ فرأت بها ما رأت ۔ وعرفت بها ما عرفت ۔ وحصلت لها ما حصلت ۔ فلذلك ترىٰ إنّ الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فيها قد اجتمعت ۔ لان الشريعة من غير هذه المذاهب فى الدنيا ما وُجِدَت ۔ واطاعة احكامها للناس قد فرِضَت ۔ فإنكم يحتسب هذه المذاهب الاربعة للشريعة معتبرةً فالشريعة عن الدنيا عَدمَت ۔ لان ما سواها من المذاهب لىست ۔ كمثلها فى ضبط القواعد والاصول ۔ وفى ربط العلة والمعلول ۔ بل كلها قد اندرست وفى بعض كتبها ۔ التى بقيت ۔ اقوال المعاندين فيها قد دخلت ۔ فتغيّرت ما تغيّرت ۔ فكيف تكون هى الشريعة التى من الشارع شُرِعَت ۔ فما اعتبرت احكامها المنتشرة فيها وما حُسِبَت ۔ فلا محالة إنّ هذه المذاهب الاربعة لاجراء الاحكام للشريعة قد بقيت ۔ لانها من التغيّرات قد حُفِظَت ۔ لما من الدلائل التى قد ذُكِرَت ۔ والاختلافات التى نُظِرَت ۔ فهى رحمة للعالمين من خالق الثقلين خُلِقَت ۔ فمن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة فى هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار ومتبع الشيطان ۔ كيف لا وقد

واستنبطوه من الشريعة لاسيما الامام الاعظم رح
فلا ينبغي لاحد الاعتراض عليه لكونه من اجل الائمة
واقدمهم تدوينا للمذهب واقربهم سنداً الى الرسول
صلعم ومشاهداً لبعض الصحابة واكابر التابعين رضي
الله عنهم اجمعين - وكيف يجوز لامثالنا الاعتراض
عليه ولقد اجمع السلف والخلف على جلالة وعلمه و
فضله وورعه وزهده وعفته وعصمته وسخاوته
وعبادته وكثرة مراقبة الله تعالى وخوفه منه فمن قال
غير ذلك فهو من جملة الجاهلين المتعصبين المنكرين على
ائمة الهدى المقبولين بفهمه السقيم - اولعناد الذى
فى قلبه المقيم - بل يجب على كل مكلف ان يشكر الله
تعالى على ايجاده مثل الامام ابى حنيفة رح فى الدنيا -
الم تر كيف فعل باستنباط احكام الشريعة الغراء - و
بانضباط اركان الطريقة البيضاء - وباماطة الاذى عن
سبيل المعرفة العلياء - الم تر كيف استحكم الله تعالى به
الشرع المبين - فهدى به الخلائق كلهم اجمعين - فانه
بوّبه مبوّبا - وفصّله مفصّلا - وهذبه مهذبا - ورتّبه
مرتّبا ونقّحه تنقيحا - وعلّله تعليلا - وميزه تميزا - ويسّره
تيسيرا - الّعرف مثله من الائمة فى الدنيا - فلن تجد لنا

جاءت به الانبياء مع اختلاف شرايعهم - فكذلك لا يجوز الطعن فيما استنبطه الائمة المجتهدون بطريق الاجتهاد والاستحسان مع اختلاف استنباتهم - لانهم ما استدلوا وما استنبطوا الا من الحديث القرآن - اما اذا لم يجدوا فيهما وفي اقضية الصحابه رضي عنهم الرب المستعان حكما من الاحكام او ركنا من الاركان - فقاسوا ما قاسوا باتحاد العلة والبرهان - فصار هذا القياس اصلا رابعا لنا بنص الحديث والقرآن - اما القرآن - فاعتبروا يا اولی الابصار وغير ذلك من الآيات التي الفتها في كتابي تذكرة المذاهب لمطالعة الاخوان - اما الحديث فعن ابن عباس رض قال اتی رجل النبی صلعم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانها ماتت فقال النبی صلعم لو كان عليها دين اكنت قاضيه قال نعم قال فاقض دين الله فهو احق بالقضاء اخرجه البخاری عن ابن مسعود رض ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن وغير ذلك من الاحاديث التي جمعتها في التذكرة فارجعوا اليها ان شئتم يا ايها الخلان - فهذه الائمة الاربعة هم العلماء الذين قيل في شانهم علماء امتي كانبياء بنی اسرائيل فاؤلئك هم الامناء للشارع علی شريعته من بعده فلا اعتراض عليهم فيما بينوه للخلق

والمؤمنات لغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً واثماً مبیناً۔
وکذالک من ضار الامام فهو ملعون۔ لانه ضار مؤمناً
وکل من ضار مؤمنا فهو ملعون۔ فمن ضار الامام فهو
ملعون۔ کیف لا وقد قال رسول صلعم ملعون من ضار
مؤمنا او مکر به اخرجه الترمذی کذا فی التیسیر۔ وقد قال الله تعالی
الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم
عذاب الیم فی الدنیا والآخرة۔ وکذلک من لم
یوقر الامام فهو لیس فی اهل الاسلام۔ لانه لم یوقر کبیرنا
وکل من لم یوقر کبیرنا فهو لیس من اهل الاسلام۔ فمن لم
یوقر الامام فهو لیس من اهل الاسلام۔ کیف لا وقد
قال رسول صلعم لیس منّا من لم یرحم صغیرنا ولم
یوقر کبیرنا۔ اخرجه الترمذی۔ لذلک وقرّه الامام الشافعی رح
فی زیارة قبره فی البغداد۔ فارضاهما الله تعالی عن العباد
فی الدنیا والآخرة۔ هکذا کلها فی کتابی التذکرة۔ فما
یقال لهرچند بن دیوان چند المؤلف للظفر المبین۔ فی رد
مغالطات المقلدین۔ الذی۔ اسلم خدعاً للمسلمین۔ کما
اسلم عبد الله بن سبا الیهودی خدعا للمؤمنین۔ فاستفت
عن نفسک۔ ولا تستفت عن غیرک۔ فهو کفایة لک۔ الم
تر کیف فعل لبشاعة الامام فیه فقال تارةً ان الامام

نظيرہ فيها فاذا عرفت انه افضلهم فلا تنسى فضله بل
اعمل بقوله تعالى فلا تنسوا الفضل بينكم - واذا عرفت
انه احسنهم فلا تشتغل عنه واعمل بقوله تعالى اتبعوا
احسن ما انزل اليكم من ربكم - فظهر من هنا ان من انكر
مسائل الامام المستنبطة من الكتاب والسنة واقضية
الصحابة رض فهو كافر - لانه انكر الشريعة - ومن كل انكر
الشريعة فهو كافر - فمن انكر المسائل فهو كافر - وكذلك
من لعن اوطعن فى الامام الهمام فهو ليس بمؤمن - لانه
طعن اولعن المؤمن الذى اكمل المؤمنين - واجلهم
فى الدين - وكل من طعن اولعن المؤمن فهو ليس بمؤمن
فطاعن الامام اولاعنه اوفاحشه ليس بمؤمن - كيف
لا وقد قال رسول صلعم ليس المؤمن بطعان ولا لعان
ولا فاحش ولا بذى كذا فى التيسير - وايضا - لا يرمى رجل
رجلا بالفسق والكفر الا ردت عليه ان لم يكن صاحبه
كذلك اخرجه البخارى - وكذلك من سب الامام فهو
فاسق - لانه سب المسلم - وكل من سب المسلم - فهو
فاسق - فمن سب الامام فهو فاسق - كيف لا وقد قال
رسول صلعم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر - اخرجه الخمسه
كذا فى التيسير - وقد قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين

رحمهم الله تعالى كلهم اجمعين - فاعرف منازلهم ومدارجهم واحفظ مناقبهم مع درجاتهم - فلا نقل انّ ادلّه الامام ضعيفة - ولا بادراية بالفاظ قبيحة - تقلية المتعصبين نحشر مع الخاسرين - امّا الصحاح وان كانت اصح الكتب بالنسبة الى بعدها - لكنها لا تعتبر بمقابلة الاحاديث التى استدل بها الامام الهمام من قبلها - لكونه اقربهم الى الرسول - فلذلك تلقت الامة الاستدلال له بالقبول فلا ينبغى لاحد ان يطعن فى الامام بروايات الصحاح التى بعد المائتين وثلثة مأنه قد دوّنت - ولا شك ان فيها اقوال المعاندين والمتعصبين والمنافقين والمنكرين قد خلت فلذلك قال ابن الحجر فى نخبة الفكر ان الخبر اما يكون له طرق بلا عدد معين او مع حصر بما فوق الاثنين او بهما او بواحد - فالاوّل هو المتواتر وهو المفيد للعلم اليقينى بشروطه والثانى هو المشهور والثالث العزيز وليس شرطا للصحيح خلافا لمن زعمه والرابع الغريب وكلها سوى الاوّل احاد وفيها المقبول والمردود لتوقف الاستدلال على البحث عن احوال رواتها دون الاوّل الخ - الا تعلم ان اسمعيل بن عليه الذى قال للقرآن مخلوق واهلك بحكمه تلميذه الخليفة المامون خلقا كثيرا - وجما غفيرا - وابا بكر بن

ما تلقى فى تمیع عمرہ الا سبعة عشرة حدیثا - و شنع علیه
تشنیعا فاحشا - تقلیداً للمتاخرین المتعصبین المعاندین -
فیا عجبا مع ذلك ینکر لتقلید لامام الائمة المجتهدین - و
قال تارة ان الامام قد خالف الحدیث والقرآن - فى مسائل
فلان فلان وعدہ بالبیان - واحتج علیه بالاحادیث التی
وافقت لما تھواہ لنفسه من الصحاح واعرض عما نطق منها
باقوال الامام الهمام صاحب للفلاح - تنفیراً للمقلدین
الصالحین عن عمل الفقه للائمة المجتهدین المقبولین -
و قال تارة ان الامام قد خالف فى هذه المسئلة الفلانیة
حدیث الصحیحین - لیعلم الحمقاء والسفهاء ان الصحیحین قد
کانا من قبل الامام ارضاہ الله تعالى عن جمیع المؤمنین المقلدین
فى الدارین - لعله لا یعلم هو لنفسه ولا مقلدہ بفتح للام
ان صاحبى الصحاح بالنسبة الى الامام الاعظم کطالب
العلم لا بل کاحاد الرعیة من السلطان الاعظم - کیف
لا وقد قال الامام سفیان الثوری انا بمقابلة الى حنیفه
کالعصفور عند الباز - وایضاً قال مخاطبا له انت سید العلماء
الا نعلم ان المسلم الشافعى تلمیذ البخاری - والبخاری الشافعى
تلمیذ للامام احمد حنبل .. واحمد تلمیذ الامام الشافعى -
والشافعى تلمیذ للامام محمد - ومحمد تلمیذ الامام الاعظم

اقرب زمانهم الى الرسول صلعم مع قوت ایمانهم وعلمهم
وعدلهم وورعهم وزهدهم وقد ثبت ان الامام
الاعظم رح اقربهم سنداً الى الرسول صلعم واقدمهم
قدوتنا للمذاهب واکملهم ایمانا واجلهم اسلاما واعلمهم
علما وافضلهم فضلا واورعهم ورعا وازهدهم زهدا
فانصف فی قلبك واستفت عن نفسك الغرف مثله
فی هذه الامور المعروفة ـ من رواة الصحاح النازلين
عنه فی الدرجة البعيدة ـ التی قد شهدت علی کذبها
الاحادیث المذکورة ـ فینبغی لنا العمل بالاحادیث التی
استدل بها الامام ـ ولوضعفها المتاخرون تقلیداً لاکثر
المتعصبين علی ذلك الامام الهمام ـ اولم ویتهم التغیرات
فیها لبعد الزمان وتداول الایام ـ ولولم یوجدن کلها
فی الصحاح ـ لان صاحبیها قالوا انهم ترکوا الاکثر من الاحادیث
الصحاح ـ فتاملوا فی هذا الکلام فانه ادق الدقائق ـ واحسن
الحقائق ـ وقد ذل فیه اقدام اکثر الخلائق ـ فنبهتکم علیه
یا ایها الاخوان ـ بنصرة الله المستعان ـ فان حصنتم وتدبرتم
یا ایها الخلان ـ فکلما تجدون فی کتب اهل الکشف والعرفان
هکذا فی الکتب الشرعیة والله تعالی اعلم بالصدق والصواب ـ
والیه المرجع والمآب ـ

لان صحیحها اکثر التی

شیبہ رح الذی وضع فی کتابہ بابا للرد علی الامام ابی حنیفہ رح
واخاہ عثمان بن شیبہ وغیرھم مثلھم من رواۃ البخاری
والمسلم وغیرھما رح وقد کانوا متعصبین منکرین علی الامام
الاعظم فلذلک قال صاحب البرھان فی شرح مواھب
الرحمان۔ وقد اعرض (تا) مع شدۃ حرص البخاری علی
معارضۃ الامام ابی حنیفہ بالاحادیث مھما امکنہ بدلیل
ما اشحن بہ صحیحہ انتہی۔ فالحقیقہ اوالصداقۃ من تلک
الرواۃ المتعصبین النازلین من الامام۔ بتداول الزمان و
الایام۔ قد فقدت۔ لان الآیۃ السابقون السابقون
اولئک المقربون فی جنۃ النعیم ثلۃ من الاولین وقلیل
من الاخرین۔ والاحادیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم
ثم الذین یلونھم ثم یجئ قوم تسبق شھادۃ احدھم
یمینہ ویمینہ شھادتہ اخرجہ البخاری وایضًا اوصیکم باصحابی۔
(الی) ثم یفشو الکذب رواہ الترمذی وفی روایۃ ثم یظھر الکذب
وغیر ذالک التی فی التذکرۃ فی فقدان صحۃ الصحاح
قد سیقت۔ لکنھا علی فضل الامام لکونہ اقرب الی الرسول
قد شھدت۔ فاین الاعتماد علی کل الصحاح۔ وکیف یرد بھا
الاحادیث التی استدل بھا الامام الصاحب للفلاح۔ ولا
شک ان اعتبار الروایات باعتبار الرواۃ واعتبارھم باعتبار

باوجود اختلاف کرنے مشرکین کے اللہ مین وحدانیت وحدہٗ لاشریک لہٗ
کی شرعًا و عقلاً و عرفًا ثابت ہی۔ شرعًا لقولہ تعالیٰ لو کان فیہما آلہۃ
لفسدتا۔ عقلاً بقول الجمہور کُل مصنوع یدل علی الصانع۔
عرفًا بقول کُل الناس ان اللہ تعالیٰ واحد۔ اور جیسا ابنیت ابن کے
واحد ہوتی ہی۔ متعدد نہین ہوسکتی ہی۔ یعنی دو چار آدمی کا ایک لڑکا
نہین ہوسکتا ہی۔ اور بعض موضع مین حق متعدد بھی ہوتا ہی۔ جسکو مین نے
تذکرۃ المذاہب کے مناظرے مین نصوص کثیرہ سے شرح و بسط کے ساتھ
ثابت کردیا ہی سوائے اسکے یہانپر ایک نظیر عام فہم کے لیے اور لکھتا ہون۔
وہ یہ ہی کہ اگر زید دعوی کرے کہ وہ تنہا منعم خان کا بیٹا ہی کُل ترکہ اسکا
اسکو ملے۔ علیٰ ہذالقیاس عمرو بکر و خالد بھی وہی دعوی کرے۔ تو اسطرح
کا موضع خلاف مین ہرچار کا منعم خان کا بیٹا ہونا ثابت ہوسکتا ہی شرعًا و عقلاً و
عرفًا محال نہین اسطرح سے ہرچار مذہب کا حق ہونا ثابت ہی شرعًا و عقلاً و عرفًا محال
نہین۔ شرعًا لقولہ تعالیٰ لانفرق بین احد من رسلہ حالانکہ زبور توراۃ انجیل و فرقان متفاوت
و متعدد ہین۔ اور کُل کا حق ہونا قرآن سے ثابت ہی۔ و لقول النبی صلعم اختلاف امتی رحمۃ و عقلاً ابطال
حقیت اختلافات شرائع مین قبلنا استنباطات آئمہ اربعہ خیرالقرونی کی
حقیت ثابت ہی۔ عرفًا ہمیشہ سے یہ چار مذہب کی حقیت معروف و مشہور
ہوتی چلی آتی ہی۔ خذ ھذا لانہ من فتوحات اللہ الواحد۔ فلا
عبرۃ فیہ لاحد۔

سوال سوم ۔ اگر ہرچار مذہب حق ہین۔ تو ایک پر عمل کرنا کیسا۔ ذرا

سوال دوم - جب شریعت شارع کی واحد ہی اور حق بھی واحد ہی متعدد نہین - تب یہ چار مذہب کا جس سے تعدد شریعت و حق کا لازم آتا ہی حق ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہی -

جواب ہان صاحب جب شریعت شارع کی واحد ہی اور حق بھی واحد ہی تب زبور و توراۃ و انجیل و فرقان کا جس سے تعدد شریعت و حق کا لازم آتا ہی - حق ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہی - اور ہر ہر نبی کی علحدہ علحدہ شریعت بھی کیونکر حق ہو سکتی ہی - اور صحاح ستہ کا بھی جس سے اختلافات روایات سے تعدد حق کا لازم آتا ہی - صحاح و حق ہونا کیونکر ہو سکتا ہی - اور حضرت حسن رض کا صلح اور حسین رض کا جنگ بھی جو باہم متضاد ہین کیونکر حق ہو سکتے ہین اور ہر جگہ **مین** حق کا کلیتہً واحد ہونا کون نص سے ثابت ہی ذرا بتلا تو دیجیے بعد اسکے حق کا واحد ہونے اور متعدد نہونے کا دعوی بھریے - نہین تو ہٹ دھرمی و نادانی سے جو زبان سے نکلے سو کہا کیجیے - حتّٰی کہ اگر آسمان کو زمین کہا کیجیے کوئی کیا کرے - **ہان** نادان جب کسی کتاب مین اس عبارت کو الحق فی موضع الخلاف واحد - دیکھ پاتے ہین - تو اسکو کالوحی من السماء سمجھکر بھڑ کتے ہین - جیسا دیہاتی گنوار کلکتہ دیکھکر بھڑکتے ہین - اور یہی بہشت یہی بہشت کہکر اچھلتے ہین - اسی طرح سے نادان اسطرح کی عبارت سے اچھلتے ہین اور کم علمیت و عدم وسعت نظر کے سبب سے اسکے مضمون کو نہین دریافت کر سکتے ہین - حالانکہ وہ عبارت مخصوص بالموضع ہی یعنی جس موضع مین شرعًا و عقلًا و عرفًا تعدد حق کا ہونا محال ہی وہان البتہ حق واحد ہی ہوتا ہی جیسا

ذکر کر دیا ہوتا - **جواب** مین کہونگا عیان راچہ بیان - کیا تمنے ہمارے
ص ۱۳۵ تا صفحہ ۔ ص ۹۶ تا ۹۷
تذکرۃ المذاہب کی اُن حدیثون کو - اور اِس کتاب کی اُن حدیثون کو جو
تم لوگون کے سوالات اور احادیث کے جواب اور معارضے مین لایا ہون -
اور رسالت مآب صلعم کی رحلت و ولادت مین - جن احادیث متضادہ کو
پیش کر چکا ہون نہین دیکھا - اُنمین تو باہم مخالفت کُلّی اور معارضت جلی
موجود ہی - پھر اُنکو مکرر نقل کرکے کتاب کو طول دینے سے فائدہ کیا تھا -
خیر تاہم یہان پر بھی چند احادیث متخالفہ اور روایات متناقضہ کو ناظرین
کی عبرت و غبرت کے لیے - اور سامعین کی فہم و فراست کے واسطے - بلکہ تم لوگون
کی جہالت دفع کرنے کے لیے - ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون اسلیے ذیل مین درج
کرے دیتا ہون -

احادیث متخالفہ صحیح بخاری رح - عن ابن عباس[۵۱] انه قال
اقبلت راکبا علی حمار اتانٍ وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام
ورسول الله صلعم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار
فمررتُ باین یدی بعض الصف فنزلتُ وارسلتُ الاتان
ترتع ودخلتُ فی الصف فلم ینکر علیّ احد ذلك - عن عائشه[۵۲]
ذکر عندھا مایقطع الصلوٰۃ الکلبُ والحمارُ والمراۃُ
فقالت شبھتمونا بالحُمُر والکلاب والله لقد رأیت
النبی صلعم یصلی وانی علی السریر بینه وبین القبلة مضطجعة
فتبدو لی الحاجة فاکرہ ان اجلس فاوذی النبی صلعم

بتلا تو دیجیے۔ نہین تو حق کا متجزی ہونا قبول کر لیجے۔

جواب اگر ہر چار کتاب زبور توراۃ انجیل و فرقان حق ہے۔ تو ایک پر عمل کرنا کیسا ذرا بتلا تو دیجیے۔ نہین تو حق کا متجزی ہونا قبول کر لیجے۔ ۵

بے کمالیہائے نادان از سخن پیدا شود
پستۂ بے مغز چون لب وا کند رسوا شود

اگر اس کتاب کی فصل دوم کے دقیقہ ۹۳ مین اور فصل سوم کے ۱۲۹ چوتھے جواب مین نظر فرما دینگے۔ اور کچھ کیفیت پا دینگے۔

سوال چہارم ۔ اگر کوئی مسائل فقہ پر عمل کرے تو کیونکر کرے۔ اسمین تو فقط اختلاف ہی اختلاف ہے کسکو سچا کسکو جھوٹا جانے۔ ذرا بتلایے تو نہین تو یہ۔ وہ مثل ہے جیسا سات دائی کی تدبیر سے لڑکا مرے۔ ویسا فقیہون کے اختلاف مسائل کے عمل کرنے سے لوگ ایمان کھوئے۔

جواب اگر کوئی عمل بکتب الاحادیث کرے تو کیونکر کرے۔ اسمین تو فقط اختلاف ہی اختلاف ہے۔ کس حدیث کو صحیح اور کسکو غیر صحیح جانے۔ ذرا بتلائیے تو نہین تو یہ وہ مثل ہے جیسا سات دائی کی تدبیر سے لڑکا مرے۔ ایسا محدثین کے اختلافات سے عاملین بالحدیث کا ایمان جاوے۔ کیونکہ اسمین ابن جوزی و شوکانی و مثلہما کو نبی قرار دینا پڑے۔ نہین تو صحیح و غیر صحیح کا امتیاز معلوم نہووے۔ جب اسطرح کے امتیاز کا نام شریعت ٹھہرے۔ پھر اسکی حقیقت کو کیا پوچھنا۔ تذکرۃ المذاہب کے ۲۶۵ (تا ۲۶۷) صفحہ مین نظر کیجیے اچھی طرح سے اسکی کیفیت کھل جاویگی۔ **دفع دخل** اگر کہو کہ اگر احادیث مین بھی مثل مسائل فقہیہ کے اختلافات واقع ہین۔ تو کیون انکو تمنے ذکر نہ کیا۔

النبی صلعم مرۃً مرۃً ص۲۷ - دیکھو اس روایت سے رسول خدا
صلعم کا ایک ایک مرۃ وضو کرنا ثابت ہی - **خلافہ** - عن ابن زید
ان النبی صلعم توضأ مرتین مرتین ص۲۷ - دیکھو اس روایت سے
دو دو بار وضو کرنا اُنکا ثابت ہی **ایضاً فیہ** عن ابن عمر ان رسول
صلعم قال الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس ص۷۶۳ -
دیکھو اس روایت مین شؤمیت ثابت ہی **خلافہ** - عن ابی عمر
قال ذکروا الشؤم عند النبی صلعم فقال النبی صلعم
ان کان الشؤم فی شئ ففی الدار والمرأۃ والفرس ص۷۶۳ -
پھر دیکھو اسمین وہی ابن عمر سے شؤمیت کا ممنوع ہونا ثابت ہی - **ایضاً فیہ**
عن ابن عباس اذا زنا بہا (ای ام امرأتہ) لا تحرم علیہ
امرأتہ ص۷۶۵ - دیکھو اس روایت مین کہ اپنی خوشدامن سے زنا کرنے
سے بھی بی بی حرام نہین ہوتی ہی - **خلافہ** عن ابی نصر عن ابن عباس
حرمہ (تا) روی عن عمران بن حصین وجابر بن یزید والحسن
وبعض اہل العراق تحرم الخ ص۷۶۵ دیکھو پھر اس روایت مین مع الاختلاف
حرمت ثابت ہی - **ایضاً فیہ** - عن الحسن عن غیر واحد مرفوعاً -
افطر الحاجم والمحجوم ص۲۶۰ - دیکھو اس حدیث مین حاجم اور محجوم
کو افطار کرنا چاہیے - **خلافہ** عن ابن عباس ان النبی صلعم احتجم
وھو محرم وھو صائم ص۲۶۰ - دیکھو پھر اس حدیث مین کہ رسول خدا
صلعم نے حالت احرام اور صوم مین حجامت کیا -

فَانْسَلَّ من عنده جليه ص۲۳ ۔ ۹۳ عن عايشه رض زوج النبی صلعم قالت لقد کان رسول صلعم یقوم فیصلی من اللیل والی المعترضة بینه وبین القبلة علی فراش اهله ص۲۴ ۔

دیکھو ان روایتون مین نمازی کے سامنے سے گزرنا اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کا معترضہ ہونا ثابت ہے ۔ **خلافهما** ۔ ۹۴ عن ابی صالح (تا) قال رأیت ابا سعید الخدری فی یوم جمعة یصلی الی شیئ یستره من الناس فاراد شاب من بنی ابی معیط ان یجتاز بین یدیه فدفع ابو سعید فی صدره فنظر الشاب فلم یجد مساغا الا بین یدیه فعاد لیجتاز فدفعه ابو سعید اشد من الاولی فنال من ابی سعید ثم دخل علی مروان فشکا الیه مالقی من ابی سعید ودخل ابو سعید خلفه علی مروان فقال مالک ولابن اخیک یا ابا سعید قال سمعت النبی صلعم یقول اذا صلی احدکم الی شیئ یستره من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیه فلیدفعه فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان ص۲۳ ۔ قال ۹۵ رسول صلعم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر بین یدیه الخ ص۲۳

پھر دیکھو ان روایتون مین نمازی کے سامنے سے کسی کو گزرنا درست نہین بلکہ گزرنیوالے کو قتل کرنا لازم ہے ۔ **ایضا فیه** عن ابن عباس ۹۶ قال توضأ

عن ثوبان رض[۵۲۳] قال كان رسول صلعم اذا انصرف من صلوته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت ذا الجلال والاكرام - وفي رواية ياذا الجلال والاكرام ج[۱] ص[۲۳۳] - دیکھو اس روایت میں بعد سلام پھیرنے کے فقط یہ دعاے خفیف پڑھنا ثابت ہے - خلافہ كان بن الزبير رض يقول في دبر كل صلوٰة حين يسلم لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة و الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون - وقال كان رسول صلعم يهلل بهن دبر كل صلوٰة ط[۲۳۹] - پھر اس روایت میں نبی صلعم کا ہر نماز کے بعد لمبی دعا پڑھنا ثابت ہے - ايضا فيه عن[۵۲۵] ابی هريرة رض ان رسول الله صلعم قال لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم (تا) اذا قيمت الصلوٰة فينزل عيسى بن مريم عم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته ص[۴۸۲] - دیکھو اس روایت میں اللہ جل شانہ کا اپنے ہاتھ سے دجال کو قتل کرنا ثابت ہے - خلافہ - ذکر[۵۲۶] رسول صلعم الدجال (تا) قلنا يا رسول الله صلعم

روایات متخالفہ صحیح مسلم رحمہ ۔ باب الوضوء مما مست النار
عن ابن ثابت رضہ قال سمعت رسول صلعم یقول الوضوء مما مست
النار ص۲۲۰ ۔ دیکھو ان باب کی روایتون سے مما مست النار سے وضوء لازم ہے
خلافہ باب نسخ الوضوء مما مست النار ۔ عن ابن عباس رضہ ان
رسول اللہ صلعم اکل کتف شاة ثم صلی ولم یتوضاء ۔
وفی روایتہ ولم یمس ماء ص۲۲۰ ۔ پھر دیکھو اس باب کی روایتون
سے مما مست النار سے وضوء نہین لازم آتا ہے ۔ منسوخ ہونا ثابت ہے ۔
تاہم غیر مقلدین شور و شغب کرتے ہین ۔ **ایضاً فیہ** قال رسول صلعم
کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم ص۱۰۹ ۔ دیکھو اس
روایت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقتدی بننا ثابت ہے **خلافہ**
قال رسول صلعم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم
پھر دیکھو اس روایت مین برعکس اول عیسیٰ عم کا امامت کرنا ثابت ہے ۔
اور باب الفتن کی ایک روایت سے بھی حضرت عیسیٰ عم کی امامت ثابت
ہے ۔ **ایضاً فیہ** ۔ قال رسول صلعم یقطع الصلوٰة المرأة و
الحمار والکلب ص۲۹۵ ۔ دیکھو اس روایت مین کتا گدھے اور عورت
نمازی کے سامنے آنے سے نماز باطل ہوتی ہے ۔ **خلافہ** عن عائشہ رضہ
ان النبی صلعم کان یصلی من اللیل وانا معترضة بینہ و
بین القبلة کاعتراض الجنازة ص۲۹۵ ۔ دیکھو پھر اس روایت سے
نماز باطل نہ ہونا ثابت ہے ۔ **ایضاً فیہ** باب ما یقال بعد التسلیم من الصلوٰة

اِس باب نسخ القیام کی حدیثون کو اعتبار کیجیے - تو بخاری کی حدیثون کا اعتبار نہ کیجیے - کہ اِنھون نے فقط منسوخ حدیثون کو جمع کیا سمجھ لیجیے - اگر بخاری کی حدیثون کو اعتبار کیجیے تو مسلم کی اِس ناسخ حدیثون کو منسوخ سمجھیے -

روایات متخالفۂ ابن ماجہ رح - ۵۳۱ عن حذیفہ رض ان رسول اللہ صلعم اتی سباطۃ قوم فبال علیہا قائما ص۲۶ - دیکھو اِس روایت مین رسول خدا صلعم کا کھڑا ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہی **خلافہ** - ۵۳۲ عن عائشہ رض قالت من حدثک ان رسول صلعم بال قائما فلا تصدقہ انا رأیتہ یبول قاعدا ص۲۶ - پھر دیکھو کہ اِس روایت مین کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا ثابت ہی اور روایت اوپر کی تکذیب بھی ثابت ہی - نیز - ۵۳۳ عن عمر رض قال رانی رسول اللہ صلعم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما ابدا - دیکھو اِس روایت سے کھڑا ہو کر پیشاب کرنا منہی عنہ ٹھہرا -

ایضاً فیہ - ۵۳۴ عن جابر رض قال نہی رسول اللہ صلعم ان یستقبل القبلۃ ببول فرایتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلہا ص۲۸ - دیکھو اِس ایک روایت مین تناقض ہی -

ایضاً فیہ باب الرخصۃ بفضل وضوء المرأۃ - ۵۳۵ عن ابن عباس رض قال اغتسل بعض ازواج النبی صلعم فی جفنۃ فجاء النبی صلعم لیغتسل او یتوضاء فقالت یا رسول اللہ صلعم

وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشہر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول الله فذالك الیوم الذی کسنة اکتفینا فیه صلوٰة یوم قال لا اقدروا له قدره (تا) اذا بعث الله المسیح بن مریم فینزل (تا) فیطلبه حتی یدرکه بباب لدٍّ فیقتله الخ
پھر دیکھو اس روایت سے دجّال کو حضرت عیسیٰ ع کا قتل کرنا ثابت ہے۔
الصّافیه قال رسول صلعم اذا رأیتم الجنازة فقوموا لها حتی تخلّفکم او توضع ص ۵۳۲ - قال رسول صلعم اذا اتبعتم جنازة فلا تجلسوا حتی توضع ص ۵۳۳ - دیکھو ان حدیثوں مین کہ جنازہ دیکھنے سے کھڑا ہونا چاہیے اور متبعین کو قبل رکھنے جنازہ کے نہ بیٹھنا چاہیے -
خلافه عن علی رض قال رأینا رسول الله صلعم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازة ص ۵۳۶ دیکھو پھر اس حدیث مین بیٹھنا ثابت ہے۔ بلکہ مسلم نے نسخ القیام للجنازة کا باب باندھا۔ اور بخاری رح نے اس باب کو اس باب مین اصلا ذکر نہ کیا۔ بلکہ برعکس باب من تبع جنازة فلا یقعد حتی توضع عن مناکب الرجال فان قعد امر بالقیام - باب باندھا - اور اسمین یہ روایت کی کہ کسی جنازہ مین حضرت ابوہریرہ رض مروان بن الحکم کا ہاتھ پکڑ کر قبل رکھنے جنازہ کے بیٹھ گئے تھے - پھر حضرت ابوسعید رض آکر مروان کا ہاتھ پکڑا اور قم کہا الخ - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - یہ بطور نمونہ اور چاشنی ایک مثال باہم مخالفت صحیحین کی بابت لائے - یعنی اگر مسلم کے

حاجة قضاها ثم ینام کھیئۃ لا یمس ماء ص۴۳ ۔ دیکھو اس حدیث
مین رسول خدا صلعم کا بلا مس ماء حالت جنب مین بہیئت کذائی نیند جانا ثابت
ہی خلافہ ۔ عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلعم اذا
اراد ان ینام وھو جنب توضأ وضوء للصلوٰۃ ص۴۳ ۔ پھر دیکھو
اس حدیث مین نقیض مضمون اس حدیث اوّل کا ثابت ہی طرفہ تر تو یہ ہی
کہ دونون روایت حضرت عائشہ رض کی طرف منسوب ہین ۔ ایضًا فیہ ۔
عن ابن عمر رض قال رأیت رسول اللہ صلعم (تا) ولا یرفع
بین السجدتین ص۶۲ ۔ دیکھو اس حدیث مین رفعیدین بین السجدتین
ثابت نہین خلافہ عن ابی ھریرہ رض قال رأیت رسول
صلعم یرفع یدیہ فے الصلوٰۃ (تا) حین یرکع وحین یسجد
ص۶۲ ۔ پھر دیکھو اس حدیث مین برخلاف حدیث اوّل سجدہ کے وقت مین
بھی رفعیدین ثابت ہی اور نیز فی روایۃ اذا قام من السجدتین فعل
مثل ذلک ۔ حالانکہ غیر مقلدین ان روایتون پر عمل نہین کرتے ہین باوجودیکہ
جزو حدیث رفعدین کا ہی ۔ ایضًا فیہ ان رسول اللہ صلعم
کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ ص۶۶ ۔ دیکھو اس حدیث مین
رسول خدا صلعم کا دونون طرف سلام پھیرنا ثابت ہی ۔ خلافہ ان
رسول صلعم کان یسلم تسلیمۃ واحدۃ فلقاء وجھہ
اور نیز عن ابن الاکوع قال رأیت رسول صلعم صلی فسلم
مرۃ واحدۃ ۔ ص۶۶ ۔ پھر دیکھو ان حدیثون سے ایکمرتبہ سلام کا پھیرنا

انی کنت جنبا فقال الماء لا یجنب ص۳۱ ۔ دیکھو اِس باب کی روایتون سے عورت کے مستعملہ پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ **خلافہ**۔ باب النہی عنہ۔ عن ۳۶ عمرو ان رسول صلعم نہی ان یتوضاء الرجل لفضل وضوء المرأۃ ص۳۱ ۔ دیکھو اِس روایت مین وضو کرنا عورت کے بافضل پانی سے ممنوع ہے۔ **ایضًا فیہ** عن ۳۷ عبداللہ ان رسول اللہ صلعم نام حتی نفخ ثم قام فصلی ص۳۷ ۔ دیکھو اِس حدیث مین نیند سے وضو کا نہین جانا ثابت ہے۔ **خلافہ**۔ عن ۳۸ علی رض ان رسول اللہ صلعم قال العین وکاء السہ فمن نام فلیتوضاء ص۳۷ ۔ پھر دیکھو اِس حدیث مین نیند سے وضو لازم ہے۔ **ایضًا فیہ**۔ عن ۳۹ بسرۃ بنت صفوان قالت قال رسول اللہ صلعم اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضاء ص۳۷ ۔ دیکھو اِس حدیث مین مس ذکر سے وضو لازم ہے۔ **خلافہ** ۴۰ عن ابی امامہ قال سئل رسول اللہ صلعم عن مس الذکر فقال انما ھو جزء منک ص۳۷ ۔ پھر دیکھو اِس حدیث مین ذکر کو مثل جزو بدن کا ہونا ثابت ہے جس سے وضو نہین جاتا ہے۔ **ایضًا فیہ** ۴۱ باب ماجاء فی التیمم ضربۃ واحدۃ ص۴۳ ۔ دیکھو اِس باب مین تیمم کے لیے ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کفایت ہے۔ **خلافہ** باب ۴۲ فی التیمم ضربتین ص۴۳ ۔ پھر دیکھو اِس باب مین دو مرتبہ ہاتھ مارنا چاہیے لکھا۔ **ایضًا فیہ** عن ۴۳ عائشہ رض قالت ان رسول اللہ صلعم لکانت لہ الی اھلہ

دیکھو پھر اِس روایت مین صاحب جنب کو قرآن پڑھنا درست آیا۔ **ایضاً فیہ**
عن[۵۵۳] عائشہ رض ان رسول صلعم قبل امراۃ من نسائہ ثم
خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضاء اخرجہ اصحاب السنن ص۲۸۸ ۔
دیکھو اِس روایت مین عورت کو بوسہ دینے سے وضو نہین جاتا ہے ۔
خلافہ عن[۵۵۵] ابن عمر رض انہ کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ
وجسہا بیدہ من الملابسۃ فمن قبل امرأۃ او جسہا
بیدہ فعلیہ الوضوء ومثلہ عن ابن مسعود اخرجہ مالک ص۲۸۸ ۔
پھر دیکھو اِس روایت مین کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضوء لازم آتا ہے ۔
ایضاً فیہ عن[۵۶۰] عطاء قال صلے النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ابنہ ابراھیم وھو ابن سبعین لیلۃً اخرجہ ابو داؤد ص۲۴۸
دیکھو اِس روایت مین کہ رسول خدا صلعم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم پر
(جو ستّر دن کے تھے) جنازہ کی نماز پڑھی **خلافہ** عن[۵۶۱] عائشہ رض
قالت مات ابراھیم بن النبی صلعم وھو ابن ثمانیۃ عشر
شہراً فلم یصل علیہ ۔ اخرجہ ابو داؤد ص۲۴۸ ۔ پھر دیکھو اِس روایت
مین کہ برخلاف اوّل آنحضرت صلعم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم پر
(جو اٹھارہ مہینے کے تھے) جنازہ کی نماز نہین پڑھی ۔ کیا خوب اسمین اٹھارہ
مہینے اور ستّر دن کی مخالفت یکطرف اور نماز جنازہ کے پڑھنے اور نہ پڑھنے
کی مخالفت یکطرف اور دونون روایت ابوداؤد سے ہونی یکطرف ۔
ایضاً فیہ ۔ عن[۵۶۲] عائشہ رض قالت صلوتان لم یترکہما رسول

ثابت ہی۔ ایضاً فیہ۔ عن[۹۵۱] ابن عباس ان النبی صلعم نکح وھو محرم م‌۱۴۲۔ دیکھو اس روایت سے رسول خدا صلعم کا حالت احرام مین نکاح کرنا ثابت ہی۔ خلافہ۔ قال[۹۵۲] رسول صلعم المحرم لا ینکح ولا ینکح ولا یخطب م‌۱۴۲۔ پھر دیکھو اس حدیث کی طرف کہ حالت احرام مین نکاح اور خطبہ کرنے تک بھی منع ہی۔ ایضاً فیہ۔ عن[۹۵۳] ابی ھریرۃ ان رسول صلعم قال اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ م‌۸۔ دیکھو اس حدیث سے یہ ثابت ہی کہ جب نماز کی تکبیر ہوتی ہی اسوقت سوائے نماز فرضیہ کے اور کوئی نماز درست نہین۔ خلافہ۔ عن[۹۵۴] علی رض قال کان النبی صلعم یصلی الرکعتین عند الاقامۃ م‌۸۔ پھر دیکھو اس حدیث سے اقامت کے وقت مین بھی نماز پڑھنا درست ہی۔

اطلاع چونکہ اسوقت میرے پاس ابو داؤد و ترمذی و نسائی موجود نہین اسلیے انکے اختلافات کو مستقلاً ذکر نہین کرسکا۔ لیکن تیسیر الاصول اور مشکوٰۃ کے اختلافات سے کل صحاح کے اختلافات بخوبی معلوم ہوجاینگے

روایات متخالفہ تیسیر الاصول۔ عن[۹۵۵] ابن عمر رض انہ قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیأ من القرآن اخرجہ الترمذی ص‌۳۰۰۔ دیکھو اس روایت مین حیض والی عورت اور صاحب جنب کو قرآت پڑھنا منع آیا ہی۔ خلافہ عن[۹۵۶] ابن عباس رض انہ لم یر بالقرآۃ للجنب باسا۔ اخرجہ رزین قلت[۹۵۷] وعلقہ البخاری ص‌۲۹۵۔

اخرجہ ابوداؤد صـ ۲۳۹ - دیکھو ان پانچ روایتون مین کسقدر اختلاف واقع ہی کہ کسی مین ۱۹ دن کسی مین ۱۵ دن کسی مین ۱۸ دن کسی مین ۲۰ دن قصر کی مدت مقرر ہوئی - طرفہ یہ ہی کہ ابوداؤد اور نسائی دونون مخالف روایت لائے - علی ہذا القیاس ابن عباس رض اور عمران رض اور جابر رض ہر تینون نے باہم مخالفت بیان کیا - **ایضًا فیہ** عن ابن عمر رض سالہ رجل فقال انی اصلے فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال نعم قال الرجل فایتہما اجعل صلواتی فقال وذلک الیک انما ذلک الی اللہ یجعل ایتہما شاء اخرجہ مالک صـ ۲۳۶ - دیکھو اس روایت مین کہ یکمرتبہ نماز پڑھنے کے بعد پھر جماعت مین شامل ہوکر نماز پڑھ سکتا ہی **خلافہ** - عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم لا تصلوا صلوتین فی یوم مرتین اخرجہ ابوداؤد والنسائی صـ ۲۳۶ دیکھو پھر اسی ابن عمر سے یہ روایت ہی کہ ایک دن مین ایک نماز کو دوبارہ مت پڑھو **ایضًا فیہ** عن ابن عباس رض قال کان رسول اللہ صلعم یفتتح قراءتہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم اخرجہ الترمذی صـ ۲۱۷ - دیکھو اس روایت سے رسول خدا صلعم کا نماز مین بسم اللہ پڑھنا ثابت ہی **خلافہ** عن انس رض قال صلیت مع رسول صلعم وابی بکر وعمر وعثمان رض فلم اسمع احد امنہم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم اخرجہ الخمسہ صـ ۲۱۷ - دیکھو پھر اس روایت مین بسم اللہ کا نہ پڑھنا ثابت ہی - **ایضًا فیہ** عن عائشہ رض قالت

سرًا ولا علانیةً فی سفرٍ ولا حضرٍ رکعتان قبل الصبح ورکعتان بعد العصر اخرجہ الخمسہ الا ترمذی ط ۲۴۱ - دیکھو اس روایت مین عصر کے بعد بھی دو رکعت نماز سنت پڑھنا ثابت ہی۔ **خلافہ**

۹۶۳ عن علی رض قال رسول صلعم یصلی فی اثر کل صلوٰۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر اخرجہ ابوداؤد ط ۲۴۱ پھر دیکھو کہ اس روایت مین عصر کے بعد نماز نہین پڑھنا ثابت ہی۔ **ایضًا فیہ** ۹۶۴ عن ابن عمر رض قال صلیت مع رسول صلعم رکعتین قبل الظہر الخ ط ۲۴۱ - دیکھو اس روایت مین کہ قبل ظہر کے سنت دو رکعت ہین۔ **خلافہ**

۹۶۵ عن عائشہ رض قالت قال النبی صلعم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظہر الخ ط ۲۴۱ - دیکھو اس روایت مین قبل ظہر کے سنت چار رکعت ہین

ایضًا فیہ ۹۶۶ عن ابن عباس رض قال اقام النبی صلعم تسع عشرۃ یقصر الصلوٰۃ وکنا اذا سافرنا فاقمنا تسع عشرۃ قصرنا وان زدنا اتممنا اخرجہ الخمسہ الا مسلما ۹۶۷ وفی اخری لابی داؤد وسبع عشرۃ ۹۶۸ وفی اخری للنسائی اقام بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلوٰۃ

۹۶۹ عن عمران بن حصین رض قال شھدت عام الفتح مع النبی صلعم بمکۃ فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اھل البلد صلوا اربعا فانا سفر اخرجہ ابوداؤد -

۹۷۰ عن جابر رض قال اقام النبی صلعم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوٰۃ

بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل وان لم ینزل متفق علیہ صـ۱۸۴ـ ۔ دیکھو اس روایت مین کہ بمجرد دخول غسل واجب ہی انزال کی ضرورت نہین خلافہ [۹۸۰] عن ابی سعید قال قال رسول صلعم انما الماء من الماء رواہ المسلم صـ۱۸۴ـ ۔ پھر دیکھو اس روایت مین کہ وجوب غسل کے لیے انزال ضرور ہی۔ اگرچہ امام محی السنۃ رح نے اسکو منسوخ لکھا۔ لیکن قبل انکے مسلم رح نے صحت کی روایت کی ایضا فیہ عن [۹۸۱] ابن علیم قال اتانا کتاب رسول صلعم ان لا تنفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب رواہ الترمذی والبوداؤد والنسائی وابن ماجہ صـ۲۰۴ـ ۔ دیکھو اس روایت کو مین مردے کے چمڑے اور چربی سے نفع لینا نادرست ہی خلافہ عن [۹۸۲] عائشہ رض ان رسول صلعم امران لیستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک والبوداؤد صـ۲۰۴ـ ۔ پھر دیکھو اس روایت مین کہ دباغت سے استمتاع درست ہی۔ عن [۹۸۳] میمونہ قالت (تا) لواخذ تم اھابہا قالوا انہا میتۃ فقال رسول صلعم یطھرہ الماء والقرظ رواہ احمد وابوداؤد صـ۲۰۴ـ ۔ دیکھو اسمین مردے کے چمڑے سے نفع لینا درست آیا۔ عن ابن [۹۸۴] عباس قال سمعت رسول صلعم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر رواہ مسلم صـ۲۰۴ـ ۔ دیکھو اسمین دباغت سے پاک ہوتا ہی۔ عن [۹۸۵] سودہ رض زوج النبی قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکہا ثم مازلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری صـ۲۰۴ـ ۔ دیکھو اس سے بھی دباغت سے پاک ہونا ثابت ہی

قال رسول صلعم اذا اقیمت وحضر العشاء فابدء وبا لعشاء اخرجہ الشیبان ص۲۰۸ - دیکھو اس روایت سے عشار کی نماز جو امامت کی گئی چھوڑ کر کھانا کھانے کو ماموریہونا ثابت ہی خلافہ [۹۲۶] عن جابر رض قال قال رسول صلعم لا تؤخروا الصلوٰۃ لطعام ولا لغیرہ اخرجہ ابوداؤد ص۲۰۹ دیکھو پھر اس روایت مین تاخیر کرنا نماز کا کہانے کے لیے منع ہی -

روایات متخالفہ مشکوٰۃ عن [۹۵۰] وائل بن حجر قال رائیت رسول صلعم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی ص۱۳۱ - دیکھو اس روایت مین سجدہ کے وقت کا نون زانو کو ہاتھ رکھنے کے آگے رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ کو زانو اٹھانے کے آگے اٹھانا ایا ہی خلافہ عن [۹۳۰] ابی ھریرہ رض قال قال رسول صلعم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی ص۱۳۱ - پھر دیکھو اس روایت مین وہی محدثین مذکورین نے سجدے کے وقت ہاتھ کو زانو کے آگے رکھنا روایت کیا - اگرچہ خطابی نے اول کو اثبت اور ثانی کو منسوخ لکھا - لیکن محدثین مذکورین نے قبل وجود خطابی کے دونون روایت کو صحیح جانکر لکھا - پھر اتنے دنون کے بعد خطابی کے اس خطاب سے کیا ہوتا ہی —

ایضاً فیہ عن [۹۷۹] ابی ہریرہ قال قال رسول صلعم اذا جلس

مسلم کا تناقص ابن ماجہ وبخاری ۔ غیرہما سے ثابت کرنا دفتر اور بڑا ہوجاتا ۔
وجہ سوم ۔ اگر کل مکررات روایات کو ہر ہر کتاب سے جمع کرتا اور بھی بیشی دفتر ہوجاتی ۔
وجہ چہارم ۔ ہمنے بخاری کی جن جن روایتون مین تناقض ثابت کیا پھر انکو مسلم کے تناقضات مین نہین لیا مگر روایت سترہ کی کہ اسمین کسقدر خوبی ہے علی ہذا القیاس مسلم کی جن جن روایتون مین تناقض ثابت کیا پھر انکو ابن ماجہ کے تناقضات مین گرفت نہین کیا ۔ حالانکہ یہ کل تناقضات اسمین بھی تھین الغرض ایسی رعایت پر لکھا گیا جسمین کتاب دراز نہوا اور ہر ہر کے تناقضات مختصر طور پر معلوم ہون ۔ حتی کہ غیر مقلدین کی احادیث کے مقابلہ کی احادیث کو بھی جنکو اس کتاب مین اور تذکرہ مین مندرج کیا نہین لایا ۔ مگر دو ایک بروایت مختلف ۔ اب آپ غور اور فکر کرسکتے ہین کہ حدیث کی کتابون مین کتنے اختلافات واقع ہین ۔ ای سائل اب اپنے سوال سے شرمانا چاہیے ندامت اٹھایے پھر ایسے سوال نہ کیجیے ۔
وجہ پنجم ۔ مقلدین کی بڑی بشارت کی جگہ ہے کہ ان روایات متخالفہ کی ایک طرف کی روایات مسائل فقہیہ حنفیہ کے ساتھ مطابقت کرتے ہین ۔ باوجود اسکے جہال غیر مقلدین ایک طرف کی حدیثین دیکھکر شور وشغب مچاتے ہین ۔ اور انا الاخبری کا دعوی بھرکر اشتہار دیکر جہالت اپنی ثابت کرتے ہین ۔ اور عوام کالبہائم کو راہ راست ہدایت سے راہ کج ضلالت کی طرف لیجاتے ہین ۔ اس غرض سے کہ انپر تسلط حاصل کرکے وجہ معاش کی صورت نکالین ۔

ایضاً فیہ عن[۹۶] سلیمان بن یسار قال سالت عائشہ عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسلہ من ثوب رسول صلعم فیخرج الی الصلوٰۃ واثر الغسل فی ثوبہ متفق علیہ ص۲۰۰۔ دیکھو اسمین منی کو کپڑے پر سے دھونا آیا ہی **خلافہ** عن عائشہ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول صلعم رواہ مسلم۔ (تا) ثم یصلی فیہ ص۲۰۱۔ پھر اس روایت مین کہ منی کو مل ڈالنے سے کپڑے کا پاک ہونا ثابت ہی۔

ایضاً فیہ فی[۹۷] روایۃ ابن عباس رای محمد[۲] ربہ ص۴۶۵۔ دیکھو اس روایت سے رویت خداوند تعالیٰ کی ثابت ہی **خلافہ** فی[۹۸] روایۃ عائشہ رض من اخبرک ان محمداً رای ربہ (تا) فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرائیل الخ ص۴۶۶۔ پھر دیکھو اس رویت کو بہتان عظیم لکھا۔ علی ہذا القیاس اسطرح کی روایتین بہت ہین کہان تک لکھون۔ اور کتاب کو طول کرتا جاؤن۔

بس ھذہ کفایۃ لمن لہ الدرایۃ۔

الفاظ ہماری اس ۸۹ روایتون کی نظر سے اہل علم کو بصارت ہوگی اور اہل فضل کی فضیلت بڑھیگی۔ اور مؤمنین کی عبرت وخبرت کی ترقی ہوگی کئی وجھون سے۔ **وجہ اوّل** ہمنے فقط بنظر سرسری بخاری کا چند تناقض بخاری سے اور مسلم کا چند تناقض مسلم سے اور ابن ماجہ کا چند تناقض ابن ماجہ سے۔ وغیر ذالک ثابت کیا۔ اگر اچھی طرح سے کل کو جمع کرتا تو کتنا بڑا دفتر ہوتا۔ **وجہ دوم** اگر بخاری کا تناقض مسلم وغیرہ سے علی ہذا القیاس

کو تو بالائے طاق رکھ چھوڑیے۔ نہین تو صحاح کی صحت کو مٹا دیجیے جسمین تناقض
لازم نہ آوے۔ ہان جہان جہان تاویلات وغیرہا ہو سکتی ہین وہان وہان
تاویلات وغیرہا کا لحاظ البتہ ہی۔ سو آئمہ اربعہ خصوصًا امام الآئمہ امام ابو حنیفہ رح
نے قبل ند وینات صحاح کے خوب ہی کر رکھا ہی۔ دوسرے کی تاویلات وروایات
کی طرف ہم محتاج نہین۔ فلا درمن قال ع کفے النعمان
فخرا ماروا لا من الاخبار من غرر الصحابة۔ سوا اسکے
ہم متاخرین سے ناسخ و منسوخ کہنے کو کیونکر اعتبار کرین۔ جب اس طور سے
مین بخاری اور مسلم کے درمیان اختلافات واقع ہین۔ کیونکہ بخاری مین فقط
باب القیام للجنازہ لکھا۔ اور مسلم مین باب القیام للجنازہ لکھا۔ پھر باب
نسخ القیام للجنازہ بھی لکھا۔ اب کسکا اعتبار کیجیے اور کسکا نہ کیجیے کما مر
ذکرہ ایضًا۔ علیٰ ہذا القیاس بخاری رح نے اپنی بخاری مین لکھا کہ ابن عباس رض
نے جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ پڑھا۔ پھر امام مالک رح نے (جو بخاری کے
استاذ کے استاذ ہین) اپنے موطا مین لکھا کہ ابن عمر رض نے جنازہ
کی نماز مین قرآن نہین پڑھا۔ علیٰ ہذا القیاس بخاری مین عیدین کی تکبیر پہلی
رکعت مین قبل قرأت کے سات اور دوسری رکعت مین قبل قرأت کے پانچ لکھا۔
پھر ابو داؤد مین چار تکبیر لکھا۔ علیٰ ہذا القیاس صحیحین مین ہی کہ حضرت نے
بلال رض کو اذان دو دو بار اور اقامت ایک ایک بار کہنے کو حکم فرمایا۔ پھر
بیہقی وغیرہ مین ہی کہ اذان واقامت دونون دو دو بار ہی۔ علیٰ ہذا القیاس
بیہقی کی ایک روایت مین ہی کہ نابالغ لڑکا امامت نہین کریگا۔ پھر دوسری

جیسا انہون نے اکثر دیہاتون مین جاجاکر مدرسہ محمدیہ کے نام سے یہ دام پھیلایا۔
کہ اس مدرسہ کے انجام و انصرام کے لیے ہر مؤمنون کو چاہیے ہر روز ایک ایک
مٹھی چاول اور قربانی کے چمڑے اور زکوٰۃ و صدقہ و فطرے کا روپیہ جمع کرکے
مدرسہ کے خرچ کے لیے دیا کرے تاکہ ثواب پاوے اور لوگ بھی اس ٹیکس کو
ثواب جانکر دیا کرتے ہین۔ اسی صورت سے یہ اپنے پیٹ بھرتے ہین ۔
اور اگر کہین مالدار عورت ملگئی تب تو انواع و اقسام حیلے سے اسکو اپنے
قبضے مین لاکر نکاح کر لیتے ہین۔ اسی طرح سے دوسرے کی کمائی کھاتے ہین۔
پھر انکا دنیاوی عروج ۔ بذریعہ اس فروج کے ہوتا ہے۔

بہ جنگ آر و با دیگران نوش کن ۔ نہ بر فضلہ دیگران گوش کن
بخور تا توانی زباز وے خویش ۔ کہ سعیت بود در ترازوے خویش
چو مردان بہ بر رنج و راحت رسان ۔ مخنث خورد دست رنج کسان

وجہ ششم ۔ طرفہ تر معاملہ تو یہ ہے کہ یہ صحاح ستہ وغیرہا کل غیر حنفی کی کتابین
ہین۔ جب ان کتابون مین بھی حنفی کے مطابق روایتین ملتی ہین تو خیال کیجیے
کہ یہ حنفیت کی حقیت مین کتنی بڑی دلیل ہے۔ اور حنفی لوگ کیسی کمالیت کے
ساتھ عمل بالحدیث کرتے ہین۔ کہ مخالفین کی کتابون سے بھی انکا عمل بالحدیث
کرنا ثابت ہوتا ہے۔ پھر یہ مٹھوا اپنی جہالت کے پنجرے مین بیٹھکر کیون ٹین ٹین
کرتے ہین کہ ہم عمل بالحدیث کرتے ہین حنفی لوگ نہین کرتے ہین۔

دفع دخل اگر کہو کہ ان حدیثون مین تاویلات ہین اور ناسخ و منسوخ
و مورد و منزل و اسناد کا لحاظ ہے۔ **کہونگا**۔ حضرت متاخرین کی اسناد پر کیسی

انمین سے یہ ایک ہی۔ اور آپکی طرح اکثر شہوت پرستون نے ان خارستان کو گلستان سمجھ لیا۔ کہ خواہش نفسانی سے چار سے زیادہ نکاح کرنے کی لذت کو غنیمت جانا۔ اسلیے شوکانی کو امام و مقتدا بنالیا۔ اور شوکانی نے بھی اس مقتدا ہونے کی خواہش سے ایسے ایسے مسائل خبیثہ استنباط و استخراج کر رکھے تھے۔ جسمین لوگ انکی طرف جھکین اور انکو امام و پیشوا بناوین۔ سو انکا مطلب اب نکلا۔ وہ بخوبی ان شہوت پرستون کا امام بنا۔ کیون نہو جب ایک متعہ کی لذت سے سیکڑون سنی شیعہ ہوسکے۔ تو شوکانی کے ذریعہ سے اگر سیکڑون کثرت نکاح کی لذت پاوین کیون انکو امام نہ بناوین۔ فنعم ماقال اللہ تعالیٰ۔ من کان فی الضلالۃ فلیمدد له الرحمٰن مدًّا۔ ومن یضلل اللہ فلا هادی له۔ واضله اللہ علی علم وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد اللہ۔ وزیّن لهم الشیطان اعمالهم۔ وغیر ذلک خیر جو ہو سو ہو اب مین اسکا جواب کئی طرح پر دیتا ہون اور دوستون کے پیش نظر کرتا ہون۔ **اوّل**۔ ۵

تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہی۔ کیون جی تمہارے محدثین کی حدیث کی کتابون مین بھی تو چار سے زیادہ نکاح کرنے کو حرام لکھا۔ حالانکہ بقول تمہارے قاضی شوکانی آیت فانکحوا الخ سے چار سے زیادہ نکاح کرنا بھی درست ہی کہ معنی لفظ ما کا اسمین تعمیم کے لیے ہی پھر برخلاف حکم قرآن اسطرح کی سر سری بات مین عمل بالحدیث کرنا بھی تو باطل ہی کہ اسمین بھی حلال کو حرام جاننا لازم آتا ہی جو کفر ہی۔ ۵ دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہوگیا۔ حضرت اس سے فقہ پر

روایت مین ہی کہ ابن سلمہ نے سات یا چھ برس کی عمر مین اپنی قوم کی امامت کی۔ علیٰ ہذا القیاس امام مالک اور بیہقی کی روایت مین ہی کہ مفقود کی بی بی بعد چار برس کے بعد گذرنے چار مہینے دس دن عدت کے نکاح کریگی پھر بیہقی کی دوسری روایت مین ہی کہ مفقود کی بی بی نکاح نہین کریگی اگر نکاح کرے تب بھی وہ مفقود ہی کی بی بی رہیگی۔ اور دارقطنی مین روایت ہی کہ مفقود کی بی بی مفقود کی بی بی رہیگی جب تک اسکی خبر معلوم ہوے۔ اور عبدالرزاق کی روایت مین ہی کہ حضرت علی رض اور حضرت ابن مسعود رض فرماتے ہین کہ مفقود کی بی بی ہمیشہ منتظر رہیگی۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی کہ جب تک خبر مفقود کی معلوم نہوئے تب تک وہ اُسکی بی بی ہی اب کسکو ناسخ اور کسکو منسوخ جانئے ذرا بتلا تو دیجیے۔ بعد اِسکے مسائل فقہ کے اختلافات پر اعتراض کیجیے۔ خذ ہذا۔

سوال پنجم۔ تمہارے مقلدین کی فقہ کی کتابون مین چار سے زیادہ نکاح کرنے کو حرام لکھا۔ حالانکہ آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلث و رباع سے چار سے زیادہ نکاح کرنا بھی درست ہی کہ معنی لفظ ما کا آمین تعمیم کے لیے۔ اور مثنیٰ و ثلث و رباع قید اتفاقیہ حالت عرفیہ کا بیان ہی۔ قید احترازیہ عن ما فوق الاربعۃ نہین۔ جیسا قاضی شوکانی نے اپنی وبل الغمام مین اِس بات کو اچھی شرح و بسط کے ساتھ لکھا۔ پھر برخلاف حکم قرآن کے عمل بالفقہ کرنا باطل ہی کہ اِسمین حلال کو حرام جاننا لازم آتا ہی وہ کفر ہی۔

جواب ہان قاضی شوکانی نے بتقلید روافض اِسطرح کی فصلون کو اپنی کتابون مین وصل کرکے بہت سے شوکہ (یعنی کانٹے) شریعت کی راہ مین بودیے۔ انتہیٰ

وتحتی خمس لنسوۃ فسالت النبی صلعم فقال فارق واحدۃ
وامسك اربعًا کذا فی المظہری ۱۹ ص - پانچویں یہ ہے - عن قیس ابن الحارث
قال اسلمت وعندی ثمان لنسوۃ فاتیت النبی صلے اللہ علیہ
وسلم فقلت لہ ذلک فقال اختر منہن اربعًا - اخرجہ ابن ماجہ ص ۱۴۱ -
چھٹویں - عن ابن عمر قال اسلم غیلان بن سلمۃ وتحتہ عشر
لنسوۃ فقال لہ النبی صلعم خذ منہن اربعًا اخرجہ ابن ماجہ ص ۱۴۱ -
ساتویں یہ ہے - عن عائشہ (تا) یقول اترکوھن ان خفتم فقد
احللت لکم اربعًا - کذا فی التفسیر ۴۹ ص - آٹھویں یہ ہے - اخبرنا مالک
اخبرنا ابن شہاب قال بلغنا ان رسول صلعم قال لرجل
من ثقیف وکان عندہ عشر لنسوۃ حین اسلم الثقفی
فقال لہ امسك منہن اربعا وفارق سائرھن کذا فی الموطاء
محمد رح ص ۲۴۲ - نویں یہ ہے ۵۹ - عن عکرمہ قال ان الرجل یتزوج الاربع و
الخمس والست والعشر فیقول الرجل ما یمنعنی ان اتزوج
کما تزوج فلان فیاخذ مال یتیمہ فیتزوج بہ فنھوا ان
یتزوجوا فوق الاربع اخرجہ ابن جریر - دسویں یہ ہے ۱ ص - عن ابن جبیر
قال بعث اللہ محمدًا صلعم والناس علی جاھلتھم الا
ان یومروا الشئی ولھوا عن شئی فکانوا لیسألون عن الیتامے
ولم یکن للنساء عددوالا ذکر فانزل اللہ ھذہ فقصرھم
علی الاربع اخرجہ سعید بن منصور - عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر و

عیب لگانا تو نہین بلکہ حدیث پر بھی عیب لگانا ہی۔ کیونکہ اسمین فقہ اور حدیث متفق ہی سبحان اللہ مسائل فقہیہ کیسا منطبق ہی۔ احادیث نبویہ کے ساتھ ذرا خیال تو کیجیے اور آنکھ پھاڑ کر تو دیکھیے۔ معہذا اسپر عیب لگانا زندیقون کا ہی کام۔ بظاہر شریعت کا نام۔ بہت ہی بد ہی اس عمل کا انجام۔ لکل من الخواص والعوام صلیٰ وصام لامر کان یطلبہ۔ لما قضے الامر لا صلیٰ و صاما۔ اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ ان لوگون کو عمل بالحدیث کرنا مطلب نہین بلکہ اسلام مین خلل ڈالنا مطلب ہی۔ نہین تو احادیث مفصل الدلیل پر عمل کرتے۔ اور انکے انطباق سے فقہ پر عیب نہ لگاتے **ف** یہان پر چند حدیث بطور نمونہ ذکر کرتا ہون۔ اور ناظرین سے داد انصاف کی چاہتا ہون۔

ایک انمین سے یہ ہی عن ابن عباس انہ کان الرجل من قریش یتزوج العشر من النساء والاکثر فاذا صار معدما من مؤن نساءہ مال الی مال یتیمہ فے حجرہ فالفقہ فقیل لہم لا تزیدوا علی اربع الخ کذا فے المظہری ۲۲۶ۓ۔ دوسری یہ ہی۔ قال البغوی روی ان قیس ابن الحارث کانت تحتہ ثمان نسوۃ فلما نزلت ھذہ الایۃ قال لہ رسول اللہ صلعم طلق اربعا وامسک اربعا کذا فی المظہری ۲۱۶۔ تیسری یہ ہی۔ عن ابن سلمہ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فے الجاھلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی صلعم امسک اربعا وفارق سائرھن رواہ الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجہ کذا فے المظہری ۲۱۶۔ چوتھی یہ ہی۔ عن نوفل بن معاویہ قال اسلمت

کہو تو بھی میرا مطلب حاصل ہی۔ کیونکہ صورت ثانیہ مین تو ثابت ہی ثابت ہی
عیان را حاجت بیان چہ۔ اور صورت اوّل یعنی اگر کہو کہ ہو سکتا ہی تو کُل
صحاح کو متاخرین کے جرح و قدح سے خاک مین ملا دیجیے۔ بلکہ ابن عبدالبر و
شوکانی کو نبی فرض کر لیجیے۔ العیاذ باللہ۔ جب یہ حالت آپکی تقریر کی ٹھہری۔
اور یہ گت آپکی تحریر کی نکلی۔ تو ہدایت گئی گذری۔ ضلالت آ نکلی۔ کیونکہ صحاح
وغیرہ کی حقیت جب ان متاخرین کی تصحیح پر موقوف رہی۔ پھر صحاح صحاح
کیونکر باقی رہی۔ جب صحاح کی یہ حالت ہوئی۔ پھر کبھی صحاح وغیرہ کی صحت پر
تکیہ نہ کرنا۔ اور عمل بالحدیث کا دعویٰ نہ بھرنا۔ ؎ درعمل ہم کامل نہ عمال
را رسوا مکن۔ **دوم** ۲ ۔ جب اتنی حدیثون سے حرمتِ نکاحِ مافوق الاربعۃ
کی ثابت ہوئی۔ پھر اسکی حلت اس مہمل استدلال شوکانی وغیرہ سے کیونکر
ثابت ہو سکتی ہی۔ کیا آپ لوگون نے یہان پر عمل بالحدیث کو بالائے طاق رکھ
چھوڑا۔ یا شوکانی کو حقیقی شارع ناسخ جانکر احادیث نبویہ مذکورہ کو منسوخ
کر دیا۔ **سوم** ۳ ۔ اجی صاحب تم لوگ تو حدیث السنۃ قاضیۃ پر بڑے نازان
رہا کرتے ہو۔ حتّی کہ قرآن کی آیت پر ترجیح دیا کرتے ہو۔ پھر یہان اُسپر کیون
عمل نہین کرتے ہو۔ شاید قاضی شوکانی نے بسبب قاضی القضات ہونے کے
(کہ حقیقت مین یہ صفت حقیقی خداوند تعالیٰ کی ہی) حدیث السنۃ قاضیۃ
کے قضائے کو منسوخ کر دیا۔ **چہارم** ۴ ۔ جو شخص لفظ ما کی عمومیت سے مافوق الاربعۃ
کا نکاح درست جانتا ہی۔ تو اُسی عمومیت سے محرمات سے بھی بخوبی نکاح کرکے
صحبت کی لذت اٹھا سکتا ہی۔ نعوذ باللہ منہ۔ اگر کہو کہ محرمات دوسری آیت سے

ابن ابی حاتم - گیارھوین یہ ہے - عن مجاہد فی تفسیر قولہ تعالیٰ - قد علمنا ما فرضنا علیہم فی ازواجہم قال لا یجاوز الرجل اربع نسوة اخرجہ عبد بن حمید وغیرہم المذکورین - بارھوین یہ ہے امر النبی صلعم لغیلان لما اسلم وتحتہ عشر نسوة بان یختار منہن اربعًا ویفارق سائرھن - اخرجہ الترمذی - اور مثل اسکے امام شافعی اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور بیہقی وغیرہم نے باختلاف الفاظ اور طرق ابن عمر وغیرہ سے اخراج کیا - طوالت کی وجہ سے ہر ایک کی روایت کو ترک کیا - اگرچہ ابن عبد البر نے بعض کو معلول کہا - اور شوکانی نے اس قول ابن عبد البر کو کالوحی من السماء سمجھکر بہت کچھ لکھا - لیکن انصاف کی روسے حق کس جانب کو ہے بصارت پیدا کرکے تمیز کرلیجیے - بے تمیزون کی طرح متاخرین منتہ القرون کے اقوال پر عمل نہ فرمائیے - بلکہ قولہ تعالیٰ - حتی یمیز الخبیث من الطیب کو تلاوت کیجیے ؎ بے بصیرت را نہ باشد در حق و باطل تمیز - کور یکسان داند عصاے سحر و اعجاز کلیم - کیا جی اُس شوکانی کا قول جسنے ۱۲۵۵ھ یا ۱۲۵۰ھ مین انتقال کیا - یا ابن عبد البر من المتاخرین کا قول اُن بزرگان دین مذکورین متقدمین کی روایت کے مقابلے و معارضے مین معتبر ہو سکتا ہے - تم ہی بمضمون استفت عن نفسک اپنے دل سے دریافت کرلو ؎ تمہین کہو تو کہ ہے اسمین کسکی راے صواب ؎ معاند کو حکم ٹھہرانا یہ جرأت ہماری ہے - اگر ہو سکتا ہے کہو تو یہی میرا مدعا ثابت ہے - اگر نہین ہو سکتا ہے

الّا بفاتحۃ الکتاب ہی اور اس حدیث کا معارض سیکڑون حدیثین موجود ہین (جنکو ہمین نے اس کتاب کی فصل دوم کے ۱۷ صفحہ مین۔ اور تذکرۃ المذاہب کے تبصرۂ سوم کے ۲۳۶ صفحہ مین لکھا) اور یہان سیکڑون حدیث ما فوق الاربعہ کی حرمت مین موجود ہین۔ اور کوئی حدیث معارض انکا نہین معہذا یہان عمومیت کو دخل دینا اور وہان نہ دینا کسقدر غباوت وجہالت ونفسانیت وضلالت ہی ذرا خیال کو کیجیے ؏ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ لاحول ولا قوۃ ایسی شہوت پرستی سے خدا پناہ دیوے ہفتم۔ اجی صاحب یہ مثنیٰ وثلاث ورباع کی قید اتفاقیہ نہین احترازیہ ہی کیونکہ یے الفاظ ترکیب مین حال واقع ہین لفظ لنساء یا ماطاب لکم سے اور حال قید عامل کی ٹرھتا ہی۔ اور کیفیت ذو الحال کو بیان کرتا ہی۔ اور ذوالحال یہان پر لنساء ہی تب ان الفاظ مثنےٰ وثلاث ورباع لنساء کی اُس کیفیت کو جو متکیف بعدد معہود ومعدودہی بیان کیا جب ہی لنساء کی حلت کی کیفیت معدودیت کے ساتھ مقید ومختص ہوگئی تو بلا شبہ ما فوق المعدودات مین حرمت آگئی کہ یہ قید مخصوص ما فوق الاربعہ مین نہین پائی گئی۔ اور جیسا فاقتلہ سارقا مین قتل حالت سرقہ کے ساتھ مختص ہی ویسا فانکحو مین بھی حلت نکاح حالت مثنیٰ وثلاث ورباع کے ساتھ مختص ہی۔ خذہذا۔ اسلیے تفسیر احمدی[۱۶۷] مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہی۔ لکن لا یخفےٰ علیک علیٰ حسب ما ذکرو ان قولہ مثنےٰ وثلث ورباع حال من النساء او من ماطاب والتقریر فانکحوا ماطاب لکم

مخصوص ہوگئے ہین۔ کہو نگا کہ ما فوق الاربعہ بھی احادیث مذکورین اور مثنی و ثلث و رُبع سے مخصوص ہوگئے ہین۔ **اور نیز** کہونگا کہ جب عمومیت مَا کا عموم علی وجہ الکمال باقی نہ رہا بلکہ من وجہٍ بآیت **محرمات** اسمین خصوصیت آگئی تب اسی طرح سے مثنیٰ و ثلاث و رباع سے رباع تلک کی حلت کی خصوصیت اسمین آگئی خذ ہذا۔ **اور سنئے** جب **ما** کی عمومیت سے ما فوق الاربعہ حلال ہوجاے۔ اور مثنی و ثلث و رباع کی قید کا کچھ اعتبار نہ رہے۔ تو بطریق اول اُسی ما کے معنی کی عمومیت سے جو حقیقت مین غیر ذوی العقول کے لیے موضوع ہے۔ گاے بکری کا نکاح بھی حلال ہوجاویگا۔ اور من النساء کی قید کا کچھ اعتبار نہ رہیگا۔ العیاذ باللہ۔ اجی صاحب جسطرح سے من النساء کی قید سے غیر ذوی العقولیت کو ذوی العقولیت لازم آئی۔ اُسی طرح سے مثنیٰ و ثلث و رباع کی قید سے ما فوق الاربعہ کو حرمت لازم آئی خذ ہذا۔

پنجم۔ کیون حضرت آپ لوگ تو ہمیشہ ظاہر پر عمل کرتے ہین۔ اور اپنے کو ظاہریہ کہلاتے ہین۔ پھر یہان پر معنی عمومیت کو کیون مراد لیتے ہین۔ ظاہر معنی معدود مثنی و ثلث و رباع پر کیون عمل نہین کرتے ہین۔ کیا شہوت پرستی کا نام شرع سمجھ لیا گیا ہے۔ **ششم**۔ کیون حضرت جب باوجود موجود ہونے مثنی و ثلاث و رباع اور احادیث مذکورین کی اس آیت مین لفظ ما کی عمومیت پر عمل ہوسکا۔ تب قرأت فاتحہ خلف الامام کے مادے مین فاقرؤ ما تیسر من القرآن کی ما کی عمومیت پر کیون عمل نہین ہوسکا حالانکہ وہان قرأت فاتحہ کے مادے مین فقط ایک حدیث لا صلوٰۃ

ماطاب لکم من النساء سے حال واقع ہوا ہے - اگر یہ حال قید عامل کا نہو گا -
تو وہ حال بھی قید لاتقربوا کا نہو گا - تب تو عدم قربت صلوٰۃ کی عمومیت سے
نماز کا منہی عنہ ٹھہرنا لازم آویگا - العیاذ باللہ - یعنی جیسی عدم قربت صلوٰۃ
کی ثابت ہی اُس حالت مین جس حالت مین شراب کی نشاء مین مصلی مست رہے
ویسی اباحت نکاح ماطاب لکم من النساء کی ثابت ہی اُس حالت مین جس حالت
مین ناکح کو دو دو تین تین چار چار بی بی سے زیادہ نہوے - اور جس طرح سے
مطلق حرمت شراب کا ثبوت اِس آیت لاتقربوا الخ سے ثابت نہوکر دوسری آیت
سے ثابت ہوا - اِسی طرح سے حرمت نکاح محرمات کا ثبوت بھی اِس آیت سے
ثابت نہوکر دوسری آیت سے ثابت ہوا خذ ہذا - نہم - اجی صاحب اِس
آیت کی شان نزول مافوق الاربعہ کے نکاح کی حرمت کے واسطے بہت ہی کافی - اور
لفظ ما کی عمومیت مطلقہ کے دفعیہ کے لیے نہایت ہی شافی - کیونکہ شان
نزول اِسکا یہ ہی کہ ایام جاہلیت مین لوگ نو دس عورت اپنے نکاح مین رکھتے تھے
چنانچہ حضرت قیس بن الحارث رض کے تحت مین آٹھ عورتین تھین اسلئے خدا
تعالی نے لوگون کو اُس سے بچانے کے واسطے اور چار پر اختتام کرنے کے
لیے فانکحوا ماطاب الخ فرمایا - جیسا تفسیر عباسی مین ہی وکانوا
یتزوجون من النساء ما شاؤا التسعا او عشرا وکان تحت
قیس بن الحارث ثمان نسوۃ فنھاھم اللہ عن ذلک - وحرم
علیھم مافوق الاربعۃ فقال فانکحوا ماطاب لکم فتزوجوا
ما احل لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع - اور جیسا تفسیر مظہری مین ہے

معدودات ھذہ العدد والحال یکون قیدًا للعامل فیکون
الآیة نصًا فے بیان العدد علے کلّ حال۔ (تا) فکان غیر
ھذہ المعدودات حرامًا تامل۔ وعلی ہذا القیاس تفسیر مظہری صفحہ
میں یہ عبارت مندرج ہے۔ ان الآیة ما سبقت الا لبیان العدد
المحلل لا لبیان نفس الحل لانہ عرف من غیرھا قبل نزولھا
کتابًا وسنةً فکان ذکرہ ھنا مقیدًا بالعدد لیس الا لبیان
قصر الحل علیہ او ھے الحل المقید بالعدد لا مطلقا کیف
وھو حال مما طاب فیکون قیدا فے العامل وھو الاحلال
المفھوم من فانکحوا۔ وایضًا۔ عدم جواز ما فوق الاربع من
النساء ثبت بحدیث ابن عمر ان غیلان بن سلمة الثقفے اسلم
ولہ عشر نسوة فے الجاھلیة فاسلمن معہ فقال النبے
صلعم امسک اربعًا وفارق سائرھن رواہ الشافعی واحمد وابن
ماجہ (تا) وعلے حصر الحل فے اربع العقد الاجماع وقول
بعض الناس فے مقابلة الاجماع باطل ولم یذھب
الی التعمیم احد من اھل البدع ایضًا فانہ حصر الخوارج
فے ثمان عشرة والروافض فے تسع۔ ہشتم۔ اگر یہ آیت واسطے
بیان عدد کے منصوص نہوے۔ تو قولہ تعالیٰ۔ لا تقربوا الصلوٰة و
انتم سکاریٰ سے قربت صلوٰة منہی عنہ ہوے۔ کیونکہ جیسا وانتم
سکاریٰ حال لاتقربوا کا واقع ہے ویسا مثنیٰ وثلاث ورباع بھی

اِسکے فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ کو ذکر کرنا۔ صاف اِسپر دال ہے کہ ما فوق الاربعہ حرام ہے۔ **دفع دخل** اور اولی اجنحۃ مثنٰے وثلاث ورباع کو اِسپر قیاس کرنا۔ قیاس مع الفارق پر عمل کرنا ہے۔ کیونکہ آیت اولی اجنحۃ کے بعد مثل فان خفتم ان لا تعدلوا الخ کوئی جملہ مذکور نہین۔ اور کوئی حدیث اس اجنحہ کی زیادتی پر معارض ومزاحم بھی نہین بلکہ قرآن وحدیث موافق ہین۔ اور آیت فانکحوا الخ مین زیادتی نکاح کی مزاحمت ومعارضت پر حدیثین مذکور ہین۔ یعنی ما فوق الاربعہ کی حرمت پر حدیثین وارد ہین۔ فکیف یقاس ھذہ الایۃ علی تلک الایۃ۔ سواے اِسکے جملہ شرطیہ فان خفتم الخ بزور اِس بات پر شہادت دیتی ہے کہ لوگ اگر چار سے بیشی نکاح کرین۔ تو عدالت شرعیہ پر قادر نہین ہونگے اِسلیے خداوند تعالی نے رباع تلک کہکے اِسکے بعد یہ جملہ شرطیہ کو بیان کیا جس سے لوگ اِس حدیث کے وعید سے بچے۔

قال رسول اللہ صلعم من کانت لہ امرأتان یمیل مع احدیھما علی الاخری جاء یوم القیمۃ واحد شقیہ ساقط اخرجہ ابن ماجہ ص ۱۴۳

سواے اِسکے یون بھی یہ بات عقل سے بعید اور انصاف سے دور ہے کہ ایک مرد سیکڑون عورتون کو نکاح کرکے لذت اُٹھا دین اور عورتین بیچاریان سیکڑون دنون کے بعد بھی اپنے شوہر کے وصل سے فصل ہین بارہین کیا یہ انصاف ہے۔ بلکہ مقتضی الی الفساد والزنا ہے ہرگز یہ امر شرعی نہین ہوسکتا ہے۔ الا ما قد سلف اور چار تک کی تخمین جو اللہ اور رسول نے کیا البتہ

ولنا ان الاٰیۃ نزلت فے قیس (تا) فلما نزلت ھذہ الاٰیۃ قال
لہ رسول صلعم طلق اربعًا وامسك اربعًا (تا) فکان من النبی
صلعم بیانا للاٰیۃ وھو اعلم بمراد اللہ تعالیٰ۔ و نہم۔ اگر اس
آیت سے ما فوق الاربعۃ یعنی سیکڑون نکاح ہر امّت کے واسطے حلال ہوتے۔
تو خداوند تعالیٰ جناب رسالت مآب صلعم کی شان مین لا یحل لك النساء
من بعد ہرگز نہ فرماتا۔ کہ امّت کو نکاح کے مادے مین نبی پر فضیلت دینا
لازم آتا۔ کیونکہ اس سے جناب آنحضرت صلعم کو نو بی بی سے زیادہ نکاح کرنا
حرام ہونا ثابت ہی۔ اسلیے تفسیر جلالین مین یون لکھا ہی لا یحل بالتاء
والیاء لك النساء من بعد بعد التسع اللاتی اخترتك۔ اور
علیٰ ہذا لقیاس تفسیر عباسی مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہی۔ لا یحل لك النساء
تزویج النساء من بعد ھذہ الصفۃ ویقال من بعد لنسائك
التسع وکانت عندہ لتسع لنسوۃ الخ۔ اور علیٰ ہذا القیاس تفسیر بیضاوی
مین یون لکھا ہی۔ لا یحل لك النساء بالیاء لان تانیث الجمع غیر
حقیقے وقرأ البصریون بالتاء من بعد بعد التسع وھو فے حقہ
کالاربعہ فے حقنا الخ۔ بالفرض اگر نو سے زیادہ حلال ہونا بھی ثابت
ہوے۔ تو بھی امت کے نکاح کو انکے نکاح پر قیاس نہین کیا جاسکتا ہی کہ وہ
مخصوصات النبیؐ مین سے ہی کما سیجیے ذکرہ۔ یازدہم اجی صاحب فقط سیاق
وسباق عبارت سے بھی ما فوق الاربعہ کی حرمت ثابت ہوتی ہی۔ کیونکہ خداوند
تعالیٰ کا کثرت نکاح کی رد مین مثنیٰ وثلاث ورباع پر ختم کرنا۔ اور بعد

العیاذ باللہ۔ چہاردہم[۱۴]۔ اجی صاحب تم اگر میری بات کا قاضی شوکانی کے مقابلہ مین اعتبار نہین کرسکتے ہو نہ کرو۔ لیکن مفسرین کی تفسیرون پر تو اعتبار کروگے اُنھون نے ما فوق الاربع کو حرام لکھا۔ کما مرّ ذکرہ۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو ابن ماجہ کی حدیث کا تو اعتبار کروگے۔ اُنھون نے حدیث مذکور مین فقال النبیؐ خذ منھم اربعًا لکھا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو ضرور رئیس المحدثین امام بخاری کا تو اعتبار کروگے اُنھون نے اپنی صحیح بخاری مین باب لا تزوّج الاکثر من اربع لقوله تعالى مثنى وثلاث ورباع لکھا۔ پھر دوسری جگہ مین ابن عباس سے یہ روایت کیا۔ قال ابن عباس مازاد علی اربع فھو حرام کامّہ وابنتہ واختہ۔ الخ۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو انکے استاذ امام احمد بن حنبل رح کا تو اعتبار کروگے۔ اُنھون نے اپنے مسند مین حدیث فقال النبیؐ اختر منھن اربعًا کو لایا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو ابن ابی شیبہ کا (جو عمدہ ترین مشایخون سے صحاح کے ہین) اعتبار کروگے اُنھون نے بھی حدیث اختر منھنّ اربعًا کو روایت کیا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو بخاری کے اُستاذ کے اُستاذ امام شافعی رح کا تو اعتبار کروگے اُنھون نے بھی حدیث عن نوفل بن معاویہ قال اسلمت وتحتی خمس نسوة فقال النبی صلعم امسك اربعًا وفارق الاخرٰی کو روایت کیا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو انکے استاذ امام محمد رح کا تو اعتبار کروگے۔ اُنھون نے اپنے موطا مین اپنے استاذ امام مالک رح سے حدیث امسك منھنّ اربعًا وفارق سائرھن کو لکھا۔ اگر انکا بھی اعتبار

وہ حسن ہے اِس جہت سے کہ عورتین بسبب حیض و نفاس و ولادت وحمل و استحاضہ وغیر ذلک ہر وقت قابل صحبت مرد باقی نہین رہتی ہین - اِسلیے چار تک جائز رکھا - اور اِس سے کثرت مین عدم عدالت کی خرابی اور عورتون کے حق مین بسبب عدم وصل مرادی ظلم و تعدی متصور ہے - اسیلیے شرائع مین قبلنا اِس مادے کے اِس شریعت بیضا مین منسوخ ہو گئے -

دوازدہم [۱۲] - اجی صاحب اگر غور کرکے دیکھو یہ مثنیٰ وثلاث ورباع چندان مانع عمومیت لفظ ما کا بھی نہین - کیونکہ اِس ما کی عمومیت اِس آیت مین حسب محاورہ من وجہٍ ثابت ہے کہ ایک سے لے کے چار تک نکاح کی عمومیت ثابت ہے جیسا لوگ اپنے دشمنون کو مارنے مین بولتے ہین جسکو پاؤ اُسکو مارو - مثلاً اِس سے یہ لازم نہین آتا ہے - کہ سارے جہان کے لوگون مین سے جسکو وہ پاوے مارنا لازم آوے - بلکہ جسقدر کو مارنا متکلم کا ما فی الضمیر حسب مقتضاے حال ہے اُسی قدر کی عمومیت مخاطب کے لیے ثابت ہے - اور نا ظاہر نہین - کہ ہر ہر جگہ مخاطب حسب فہم مخاطب کے خطاب کرتا ہے - اور یہان مخاطب بالوحی رسول کریم صلعم ہین اُنھون نے منشاے خطاب کو خوب سمجھکر ما فوق الاربعہ کو حرام کر دیا - پھر دیگران را کہ میرسد -

سیزدہم [۱۳] - اگر اِس آیت سے ما فوق الاربعہ حلال ہوئے - تو رسول خدا صلعم کو ظالم و بے انصاف ہونا لازم آوے - کیونکہ اُنھون نے جب کسی کو کثیر الازواج پایا - تب اُسکو چار چار بی بی رکھکر باقیون کو چھوڑنے کا حکم فرمایا - (کملاعرفتم) کیا رسول صلعم نے اِس جواز شو کا نیہ کو نہین سمجھا تھا -

قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل (تا) وان امتی ستفرق علی ثنتین وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ اخرجہ ابن ماجہ۔ ولقول النبی صلعم الزموا الجماعۃ۔ وعلیکم بالجماعۃ اتبعوا السواد الاعظم۔ اور قول شاذہ کے اختیار کرنے سے جہنم میں جاوینگے لقول النبی صلعم من شذ شذ فی النار۔ بلکہ جو شخص جماعت کو توڑنا چاہے اسکو قتل کریں لقول النبی صلعم من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ اخرجہ مسلم۔ اجی صاحب اگر جمہور کی مخالفت پر باپ بھی حکم کرے تو بھی عمل نہ کرنا چاہیے۔ پھیر قاضی شوکانی کو کون پوچھے۔ لقولہ تعالیٰ۔ وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما۔

ھفدہم۔ متفق علیہ بات ہے کہ مضمون اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ جہان کہین علت و حرمت مین معارضہ واقع ہوے تو حرمت کو ترجیح ہوے۔ اسلیے مسلم الثبوت مین ص۱۴۹ شرح بحر العلوم یہ عبارت لکھی ہوئی ہے

اذا اشتبہت المنکوحۃ بالاجنبیۃ اذا دخل امرءتان فی بیت وقد زوج احدیھما الوکیل ولا یعرف الزوج بعینھا وقد مات الوکیل حرمت المنکوحۃ لان الکف عن الحرام وھی وطی الاجنبیۃ واجب وھو بالکف عنھما جمیعًا للاشتباہ ومن ھھنا اشتھر ان الحلال والحرام لا یجتمعان الا وقد غلب الحرام۔

ہیجدہم۔ اگرچہ بعض روافض نے اس مثنی و ثلاث و رباع سے باعتبار مجموع

نہ کرو تو اجماع کا تو اعتبار کرو گے ۔ اجماع تو حلت اربع کے حصر پر منعقد ہو چکا ۔۔

چنانچہ تفسیر مظہری مین ہے ۔ وعلیہ حصر الحل فی اربع انعقد الاجماع وقول بعض الناس فی مقابلة الاجماع باطل ولم یذهب الی التعمیم احد من اهل البدع ایضا فانه حصر الخوارج فی ثمان عشر والروافض فی تسع ۔ اگر اجماع کا بھی اعتبار نہ کرو تو سنت کا تو اعتبار کرو گے ۔ سنت سے تو ما فوق الاربع حرام ہو چکا ۔ باوجود ان باتون کے ما فوق الاربع کو حلال جاننا ۔ احادیث نبویہ کو رد کرنا تکذیب کرنا ۔ اور انکی تکذیب کرنا یقینا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے ۔ پھر ایسے لوگون سے گفتگو کرنا کیسا ای حضرت اس منھ سے پھر عمل بالحدیث کا دعوی بھرنا کیسا ۔

یازدہم ۔ اجی صاحب طرفہ معاملہ تو یہ ہے کہ تمہارے قاضی شوکانی بھی تو اپنی کتاب درر بھیہ مین اس عبارت ویحرم علی الرجل (نا) ومازاد علی العدد المباح للحر والعبد مافوق الاربع کو حرام لکھا ۔ پھر بقول تمہارے وبل الغمام مین حلال لکھا ۔ تو تناقض قطعی ثابت ہو گئی ۔ اسی طرح کے تناقضات پر نازان ہو کر عمل کرنا اور اسکی دلیل لانا شہوت پرستی نہین تو کیا ۔ **شانزدہم** ۔ نا ظاہر نہین ہے کہ جہان کہین اختلاف وفتنہ واقع ہوئے ۔ تو وہان دیکھنا چاہیے ۔ کہ جمہور کسطرف ہے ۔ جس طرف جمہور ہے اسی طرف کو اختیار کرنا چاہیے ۔ لقول النبی صلعم عن انس بن مالک یقول سمعت رسول الله صلعم یقول ان امتی لا یجتمع علی ضلالة فاذا رائیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم ۔ اخرجه ابن ماجه ۔ ولقول النبی صلعم عن انس ابن مالک

عمرو بن العاص قال حدثت ان رسول صلعم قال ان صلوة الرجل قاعدا على نصف الصلوٰة قال فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على راسه فقال مالك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول صلعم انك قلت صلوة الرجل قاعدا على نصف الصلوٰة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم

اخرجه مسلم ومالک والترمذی والنسائی کذا فی التیسیر ص۲۱۶ - چوتھی یہ ہے کہ بالفرض اگر یہ آیت کل احتمالات مذکورہ کا شامل بھی ہو تو بھی ما فوق الاربعہ حرام ہے اسلیے کہ قول النبی صلعم مثل حدیث غسیلہ کے اس آیت کا بیان ٹہرا -

وھو اعلم بمراد الله تعالیٰ فکیف التخلف عنه -

تنبیہ ای مومنو- غیر مقلدین کی حرکت سے عبرت وخبرت پکڑو - ای مسلمانون لامذہبون کی شرارت سے خبردار اور متنبہ ہو جاؤ - کہ بمضمون آیہ ویریدون ان تضلوا السبیل یہ لوگ فقط دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کی نیت سے عمل بالحدیث کا دعوی کرتے ہین - اور بمضمون آیۃ یرضونکم بافواھھم وتابیٰ قلوبھم الآیۃ زبان سے خوش کرنے کے لیے بہت کچھ کہتے ہین - حقیقت مین عمل بالحدیث والقرآن کا غرض نہین رکھتے ہین - کیونکہ قرآن وحدیث وعمل صحابہ وقول صحابہ وقول ائمہ اربعہ مجتہدین وقول ائمہ محدثین وغیرہم کلہم اجمعین جو بالفقہ متفق ہے ایک طرف - اور قول شوکانی ومثلہ کا ایکطرف باوجود اسکے ان لوگون نے قول شوکانی پر عمل کیا - اور قرآن وحدیث وغیرہا کا اتباع نہ کیا - پھر عمل بالحدیث والقرآن کا دعوی انکا کیونکر صحیح ہوا خذ ہذا - ای **غیر مقلدو** - بڑی عبرت وخبرت کی جگہ ہے -

کے یعنی ۲+۳+۴ = ۹ نو تک مراد لیا۔ اور اسپر رسول خدا صلعم کے نو نکاح کو دلیل لایا۔ اور خوارج نے باعتبار مجموعہ تکراریہ کے یعنی ۲+۲ = ۴ اور ۳+۳ = ۶ اور ۴+۴ = ۸ = ۱۸ اٹھارہ تلک مراد لیا۔ اور اکثر شہوت پرستون نے بمضمون کل شئ الی اصلہ اسکی طرف مائل کیا۔ لیکن اس غیر مذہبی باتون سے ہوتا کیا۔ اور بگڑتا کیا۔ سوائے اسکے باعتبار ضرب کے۔ اور ایک احتمال ۲۹ تک کا ہی کیونکہ ۲×۲ = ۴ اور ۳×۳ = ۹ اور ۴×۴ = ۱۶ = ۲۹ حاصل ہوتا ہی بہر کیف بطلان انکا کئی وجہون سے ظاہر ہی۔ ایک تو یہ ہی کہ جب بقول تمھارے لفظ ما عام ہی مافوق الاربعۃ کو شامل ہی تب مافوق التسع اور مافوق ثمان عشرہ اور مافوق تسع عشرہ کو بھی شامل ہی پھر تمھارا نو یا اٹھارہ یا انتیس مراد لینا کیونکر صحیح ہوا جبکہ اسکا مراد لینا صحیح ہو۔ نو بیر مراد لینا کیونکر صحیح نہو۔ دوسری یہ ہی کہ یہان جمعیت وغیرہ کا اعتبار کرنا۔ عدم محاورہ دانی پر اقرار کرنا ہی کہ یہ مقابلہ الجمع بالجمع سے انقسام الاحاد علی الاحاد لازم آتا ہی۔ نہ جمعیت مراد ہوتا ہی کما تفسیر المظہری فان مقابلۃ الجمع بالجمع یقتضی انقسام الاحاد علی الاحاد۔ تیسرے یہ ہی کہ نو نکاح رسول صلعم کا مخصوص بالرسول صلعم ہی اسپر نکاح امت کو قیاس نہین کیا جا سکتا ہی۔ کیونکہ اگر ہر بات مین فعل نبی پر قیاس کرنا درست ہوتا تو خدا وند تعالیٰ انکی شان مین مہر وہبہ وغیر ذلک کے مادے بین خالصۃ لک من دون المؤمنین۔ ازواجہ امہات المؤمنین۔ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا۔ وغیر ذلک نفرماتا۔ نہ خود رسول خدا صلعم حدیث عمرو بن العاص مین اجل ولکنی لست کاحد منکم فرماتا۔ پوری حدیث یہ ہی عن

عند اہل العلم ان لا تجمع بین الصلوتین الا فی السفر او بعرفۃ درخص بعض اہل العلم من التابعین فی الجمع بین الصلوتین للمریض وبہ یقول احمد واسحق و قال بعض اہل العلم یجمع بین الصلوتین فی المطر وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق ولم یر الشافعی للمریض ان تجمع بین الصلوتین اخرجہ الترمذی ص ۲۷ ۔ پھر تم لوگون کا بلا عذر جمع کرنے کو درست کہنا اس حدیث کی صریح مخالفت کرنا ہی ۔ اور کسی مین کیا نفع وضرر ہی عوام کالبہائم کی طرح اصلا دریافت نہ کرنا ۔ کیونکہ برتقدیر جواز کے عمل بالمباح ہی اسمین نفع و ثواب متصور نہین ۔ و برتقدیر عدم جواز کے گناہ کبیرہ مین گرفتار ہوکر معذب ہوتا ہی اسمین ضرر متیقن ہی ۔ اور ترمذی کی روایت قول النبی صلعم ہی اور مسلم کی روایت قول ابن عباس رض ہی ۔ اور تم لوگون کے عقائد مین قول صحابہ رض حجت نہین ہوتا ہی پھر قول نبی صلعم کے مقابلہ مین قول بعض صحابہ کا کیونکر حجت ہوئے

قافتزق الفرق فرقا جلیا ۔ **دفع دخل** اگرچہ ۔ وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ ۔ بہ ظاہر یہ حدیث ضعیف معلوم ہوتی ہی ۔ اما فی الحقیقت اسکے نیچے کی عبارت سے اور اور مفصل الذیل کی روایتون سے بہت ہی قوی ہونا اس حدیث کا متحقق ہی ۔ کیونکہ کوئی اہل حدیث بلا عذر دو نماز کو جمع کرنے کی طرف نہین گیا ۔ حتی کہ وہی احمد رح نے جنہنے اس روایت کو باعتبار اسناد کے ضعیف کہا ۔ خود انھون نے بیماری اور مطر اور سفر کو اسی روایت مین جمع کرنے کا سبب گردانا ۔ پھر بلا عذر جمع کرنے کا حکم نیست ونابود ہوگیا باقی کہان رہا ۔ اور مسلم کی روایت سے بلا عذر جمع درست ہونا ثابت ہی

اے لامذہبو بہت ہی بصارت و ہدایت کا محل ہے دیکھو غور کرو کہ قرآن و حدیث و فعل صحابہ و قول صحابہ و قول آئمہ مجتہدین و آئمہ محدثین کلہم اجمعین کا ایک طرف ۔ اور قاضی شوکانی کا قول ایک طرف ۔ اجی تم اب کس طرف ہو جانچو اپنے نفس کو ۔ پھر کبھی عمل بالحدیث کے دعویٰ سے دھوکا نہ دو غیر کو ۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ ۔ اور حتی المقدور حق کو نہ چھپاؤ ۔ لقولہ تعالیٰ لاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۔ اجی صاحب جب تم غیروں کو عمل بالحدیث کرنے کو نصیحت کرتے ہو ۔ پھر اپنے کو اس سے محروم رکھکر کیوں فضیحت اٹھاتے ہو ۔ اور اتأمرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کو کیوں تلاوت نہیں کرتے ہو ۔

سوال ششم ۔ ظہر وعصر کی نماز کے جمع کرنے میں اور مغرب و عشا کے جمع میں صحیح مسلم میں صریح یہ حدیث آئی ہے ۔ عن ابن عباس رض قال رسول صلعم الظہر والعصر جمیعًا والمغرب والعشاء جمیعا فے غیر خوف ولاسفر اخرجہ مسلم ۔ پھر حنفیوں کا منع کرنا جمع کرنے کو حدیث مذکورہ کی صریح مخالفت کرنا ہے ۔

جواب بشلہ ۔ بغیر عذر کے دو نماز کے جمع کرنے میں جو گناہ کبیرہ ہے وہی ابن عباس رض سے ترمذی میں صریح یہ حدیث مروی ہے ۔ عن ابن عباس رض عن النبی صلعم قال من جمع الصلوٰتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر ۔ **قال** ابو عیسی وحنش ہذا ہو ابو علی الرجبی وہو قیس وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ہذا

دیکھو چوتھا - یہ ہے کہ اس روایت کو نہ امام اعظم رح نے لیا نہ امام مالک رح نے لیا نہ امام شافعی رح نے لیا نہ امام احمد
نے لیا - اہل سنن سے کسی ائمہ نے نہیں لیا پھر اس پر عمل کیونکر ہو سکتا ہے اور ان بزرگوں سے جس نے جمع کو درست کہا
عذر کے ساتھ درست رکھا نہ بلا عذر کے ساتھ **پانچواں** یہ ہے کہ اس روایت کو اعتبار کرو - تو
باب النھی عن تاخیر الصلوۃ عن وقتھا - کو جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے - اور اسی باب کی کسی روایت میں
یؤخرون الصلوۃ عن وقتھا اور کسی میں یمیتون الصلوۃ عن وقتھا ہے - کیا کہینگا جب
وقتھا تاخیر میں یمیتون ہے - تب وقت نکلجانے سے کیا لفظ
استعمال کیجیگا - **چھٹواں** یہ ہے کہ اگر بلا عذر کی روایت کو صحیح جانو - تو کل
حدیثیں صحاح کی جو باب المواقیت میں ہیں انکو غیر صحیح مانو - بلکہ مزخرفات سمجھ لو -
العیاذ باللہ - **ساتواں** یہ ہے کہ ابن مسعود رض کی اس روایت نے جسکو سواے
ترمذی کے سبھوں نے لیا - مسلم کی روایت مذکورے کو منسوخ ولاشی کر دیا - وہ
روایت یہ ہے عن ابن مسعود رض قال ما رأیت رسول صلعم صلی صلوۃ
لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفۃ
وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی کذا فی التیسیر ص ۲۴ -
تنبیہ یہ روایت سب روایتوں پر بھاری ومعتبر ہے کئی وجھوں سے - ایک تو یہ ہے
کہ اسکو صاحبان صحاح کے عمدہ ترین مشائخوں کے استاذ امام اعظم رح نے لیا
دوسری یہ ہے کہ اسکو پانچ صاحبوں صحاح نے لیا - تیسری یہ ہے کہ جب یہ روایت
غیر حنفیوں کی کتابوں میں بھی ساتھ صحت اور اتفاق کل محدثین کی پائی گئی -
تب یہ واجب العمل ٹھہری - جب یہ واجب العمل ٹھہری - تب مسلم کی روایت ہباءً منثورا
کی طرح اڑ گئی - الحق یعلو ولا یعلی **آٹھواں** یہ ہے کہ اگر ابن عباس سے

طرفہ تو یہ ہی کہ دونون روایت مسلم اور ترمذی جو باہم متضادہ ہین ابن عباس رض ہی سے مروی ہین - اب کسکو صحیح کسکو غیر صحیح جانئے - ذرا بتلا تو دیجیے - یا تعارض کے قاعدے سے دونون کو ساقط الاعتبار کیجیے - یا از راہِ انصاف کے قول النبی صلعم کو قول صحابہ پر ترجیح دیجیے - اور کبھی اسطرح کا سوال زبان پر نہ لائیے کیا حضرت یہ عقل تجویز کرتی ہی کہ حضرت ابن عباس رض نے ایسی دو روایت متضادہ کو روایت کیا - ہرگز نہین - ہان یہ معاندین اسلام کی کارگذاریان ہین کہ یہ لوگ کمین مین بیٹھ رہتے ہین - جب فرصت و قابو پاتے ہین - بمضمون -

ولیکن قلم در کفِ دشمن است - بہت کچھ رطب و یابس بزرگان دین کی طرف منسوب کر رکھتے ہین - اور متعصبین متاخرین ان باتون پر بھر کتے ہین - اجی صاحب مسلم کی روایت کے ضعف اور عدم اعتبار اور ترمذی کی روایت کی ترجیح و تقویت سیکڑون طرح سے ثابت کرسکتا ہون - ایک اُنمین سے یہ ہی کہ ترمذی اپنے سُنن کے باب العلل مین لکھتے ہین کہ ہماری جتنی حدیثین اس کتاب مین ہین وے سب معمول بہ ہین مگر دو حدیث ایک انکی یہ حدیث ابن عباس رض ان النبی صلعم جمع بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر الخ - جب ترمذی ایسے بزرگ نے اس روایت کو غیر معمول بہ ٹھہرایا - پھر وہ معمول بہ کیونکر ہوگی - دوسرا یہ ہی کہ اس روایت کی عدم صحت کی دلیل بخاری وغیرہ کا نہ لینا بس کرتا ہی - تیسرا یہ ہی کہ یہ روایت رافضیون کی گھڑی ہی - عجب نہین کہ مسلم رض نے حالت صغر سن مین کسی رافضی تقیہ کُن سے اِسکو سُن لیا یا انکے راوی نے سُن لیا - چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین اسطرح کی کیفیت بہت لکھی ہوئی ہی

انه کان اذا عجل علیه السفر یوخر الظہر الی اول وقت
العصر یجمع بینھما ویوخر المغرب حتے یجمع بینھا و بین العشاء
حین لغیب الشفق اخرجہما مسلم ص۲۴۲ - دیکھیے اسطرح کی روایتون
سے ابن مسعود کی روایت کی تقویت ہوتی جاتی ہے - اور مسلم کی روایت
[illegible] الا کی تضعیف - **دسوان** - یہ ہے کہ اگر دو نماز کو جمع کرنا
درست ہوتا - تو رسول صلعم یوم الخندق مین کفار کے سبب سے عصر کی
نماز نہ پڑھنے پانے کی جہت سے کفار کو بد دعا نہین کرتے - عن علی رض
ان رسول صلعم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰۃ الوسطی
صلوٰۃ العصر ملاء اللہ بیوتھم وقبورھم نارا متفق علیہ کذا
فی المشکوٰۃ ص۲۴۰ - ایضاً فی ابی داؤد ص۵۹ - **گیارھوان** یہ ہے
کہ اگر دو نماز کا جمع کرنا جائز ہوتا تو یہ آیت حافظوا علی الصلوات
والصلوٰۃ الوسطی ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا
موقوتا - نازل نہین ہوتی - **بارھوان** یہ ہے کہ اگر جمع کرنا
درست ہوتا - تو رسول خدا صلعم اس روایت مین وھی علیہم صلوٰۃ نفرماتے عن قبیصہ بن
وقاص قال قال رسول اللہ صلعم یکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوٰۃ فھی لکم وھی
علیہم فصلوا معھم ماصلوا القبلۃ کذا فی المشکوٰۃ ص۲۳ - **تیرھوان** یہ ہے کہ اگر
جمع کرنا دو نماز کا درست ہوتا تو نبی صلعم اس روایت مین فصلوا
الصلوٰۃ لوقتھا نفرماتے کہ صلوا امر ہے اور موجب امر کا وجوب ہے
اور جمع مین سلب معنی وجوب کا لازم ہے - عن عبادۃ بن صامت رض

مسلم کی یہ روایت صحت کی پہونچتی - تو پھر یہ روایت وہی مسلم و بخاری و ترمذی و مالک ونسائی وابوداؤد میں وہی ابن عباس رض سے ہونی پاتی - کہ باہم مخالفت کلی ہے - عن ابن عباس رض قال صلی النبیؐ بالمدینة سبعًا ثمانا الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال ابوایوب لعله فی لیلة مطیرة قال عسی اخرجه السنة وزاد فی الروایة للشیخین قیل للراوی عن ابن عباس اظنه اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك - وفی اخری لمسلم صلی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر وقال مالك اری ذلك فی المطر کذا فی التیسیر ص۲۴۲ - دیکھو اس روایت سے ساری باتون کا تصفیہ ہوگیا کہ جہان کہین جمع کی صورت نظر آئے - وہان کچھ نا کچھ سبب یا تاویل یا جمع صوری متحقق ہوئین - پھر بلا عذر جمع کرنے کی صورت کہان پائی گئی - **نوان** - یہ ہے کہ مسلم وغیرہ مین ہے کہ جب رسول خدا صلعم سفر کا ارادہ فرماتے - تو ظہر کی تاخیر اور عصر کی تعجیل اس صورت پر کرتے کہ ظہر کی نماز سے فراغت کرنے تک عصر کے اوّل وقت آجاتا - تب عصر کی بھی نماز پڑھ لیتے - اس جمع صوری کو - جمع حقیقی سمجھ کر راویون نے روایت کیا - اسطرح کی خطا فی الفہم نے یہ سب اختلافات پیدا کر دیا - عن انس رض قال کان النبی صلعم اذا اراد ان یجمع بین الصلوتین فی السفر اخر الظہر حتی یدخل اوّل وقت العصر ثم یجمع بینهما - **ایضا فیه** عن انس رض عن النبی صلعم

عن یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب رض انصرف من صلوٰۃ العصر فلقی رجلا لم یشہد العصر فقال ما حبسک عن صلوٰۃ العصر فذکر الرجل عذرا فقال لہ عمر طففت اخرجہ مالک فی موطاہ ص۔ معنی طففت کے کم کرنا یا گھٹانا یا ناقص کرنا ہے جیسا زرقانی وغیرہ مین ہے۔ عن ابی ملیح قال کنا مع بریدہ فی غزوۃ فی یوم ذی غیم فقال بکروا۔(اسرعوا) بصلوٰۃ العصر فان النبی صلعم قال من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اخرجہ البخاری ص۔ وایضاً فی ابن ماجہ۔ وایضاً فی عقود الجواہر ص۔ ۱۶ سولھوان یہ ہے کہ اگر دو نماز کو جمع کرنا حکم رسول صلعم کا ہوتا تو پھر رسول صلعم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہرگز یون نفرماتے کہ ای علی تین چیز کو تاخیر مت کرو۔ ایک تو نماز جب وقت آجاوے۔ دوسرا جنازہ جب حاضر ہوجاوے۔ تیسرا زن بیوہ کا نکاح جب کفو ملجاوے۔ عن علی رض ان النبی صلعم قال لہ یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا اخرجہ الترمذی ص۔

۱۷ سترھوان۔ یہ ہے کہ جب دو وقت کی نماز کو جمع کرکے پڑھنا بھی تمھارے مذہب مین درست ہے۔ تو پھر ظہر کی نماز کو دو مثل تک پڑھنے مین ناجائز سمجھکر کیون شور وشغب کرتے ہو۔ اور امام اعظم رح کی شان مین طعنہ زن ہو کیا یہ بےشرمی نہین۔ کچھ بھی تو شرما جاؤ۔ بالکل بےحیا مت بنو۔ بلکہ الحیاء شعبۃ من الایمان کو دیکھو۔ کیون خواہ نخواہ عمل بالحدیث

قال قال رسول صلعم انها سیکون علیکم ابعدی امراء اشغلهم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتے یذھب وقتہا فصلّوا الصلوٰۃ لوقتہا الخ اخرجہ ابو داؤد ص۔ چودھوان یہ ہے کہ قال رسول اللہ صلعم قال اللہ عزّ وجلّ انّی فرضت علی امّتک خمس صلوات وعہدت عندی عہدا انّہ من جاء یحافظ علیہنّ لوقتہنّ ادخلتہ الجنّۃ ومن لم یحافظ علیہن فلا عہد لہ عندی (تا) ہذا مرفوع الحدیث اخرجہ ابو داؤد ص۔ دیکھو اس روایت مین خداوند تعالی کیا فرماتا ہے اور فلا عہد لہ عندی کے وعید سے ڈرو۔ ایماندار بن جاؤ۔ تدبیقانہ طرز کو چھوڑ دو۔ غیر صحیح حدیثون کو چُن چُن کر اُس پر عمل کرنے اور کرانے سے حدیث ضلّوا واضلّوا کا مصداق نہ بن جاؤ۔ کم ذات کی طرح بزرگون پر طعنہ مت مارو ۔ کم ذات بزرگ شود رنج دہد دوست را آنا ہم پختہ شود پارہ کند پوست را۔ پندرھوان یہ ہے کہ اگر وہ روایت مسلم کی صحیح ہو۔ تو یہ روایتین منسوخ ہون۔ حالانکہ کسی نے انکو منسوخ نہین کیا۔ عن ابن عمر رض ان رسول صلعم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر کانّما وتر اھلہ ومالہ۔ اخرجہ مالک فے الموطا ص۔ ایضا فی ابو داؤد ص۔ ایضا فی البخاری ص۔ وایضا فی العقود الجواہر وغیرہ ص۔ وتر اھلہ ومالہ کے معنی حبط عمل کا ہونا یا گھر و بار لٹ جانا وغیرہ ہے۔ کذا فی البخاری والزرقانی۔

وبه يقول سفيان الثوري اخرجه الترمذي ص۴۳ - دیکھو اس روایت کو کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیرین ہین ایک تو تکبیر تحریمہ کی اور ایک رکوع کی باقی تین ہین اور دوسری رکعت مین چار تکبیرین ہین انمین سے ایک رکوع کی باقی تین - یہ کلہ چھ تکبیرین عید کی ہین - دیکھو اور غور کرو کہ اس روایت پر عمل اہل کوفہ کا عمل ہے عن مکحول (نا) ان سعید بن العاص سأل ابا موسى الاشعري وحذيفة بن اليمان كيف كان رسول الله صلعم يكبر في الاضحى والفطر فقال ابو موسى كان يكبر اربعا تكبيرة على الجنازة فقال حذيفة صدق فقال ابو موسى كذلك كنت اكبر في البصرة حيث كنت عليهم واليا اخرجه ابوداود دیکھو اس روایت کو کہ ہر دو رکعت مین چار چار تکبیرین مثل تکبیرات جنازہ کے ہین - انمین سے دو تکبیرین رکوع کی ہین باقی چھ تکبیرین عید کی - اور دیکھو کہ جسوقت حضرت ابو موسى الاشعري بصرے مین والی تھے اسوقت ہزارون صحابہ کے روبرو چھ تکبیر کے ساتھ عید کی نماز پڑھاتے تھے -

سوا اسکے قبل پیدایش کل صاحبان صحاح کے امام محمد رحمۃ اپنے موطا مین یہ عبارت لکھی اختلف الناس في التكبير في العيدين فما اخذت به فهو حسن وافضل ذلك وما روي ابن مسعود انه كان يكبر في كل عيد تسعا خمسا واربعا فيهن تكبيرة الافتتاح وتكبيرة الركوع ويوالي بين القراءتين

کا دم بھرتے ہو۔ حالانکہ زندیقوں کا کام کرتے ہو۔ کیا ان حدیثوں کو حدیث نہیں جانتے ہو۔ فقط اکیلی روایت مسلم کو حسب خواہش نفس اپنے کے باکی حدیث سمجھتے ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اجی خدا کے واسطے عبداللہ بن سبائی کا رخنہ اسلام میں مت ڈالو۔ آخر ایک دن مرنا ہے خدا کو منہ دکھانا ہے۔

سوال ہفتم - اجی صاحب تم تو عقیدے ہر مسئلوں کی حقیقت صحاح وغیرہ سے ثابت کرنے کا دعا کرتے ہو۔ بھلا عیدین کی چھ تکبیرین کو تو صحاح وغیرہ سے ثابت کر کے دکھلاؤ تب جانو کیونکہ صحاح وغیرہ میں تو کہیں چھ تکبیر کا ذکر تک بھی نہیں۔ ہاں کسی روایت میں تیرہ اور کسی میں بارہ اور کسی میں سات وغیر ذلک ہیں۔ پھر تمھارے حنفیوں نے چھ تکبیر کہاں سے نکال لی۔

الجواب - اجی صاحب تمھاری حالت تو کمثل الحمار یحمل اسفارا کی طرح ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ تمھاری روایتوں کے اندر چھ ہی کی روایت ہے۔ وہی روایت عین چھ کی ہے۔ لیکن تمھیں ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارھم غشاوۃ تمھاری نظروں سے چھپی۔ اجی ایک آنکھیں تکبیر افتتاح کی اور دو تکبیر رکوع کی باقی چھیں چھ تکبیرین وہ عید کی۔ وہ روایت یہ ہے عن ابن مسعود انہ قال فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعۃ الاولی خمس تکبیرات قبل القرأۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ یبدء بالقرأۃ ثم یکبر اربعًا مع تکبیرۃ الرکوع وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلعم نحو ھذا وھو قول اھل الکوفۃ

احتیاج نہین۔ لیکن تمھاری تسکین کے لیے وتر کی تین رکعت کے ثبوت مین
چند روایت صحاح وغیرہ سے بھی لاتا ہون۔ اور ناظرین کے پیش نظر کرتا ہون
اجی صاحب کولھو کے بیل کی سی آنکھون مین تعصب کی پٹی لگا کر ضلالت
کے دائرہ مین کیون گھومتے ہو۔ ذرا پٹی کھولکر دیکھو توسہی۔ بمضمون الحق
یعلو ولا یُعلےٰ۔ تمھاری صحاح مین بھی تو تین رکعت کی روایتین ہین۔
حالانکہ معاندین ومنافقین بلکہ صحاح کے اکثر مشایخون نے بھی بہت ہی کوششین
کین کہ امام اعظم رح کی مستدل روایتون کو دنیا سے مٹا دین۔ مگر خدا جسکو
نہ مٹاوے کون اسکو مٹا سکے۔ قوله تعالیٰ لیحق الحق ویبطل الباطل
ولوکرہ المجرمون۔ وہ روایتین یہ ہین۔ عن ابن عمر رض قال قال رسول
صلعم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان ینصرف فارکع
رکعۃ توتر لک ما صلیت قال القاسم ورأینا اناسا منذ
ادرکنا یوترون بثلاث وان کلا لواسع وارجو ان لا یکون لشئ
منہ باس اخرجہ البخاری ص۱۳۵۔ دیکھو اس روایت مین کہ قاسم
فرماتے ہین کہ ہمنے جب سے ہوش سنبھالا تب سے لوگون کو تین رکعت
وتر پڑھتے دیکھا۔ عن ابن عباس رض (تا) ثم اوتر بثلاث الخ
اخرجہ المسلم ص۲۶۰۔ دیکھو اس روایت مین وتر کی تین رکعت ہین۔ عن ابن
عمر رض حدثہم ان رجلا نادیٰ رسول صلعم وھو فے
المسجد فقال یا رسول صلعم کیف اوتر صلوٰۃ اللیل
فقال رسول صلعم من صلی فلیصل مثنی مثنی فان احس

ویؤخر ھلـ فی الاولی ویقدمہ علـ فی الثانیۃ وھو قول ابی حنیفہ رح انتھی۔ (روی) ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن ابن مسعود رض قال کان رسول صلعم یکبر فی الفطر والاضحے اربعا تکبیرۃ علی الجنازۃ ھکذا رواہ محمد بن الحسن فی الآثار کذا فی عقود الجواہر ۱۰۳

ایضا فیہ روی عبد الرزاق فی مصنفہ عن الثوری عن ابی اسحٰق عن علقمہ والاسود سال سعید بن العاص حذیفۃ رض وابا موسیٰ عن تکبیر العید بن فقال حذیفۃ رض سل ابن مسعود رض فسالہ فقال یکبر اربعا ثم یقرأ ثم یکبر فیرکع ثم یقوم فی الثانیۃ فیقرأ ثم یکبر اربعًا فقط

ایضًا فیہ ۔ عن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب رض کبرنا مع رسول صلعم اربعًا قال قام عمر باربع یعنی تکبیر العیدین والجنائز ۱۰۴ فقط **اگر کہو** کہ باقی روایتون کا کیا جواب دیتے ہو۔ **کہونگا** وے روایتین بسبب باہم تناقضات اور تعارضات اپنے کے ضعیف ٹھہر گئین۔ اور ان روایتون مین بسبب عمل ہونے کل اہالی کوفہ اور جمیع اہالی بصرہ کے بڑی تقویت ہوگئی خذ ہذا۔

سؤال ہشتم ۔ صحاح کی روایتون سے صاف وتر کی نماز ایک رکعت ثابت ہوتی ہے حنفی تین رکعت کہتے ہین اسکی کیا دلیل ہے۔

الجواب ۔ اگرچہ ہمکو امام اعظم تابعی خیر القرونی کے قول (جو کتاب و سنت سے استنباط ہے) پاتے ہوئے ۔ تشر القرونی کی تالیفات کی طرف

صلی ثلثا الخ اخرجہ امام مالک ؒ دیکھو اس سے بھی تین رکعت ثابت ہے
عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی
اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر ۔ عن ابن مسعود رض ان النبی صلعم کان
یوتر بثلث رکعات الخ کذا فی العقود الجواہر ۔ عقود الجواہر کو دیکھو بہت
کچھ کیفیت کھل جائے گی سوائے اسکے مسند حصفکی میں ہے ۔ عن ثابت
بن الحرب الیمانی وعن ابن عمر عن عبد الرحمان ابزی قال کان رسول اللہ
یقرأ فی وترہ سبح اسم ربک الاعلی فی الاولی وقل یا ایہا الکفرون فی الثانیۃ
قل ھو اللہ احد فی الثالثۃ + وفی روایۃ کان یوتر بثلاث رکعات رواہ امام
ابو حنیفہ رح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلعم لافصل فی الوتر
کذا فی مسند الحصفکی + عن عایشہ رض قالت کان رسول اللہ صلعم یوتر
بثلاث لایسلم الا فی اخرہن رواہ الحاکم ۔ وعن عایشہ رض قالت کان
النبی صلعم لایسلم فی رکعتی الوتر رواہ النسائی ۔ عن الحسن قد اجمع
المسلمون علی ان الوتر فی ثلاث لایسلم الا فی اخرہن رواہ ابن ابی شیبہ
فی مصنفہ ۔ عن ابن عباس رض قال کان رسول اللہ صلعم یوتر بثلاث الخ
رواہ الطحاوی ھذا فی شرح مسند الحصفکی للملا علی القاری +
اور ابن عبد البر نے اپنے استیعاب میں یہہ نقل لکھی ہی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
نے اپنے والدہ کو رسول اللہ صلعم کے گھر میں بھیجا یا بھیجیں وتر کی نماز کا
حال دریافت کریں وہ تشریف لے گئیں اور رسول اللہ صلعم کے پاس سکونت
اختیار کی اور رسول اللہ صلعم نے نماز پڑہی جسقدر انکی مرضی تہی جب رات آخر

ان یصبح سجد سجدۃ ما وترت له ما صلے اخرجہ مسلم ص۲۵۴ -
دیکھو اس حدیث میں کہ نماز کو دو دو رکعت ہونی چاہیے - عن علی رض قال
کان رسول صلعم یوتر بثلاث یقراء فیھن تسع سور من المفصل
یقراء فی کل رکعة بثلاث سورة اخرھن قل ھو الله احد
(تا) روا ان یوتر الرجل بثلاث (تا) قال سفیان والذی
استحب ان یوتر بثلاث رکعات وھو قول ابن المبارک
واھل الکوفة اخرجہ الترمذی ص۶۳ - دیکھو اس حدیث میں کہ اسمیں تین
رکعت وتر کا ہونا حضرت علی رضی اللہ سے مروی ہے اور اہل کوفہ کا عمل اسپر ہے
عن جریج قال سالت عائشة بای شئی کان یوتر رسول صلعم
قالت کان یقراء فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة
بقل یا ایھا الکافرون - وفی الثالثة بقل ھو الله احد
والمعوذتین اخرجہ الترمذی ص۶۴ - دیکھو اس حدیث سے صاف تین رکعت
وتر کی متحقق ہے - عن ابی ابن کعب قال کان رسول صلعم یوتر بسبح
اسم ربك الاعلی وقل للذین کفروا - (ای قل ایہا الکافرون)
والله لواحد الصمد (ای قل ہو اللہ احد) اخرجه ابو داؤد ص۲۰۲ -
دیکھو اس روایت سے بھی تین رکعت ثابت ہے - عن ابی سلمه (تا) انه
سال عائشه زوج النبی صلعم کیف کان صلوة رسول صلعم
فی رمضان فقالت (تا) یصلی اربعًا فلا تسال عن حسنہن
وطولھن ثم یصلی اربعًا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم

نکاح بعد چار برس کے کیونکر صحیح ہوگا اما الحدیث
فقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی امرأۃ المفقود انہا امرأتہ حتی
یاتیہا البیان رواہ الدارقطنی فی سننہ وقول علی رضی اللہ
تعالے عنہ فیہا ہی امرأتہ ابتلیت فلتصبر حتی یستبین
موت او طلاق رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن جریج۔
قال بلغنا ان ابن مسعودؓ وافق علیا علی ان امرأۃ المفقود تنتظرہ ابدا
رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابی قلابہ وجابر بن زید والشعبی والنخعی
کلہم قالوا لیس لہا ان تزوج حتی تستبین موتہ اخرجہ ابن ابی شیبہ
عن علی رضی اللہ تعالے عنہ انہ قال امرأۃ المفقود لا تتزوج
فاذا قدم وقد تزوجت فہی امرأتہ ان شاء طلق وان شاء امسک
رواہ البیہقی کذا فی الشعرانی دیکھو ان حدیثوں سے صاف صریح
ظاہر و باہر ہے کہ مفقود کی بی بی مفقود ہی کی بی بی رہیگی
جب تک اسکی موت یا طلاق کی خبر نہ ملے تب تک زن
مفقود والمحصنات کی حرمت مین شامل و داخل رہیگی
پھر باوجود موجود ہونے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا
مجرد ظن وگمان سے چار برس کے بعد موت فرض
کرلینا کیسی مخالفت نصوص مذکورہ کی کرنا ہے۔ اپنے دل
ہی سے پوچھ لیجئے

معاند کو حَکَم ٹھہرانا یہ جرءت ہماری ہے

ہو گئی اور وتر پڑہنے کا ارادہ فرمایا + تب سبح اسم ربک الاعلی پہلی رکعت مین
پڑہا اور ثانی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پہر جلوس فرمایا پہر بلا سلام پڑہنے کے
لئے کہڑے ہو گئے پہر قل ہو اللہ احد پڑہا۔ جب قل ہو اللہ سے فراغت کی تکبیر
فرما کر قنوت وغیرہ پڑہی پہر تکبیر کہکر رکوع مین گئے + ہکذا ایضاً فی ملا علی القاری +
اب دیکہو ان حدیثون سے اور اس نقل سے کسقدر حال نماز وتر کا منکشف ہو گیا
اور ایک خوبی اسمین یہہ ہے کہ ابن عبد البر مالکی غیر حنفی نے جو یہہ نقل لکہی وتر کی نماز
ثابت کرنیکے لئے نہین بلکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اون کے والدہ ماجدہ
کی شرافت اتحاد اور محبت کو رسول اللہ صلعم سے ثابت کرنے کے لئے لکہی ہے +
اس سے امر حق ظاہر ہو گیا **سوال نہم** زن مفقود کو چار برس کے بعد تفریق
کر کے نکاح نہ دینے کی کیا دلیل ہے۔ حنفیون کے پاس ذرا بتلا تو دیجئے +
الجواب قرآن وحدیث دلیل ہے بتلائی دیتا ہون **اما القرآن** فقولہ
تعالی۔ والمحصنات من النساء ذوات الازواج احصنہن التزویج والازواج
کذا فی البیضاوی حرمت علیکم المحصنات ای ذوات الازواج من النساء
ان ینکحہن قبل مفارقۃ ازواجہن کذا فی الجلالین والمحصنات من النساء
المراد من المحصنات ہہنا ذوات الازواج لانہن احصنہن فروجہن بالتزویج
کذا فی الاحمدی والمحصنات ذوات الازواج من النساء حرام علیکم
کذا فی العباسی۔ یعنی شوہر دار عورتون کا نکاح حرام ہے اور زن مفقود کا
شوہر دار ہونا بالیقین ثابت ہے کہ خود ترکیب اضافی (کہ در امراۃ المفقود
موجود ہے) اس بات پر شہادت دی رہی ہے۔ تب وہ محصنہ ٹہری محصنہ کا

تعین کو را نص سے ثابت ہی بتلا تو دیجیے کھونگا حدیث مذکورین کی حتے یا تیھا البیان۔ حتے لیسبین سے یہ تعینات مستنبط ہوتے ہین۔ کہ جب غالبًا زندگی لوگون کی اس سے زیادہ نہین ہوتی ہی۔ تب گویا اس مدت نے اُسکی موت کا بیان کردیا۔ اور یہ حدیث (اگرچہ کلیہ نہین اکثریہ ہی) اُسکی تائید مین آگئی۔ قال رسول اللہ صلعم فی اخر عمرہ لاصحابہ ارائیتکم لیلتکم ھذہ فان علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی علی وجہ الارض ممن ھو الیوم علیہا احد رواہ البخاری ومسلم من حدیث ابن عمر رض کذا فی الاصابہ۔ اور صاحب اصابہ نے اسی بناپر یہ عبارت لکھی المعاصرۃ فتعتبر بمضی مائۃ سنۃ وعشر سنتین۔ پھر اگر کھو کہ عدم نکاح سے زن مفقود کا حرج منصور ہی کھونگا کہ یہ حرج بھی حدیث مذکور کی فلتصبر سے مندفع ہی۔ کہ اور مصیبتون مین جسطرح سے صبر لازم ہی اُسی طرح سے اسمین بھی صبر لازم ہی۔ فتامل۔ فانہ ادق الدقائق واحق الحقائق۔

نقابیست ہر سطر من این کتیب	فرو ہشتہ بر عارض دلفریب
معانی است در زیر حرف سیاہ	چو در پردہ معشوق در میغ ماہ
محقق ہمان بیند اندر ابل	کہ در خوبرویان چین و چگل

دفع دخل اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی قضا (جو چار برس کے بعد عورت مفقود کو حکم نکاح کا فرمایا تھا) دلیل نہین ہوسکتی ہے - جب اونھون نے خود اس مسئلہ مین اور دو مسئلون مین اپنی قضا سے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا - چنانچہ اس بات کو عبد الرحمن بن ابی لیلے نے ذکر کیا **ثلث قضیات رجع فیھا عمرؓ الی قول علیؓ امرأۃ المفقود وامرأۃ ابی کنف و امرأۃ التی تزوجت فی عدتھا - ذکرہ عبد الرحمن ابن ابی لیلے**

اجی صاحب جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا اس وجہ سے کہ نص سے یہہ تعین چار برس کی ثابت نہین ہوتی ہے تب اس قول کی سند باقی نہ رہی - تب یہہ قول نہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کا معارضہ ہوسکتا ہے نہ اسکو زائد علی الکتاب کہنا درست ہوسکتا ہے - اگر کہو کہ جب چار برس کی تعین نص سے ثابت ہونا ثابت نہین تب نوّے - سو - ایک سو بیس برس وغیر ذلک کے

منم استاذ را استاذ گردم -) اس سال مکہ معظمہ مین ان قصو. ون کے
سبب سے شریف مکہ کی خدمت شریف مین محبوس و ماخوذ ہوکر توبہ نامہ لکھدیا
جسکے سبب سے حبس سے خلاص پایا - اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ کے مطبع میریہ مین
چھپکر حاجیون کے ذریعے سے ہر اطراف و اکناف مین شائع و ذائع ہو گیا
یہانتک متفرق تاریخون مین چند حاجی دوستون نے میرے ایک ایک قطعہ اسکے
ہاتھ مین اپنے اپنے لیلیکر شادان و فرحان میری ملاقات کو دوڑے - اور ہر
دوسرے ہشاش بشاش ہوکر یہ کہا - کہ حرمین شریفین سے تمھارے لیے
یہ بڑا تحفہ لایا ہون - مین نے اسے دیکھکر الحمد للہ کہکر بیشک آپ صاحب
بہت ہی بڑا تحفہ لائے کہا - پھر انکی زبانون سے اور میان صاحب کے
ہمراہی حاجیون کی زبانون سے کل کیفیت و جمیع حقیقت میان صاحب
کی بمبئی سے لیکر مدینہ منورہ سے مراجعت کرنے تلک کی دریافت کر لی یعنی
بمبئی مین علماے مقلدین کے مناظرہ سے بھاگ بھاگ کر خونی اسامی کی
طرح دربستہ مقفل ہوکر چھپ رہنا - معہذا مقلدین کا گھرون مین انکے
بیٹھ جانا - اور انکی عقائد ضالہ کو انکی کتابون سے استخراج کرکے انکے
پاس پیش کرنا - اور انکا اسوقت اُن عقائد کو فقط زبانی بُرا کہنا - مگر
لکھکر نہ دینا - اور اس کشمکش سے ڈپٹی امداد علی صاحب کی توسط سے
رہائی پانا - پھر خفیۃً جہاز پر سوار ہونا - اور علماے مذکورین کا برابر
پیچھا لینا - حتّٰی کہ انکے اُن عقائد ضالہ مذکورہ کو مکہ معظمہ کے شریف صاحب
کی خدمت شریف مین پیش کرنا - اور حسب الحکم شریف ممدوح کے شرعی سپاہ

خاتمہ

در مختصر بیان توبہ سرگروہ غیر مقلدین مولوی نذیر حسین میان صاحب وغیرہ

بڑی بشارت ہو کل اہل اسلام کو۔ اور بہت ہی راحت ہو جمیع اہل ایمان کو۔ کہ

مولوی نذیر حسین میان صاحب نے (یعنی جسنے لطائف الحیل سے عمل الحدیث

کے تکیہ پر عبداللہ بن سبا یہودی کی طرح اہل اسلام کے درمیان مین تفرقہ ڈالا

اور تقلید شخصی کا نام ضلالت اور تلہی کا نام ہدایت رکہا۔ اور جمیع مقلدین

کرام کو۔ اور کل مجتہدین منتسبین عظام کو۔ بدلیل قولہ تعالیٰ اتخذوا

احبارھم الخ وغیرذلک مشرک لکہا اور بقولہ تعالیٰ نؤمن ببعض ونکفر

ببعض واتخذ وبین ذلک سبیلا۔ جس آیت وحدیث کو اپنا

موافق پایا اسپر عمل کیا اور کروایا۔ اور جسکو نہ پایا ترک کیا اور کروایا۔

اور بعض آئمہ کے قول سے بعض کو الزام دیکر کل آئمہ کو خاطی جانکر حسب

خواہش نفسی۔ اور رغبت دلی اپنے کے جدید مذہب تلہی۔ استنباط کرنے

کا طریقہ نکالا۔ اور بمضمون حدیث قال رسول اللہ صلعم لیشربن ناس

من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا الخ اخرجہ ابن ماجہ اسکا نام

محمدی رکھا۔ اور بظاہر صحاح ستہ کو مدار شریعت مقرر کیا۔ حالانکہ باطن

صاحبان صحاح کو بھی بسبب تقلید آئمہ اربعہ متقدمین کی وہی اتخذوا

الخ سے مشرک سمجھ رکھا تاہم بمضمون لا بحب علی بل ببغض معاویہ

بناے شریعت کو اُن اقوال پر دار مدار رکھکر کیسا کچھ رنگ جمایا۔ اُسی سے

لوگون کو خوب ہی دھوکا دیا بیشک اسمین ابن سبا کا استاؤ بنا

احادیث صحاح کے چند راویوں نے منفردًا منفردًا بعد ڈھائی تین سو برس کے صاحبان صحاح تلک پہونچائے۔ اِسلیے اُنمین بسبب مرورشہور وعبور دہور ومتوسطات موفورکے بہت کچھ رطب ویابس کی گنجائش ہوئی۔ کما مرّ ذکرہ۔ ص ۲۴+۲۶
اور اِس خبر مین باعث موجود ہونے ہر مخبرین ومورد وغیر ذلک کے رطب و یابس کی بدا خلت نہین ہونے پائی۔ اگرچہ چند سال کے بعد یہ تواتریت بھی مثل متواترات امام صاحب کے گم ہوجائیگی۔ حتیٰ کہ اُس زمانہ کے لوگ اِس خبر یقینی کو بھی معاندین کی تحریرات کے مقابلہ مین موضوع وضعیف ٹھہراوینگے جیسا اِس زمانہ کے علماے غیرمقلدین امام صاحب کی اُن احادیث متواترات کو جو اِنکے وقت مین حقیت اِسکی ثابت تھی اَب اِن صحاح کے مقابلہ مین (جنمین معاندین کے اقوال بھی مندرج ہین) ضعیف وموضوع ٹھہراتے ہین۔ سچ ہے تغیرات زمان۔ اور تبدیلات مکان۔ اور انقلاب دوران۔ اور اختلاف آوان سے کچھ کا کچھ ہوجاتا ہے۔ لیکن اِسکی حقیت اِسوقت ایسی ثابت ہوگئی۔ کہ اگر میاںصاحب بھی حلفًا اِنکار کرین تو بھی اُنکا اِنکار دارالعدالت شرع مین مسموع نہین ہوگا۔ کہ گویا امر بدیہی کا انکار کرنا ہے کیا کوئی آسمان کو زمین یاآگ مین گرمی نہین ہے کہدینے یاشپرہ کی آفتاب مین روشنی نہین ہے بولنے سے مان لیا جائیگا۔ اور آفتاب کا سیاہ ہونا ثابت ہوجائیگا۔ ہرگز نہین ؎

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎
نورِگیتی فروز چشمۂ خور | زشت باشد بچشم موشک کور

جیسا مولوی محمد حسین لاہوری نے اِن خبرون کو سُن سُن کر اکھسیانی

اگر انکو گرفتار کر لیجانا۔ اور انکے مریدوں کا تتر بتر ہوکر فرار ہونا۔ اور
گرفتاری کے وقت انا حنفی انا حنفی کے اقرار سے رہائی پانا۔ اور اُنکا
حسب فتوی مفتیان مکہ معظمہ کے حبس مین محبوس رہنا۔ بعد چند دن کے اپنے
مطوف صاحب کے ذریعہ سے ہزارہا روپیہ صرف کر کے حضرت دولتلو سیا
عثمان نوری پاشا کی خدمت شریف مین جانا۔ اور اُنسے بڑی عجز و نیاز سے
یہ کہنا (کہ حضرت جب کافر اپنے کفر سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے
پھر میری توبہ کیون قبول نہین ہوتی ہے) تب پاشا کا اُنسے توبہ نامہ لکھوا لینا۔
پھر جناب مولانا رحمت اللہ صاحب وغیرہ کی ضمانت پر مدینہ منورہ جانے کا پروانہ
ملنا۔ اور وہابیت سے کل عقائد کے انفصال کو انکی مراجعت پر موقوف رکھنا
اور انکا اس خوف سے بلا مراجعت مکہ معظمہ رابغ سے جدہ آکر جہاز پر سوار
ہوکر بھاگنا۔ وغیر ذالک دریافت کر لیا۔ بعد اسکے جناب مولوی حافظ احمد حسین صاحب
مطوف مکہ معظمہ و جناب حسن داؤد صاحب معلم و مطوف مکہ معظمہ و دیگر
چند مطوفین وغیرہم نے حرمین شریفین سے میرے یہاں تشریف لائے اور
ہر ایک نے سارا ماجرا میاں صاحب وغیرہ کا مجھ سے اور کل مدرسین وغیرہ کو
کہہ سنایا۔ اسی طرح سے جوق جوق کل حاجیون نے اپنے اپنے ملکون مین
جا جا کر لوگون کو کہہ سنایا۔ سوا اسکے اخبار نویسون نے بھی اپنے اپنے
اخبارون مین ان خبرون کو چھاپکر مشتہر کر دیا۔ الغرض یہ خبر ایسی حد تواتر
کو پہونچگئی۔ کہ کوئی حدیث صحاح کی بھی اس درجہ کو نہین پہونچی۔ کہ کثرت حاجیون
کے سبب سے یہ خبر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہوگئی۔ برخلاف

کچھ خوف ہے خدا و رسول بھی کچھ چیز ہین غیبت اور کذب دین مین کیسا ہی اپنے دل مین سوچا ورایماندار بن جاؤ اللہ ہدایت کرے۔ راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری۔ **نور الانوار** اب ہم اس گمنام اور انکے مرشد محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچھتے ہین کہ دار الحرب سے حرمین محترمین مراد ہین۔ کما ہو الظاہر یا کوئی اور شہر۔ در صورت اول یہ اتباع و تقلید رئیس الطائفہ عبدالوہاب نجدی کی ہے کہ اسنے بھی حرمین شریفین کو دار الحرب قرار دیکے اسکے اہل پر خروج کیا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ تمھارے زعم مین مولوی نذیر حسین صاحب مع اپنے رفقا کے دار الاسلام دہلی ملک نصاری سے دار الحرب حرمین شریفین مین بقصد خروج اسکے اہل پر گئے تھے۔ نہ بخلوص نیت حج و زیارت لاحول ولا قوۃ۔ الغرض حرمین معظمین کا دار الحرب ہونا کتاب و سنت سے ثابت کرنا انپر لازم ہے ورنہ حسب تحریر اپنے مورد لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہونگے۔ اور در صورت شہر بمبئی و جبلپور وغیرہ اور دہلی برابر ہین کہ سب ملک نصاری اور مسکن جملہ فرقۂ مشرکین و یہود و نصاری و مسلمین و مقلدین و غیر مقلدین وغیرہم ہے۔ اور مسلم عالم شریف مکۂ معظمہ کو پلید مکہ لکھنا آپکی خوبی اسلام کی دلیل ہے اثبات اسکا بھی تمھارے ذمہ واجب ہے ورنہ مفتری کذاب ہوگئے اور اسی کلمۂ لعن کے مورد ہوگئے۔ اور نور الانوار مین جو حال مولوی نذیر حسین صاحب کے توبہ کرنے وغیرہ کا مندرج ہے وہ بنقل خطوط معتمدین آمدہ مکۂ معظمہ اور شہادت حجاج معتبرین متعدد بسند و حوالہ مرقوم ہے۔ چونکہ ناقل کے ذمہ پر تصحیح نقل ہے فقط۔ جسکو اسمین شک

بلی بورنا نوچتی ہی) کی طرح اپنے کو نوچ نانچ کر بمضمون موتو لغیضکم۔ غضب و خشم سے مشتعل ہو کر بے نامی ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار لکھا۔ جس سے اُنکے اسلام کی خوبی بخوبی معلوم ہوگئی۔ بلکہ اس تحریر نے انکے ایمان کی خوب ہی خبر لی اور اہل اسلام سے عداوت دلی و نفاق قلبی رکھنے کی خبر دی۔ لیکن مہتمم ممدوح نے بھی بہت ہی عمدگی کے ساتھ دندان شکن جواب دیا۔ جسکو مین نے ناظرین کی نظر کے لیے بجنسہ نقل کیا۔ وہ یہ ہی۔

مراسلات نمونہ عقائد مقلدین ہوا ئے نفس۔ ۱۵ ر جنوری کو ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار آیا۔ جسکا کاتب مجہول الاسم والنسب ہی۔ نہایت جبن و نفاق سے اپنے نام کو چھپایا ہی۔ آخر مین اسکے لکھا ہی کہ (راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری) اس خط مین اظہار اپنے عقیدے کا بہ نسبت حرمین محترمین اور اہل حرمین کے کیا ہی جسکی تحریر سے زبان قلم و قلم زبان کانپتا ہی مگر واسطے انتباہ خاص و عام اہل اسلام کے نقل اُسکی بلفظہ درج ذیل ہی۔ وہو ہذا

مہتمم صاحب اخبار نور الانوار کانپور۔ بعد سلام مسنون آنکہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کر کے دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لائے ہین۔ اور جو کچھ آپنے نسبت جناب بابت ایذا رسانی پلید مکہ جسکو شریف مکہ آپنے قرار دیا تھا۔ آپنے درج اخبار فرمایا تھا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ آپ کیون ایسی حرکت بیجا کر کے اپنا نامۂ اعمال و نیز قلب کو سیاہ کرتے ہین۔ موت اور قیامت کا بھی

کہ یہ سب جھوٹ و افترا ہی ہرگز مولوی صاحب سے مواخذہ نہین ہوا اور نہ اُنھون
نے توبہ کی بلکہ شریف مکہ معظمہ نے اُنکی تعظیم و تکریم کی بعض کہتے ہین یہ توبہ اُنکی
بطور تقیہ تھی نہ صدق دل سے بعض کہتے ہین یہ مواخذہ بطریق ابتلا و امتحان
موجب علو شان و افتخار موادی صاحب ہوا بعض کا مقولہ ہی کہ مولوی صاحب
کی توبہ ہمپر حجت نہین جب ہم امام اعظم کا کہنا نہین مانتے تو مولوی صاحب مذکور
کس شمار مین ہین بعض سنتے اِسکے سبب سے حرمین شریفین کو دار الحرب اور
شریف مکہ کو پلید ٹھہرایا اعاذنا اللہ تعالیٰ عن ہذہ الخرافات والکذبات حال آنکہ
یہ تمام اقوال متناقضہ بطور تخمین والکل ٹھہراتے ہین دلیِ سند و دلیل اسپر
بیان نہین کرتے اب ہم کہتے ہین کہ جناب مولوی صاحب ممدوح اِن تاویلات
سے کسکو پسند و اختیار فرماتے ہین اور کیا اظہار فرماتے ہین اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے

اب فقیر بھی صاحب کاوڈسے کچھ پوچھتا ہے

کہ کیون صاحب مدینہ طیبہ کا بھی حج ہوتا ہی کیا۔ کہ آپنے۔ حج خانہ کعبہ معظمہ
و مدینہ طیبہ کا کرکے۔ لکھا۔ اگر ہوتا ہی تو اسکو قرآن و حدیث سے بیان فرمائے۔
طرفہ معاملہ تو یہ ہی کہ آپ لوگون نے زیارت مدینہ طیبہ تک کو بھی روا نہین رکھا ہی۔
بدعت کہتے ہین۔ پھر ثبوت حج کو کیونکر ثابت کرینگے۔ بالفرض اگر اسوقت
زیارت کی درستگی کا قائل بھی ہو جائیگا۔ اور مدینہ طیبہ کے قبل لفظ زیارت کو
مقدر کر لیجئیگا۔ تو لفظ کا کو (جو مخالف لفظ زیارت کا ہی کیا کیجیے گا تین
پھر آپنے لکھا۔ دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لے آئے۔ کیا دار الحرب
حج کرنا ہوتا ہی اگر ہوتا ہی تو آپکے پیرو مجتہد کا بڑا دار الحرب لندن وغیرہ مین جاکر

وہ ہم ہو وہ مطبع نظامی مین تشریف لاوین اور بخوبی اپنی دلجمعی کرلین اور بدون
اسکے کسی کو مفتری وکذاب لکھنا خود اُس کلمہ کا مصداق ہونا ہی حال توبہ کرنے
مولوی صاحب مذکور کا اور اقرار کرنے اپنے حنفی ہونے کا مطبع میریہ واقع
مکہ معظمہ مین چھپ گیا ہی اب چھپ نہین سکتا خاص ایک شہر کی خبر اُسی شہر مین
جھوٹ بے اصل چھپے اور اُسپر کوئی مواخذہ نہ کرے خلاف عقل ہی یہ خبر اس تواتر
کو پہونچی ہی کہ انکار مولوی صاحب بھی اسکا معارض نہین ہوسکتا بلکہ تحریر اہم
خط مذکور سے بھی یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ مولویصاحب موصوف پر مکہ مکرمہ مین مواخذہ
دار وگیر ضرور ہوا ہی ورنہ مکہ معظمہ کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید مکہ ہرگز نہ لکھتا
اسلیے کہ اُنکا اور کوئی قصور نہین بجز اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح کے
عقائد فاسدہ سے توبہ کرالی۔ باینہمہ اقرار پھر جو یہ کاتب خط لکھتا ہی کہ (آپنے
جو درج اخبار فرمایا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا) عجب خبط وکذب ہی بحکم
الکذب لاحافظہ لہ پہلے ایک امر کا اقرار بدلیل اور پھر اُسی کا انکار بلا دلیل
کیسا ذلیل ہونا ہی۔ مگر بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔ نہ خوف خدا ہی نہ شرم دنیا۔
عجب حال اس فرقۂ لامذہب مقلدین ہوائے نفس کا ہی کہ جب سے حال
توبہ کرنے اپنے پیر ومرشد کا سُنا ہی آتش غضب اور خشم سے ایسے مشتعل ہوگئے
ہین کہ ہوش وحواس جاتے رہے اور سمجھے کہ اگر اُنھون نے توبہ کی تو ہمکو بھی
اس عقائد فاسدہ سے توبہ کرنی پڑیگی دیا اپنے پیر ومجتہد سے انحراف کرنا
ہوگا لہذا بدون تحقیق وبلا سند چند اقوال متناقضہ اور تاویل وتسویل مخالفہ
قبل از مرگ واویلا کہنے شروع کیے جسکو دیکھ کے ہر عاقل ہنستا ہی اکثر کا یہ قول ہی

رسول مانتے تو خدا کے ہاتھ و پاؤن و ناک و کان وغیرہ ذلک ثابت نہ کرتے
جیسے آپ لوگون کے آقا جناب نواب صدیق حسنخان صاحب بہادر نے اپنے رسالہ (الاحتواء
علی مسئلۃ الاستواء) مین لکھا نہ رسول کی رسالت کے اختتام کا انکار کرتے۔ پھر
آپنے لکھا۔ غیبت و کذب دین مین کیا۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون
انفسکم۔ آپ تو خود غیبت کرتے ہین۔ پھر اپنے کو فضیحت دوسرے کو نصیحت کیسی
پھر آپنے لکھا۔ راقم ایک بندۂ خدا راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب
لاہوری۔ اس عبارت سے دو امر لازم آتے ہین ایک تو یہ ہی کہ اس خط کو
کسی راجپوت الاصل والنسل نے راجپوتانہ سے آپکے حکم کے موافق لکھا۔
کیونکہ اسطرح کا کلام خلاف شرع کسی مؤمن کی زبان سے نہین نکلتا ہی۔
دوسرا یہ ہی کہ آپنے خود لکھکر دوسرے کی طرف منسوب کردیا۔ بہر تقدیر
استعجاب کی جگہ ہے کہ آپنے کیونکر ایسی حرکت کی یا اجازت دی خدا ہدایت
کرے۔ فقط۔ سوائے اسکے لاہوری صاحب نے اور اور لوگون نے اور اور
تحریرات متناقضہ و تقریرات متخالفہ مخ لوشون کی طرح مبہوت و مدہوش ہوکر
درج اخبار کیا جسکو ہمنے طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا نہین تو انکی بھی خبر
لیتا۔ **الغرض** نتیجہ اس تحریر کا یہ ہی کہ جب سرگروہ غیر مقلدین میانصاحب
کا توبہ کرنا ثابت ہوگیا۔ تب کل غیر مقلدین کو بھی توبہ کرنا واجب ہوگیا کہ
اپنے امام و پیشوا کا اقتدا واجب ہی اور برابر کرکے آیا اسوقت نہ کرنا کیا۔
سوائے اسکے مین پوچھتا ہون کہ میانصاحب نے ضلالت سے توبہ کی
یا ہدایت سے۔ اگر ضلالت سے توبہ کی۔ تب کل انکے مریدین کو بھی چاہیے

حج نہ کرکے۔ خواہ مکہ معظمہ مین جاکر شریف مکہ (جسکو آپنے پلید مکہ قرار دیا ہی)
کے حبس مین محبوس ہوکر توبہ نامہ لکھدینا کیا تھا۔ اُنکی بڑی خطا ہولی۔ آنکو
اِنکے توبہ سے توبہ کروا دیجیئے۔ اور بڑے دار الحرب سے حج کروالائیے۔ کیونکہ
آپ ہی نے اُنکو لوگون سے بچایا۔ اور مقلد سے غیر مقلدین بنوایا۔ اتنا ہی
کروا لیجیے۔ پھر آپنے لکھا۔ وہ جھوٹ محض ثابت ہوا۔ ہان فی زماننا سچ کا نام
جھوٹ اور جھوٹ کا نام سچ قرار پاگیا ہی۔ لقول النبی صلعم قال رسول صلعم
سیاتی علی الناس سنوات خداعات یصدق فیہا الکاذب
ویکذب فیہا الصادق اخرجہ ابن ماجہ۔ اجی صاحب اگر اِس خبر کو (جو
ہزارون ولاکھون حاجی وغیرہم کی زبانی ثابت ہوگئی۔ اور اب تک تدارک
اِسکا ممکن ہی کہ لوگ ہر ہر مہینے مین حرمین شریفین سے آمد و رفت کرتے ہین
اور اِسکی حقیقت کو ظاہر کرتے ہین) جھوٹ کہیگا۔ تو اخبار احاد صحاح کو جو چند راویون
کی زبانی دو ڈھائی برس کے بعد ثابت ہی کیا کہیگا۔ کیونکر صحاح کو صحاح کہیگا۔
اور اُنھین احادیث نبوی کہکر مانیگا۔ ذرا بتلا تو دیجیے۔ نہین تو احکام شریعت
سے ہاتھ دھویے۔ پھر آپنے لکھا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ سبحان اللہ
ما اعظم شانہ کہ کاذب کی زبان سے کاذب پر لعنت بھیجتا ہی۔ پھر آپنے لکھا۔ اپنا
نامۂ اعمال اور نیز قلب کو سیاہ کرتے ہین۔ کیا خوب اپنے گناہ کی سزا دوسرے
پر دھرتے ہین۔ کیا آپنے ابھی شریف مکہ کو پلید مکہ اور حرمین شریفین کو دار الحرب
اور سچ کو جھوٹ لکھکے اپنے دل کو سیاہ نہ کیا۔ پھر آپنے لکھا۔ خدا و رسول بھی
کچھ چیز ہین۔ اُلٹا چور کُتوالے ڈانٹے۔ آپ لوگ اگر خدا کو خدا جانتے اور رسول کو

حامدًا و مصلّیا امّا بعد فانّ العاجز السّید محمد نذیر حسین متبع السّنة والجماعة عقیدةً وفعلاً وانا اعلم ان خلافها من المذاهب کلما سوء سواء کان من الرافضیة والخارجیة والوهابیة وانی افتی موافقا للمذهب الحنفی وانا حنفی المذهب وتبت مما اخطات وصلی الله علی سیدنا محمد و علی اٰله و صحبه اجمعین +

الراقم السید محمد نذیر حسین بقلمہ +

ترجمة ما کتب المولوی الحاج سلیمان الجوناگڈی + +

الحاج سلیمان بن الحاج اسحاق الحنفی المذهب الآن تبت مما اخطأت واقول انّ مذهب الوهابیة باطل الف مرة وانا علی مذهب الحنفی للامام الاعظم وبالله التوفیق وهو الرفیق

صحیح الحاج سلیمان جوناگڈی

نقل تحریر مولوی نذیر حسین دهلوی

بسم الله الرحمن الرحیم

حامداً و مصلّیاً امابعد عاجز سید محمد نذیر حسین متبع سنة والجماعة عقیدةً و فعلاً اور اوسکے خلاف جتنے مذاہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سبکو برا سمجھتا ہون اور موافق مذہب حنفی کے فتوی دیتا ہون

ضلالت سے توبہ کرین - اور اگر ہدایت سے توبہ کی تو خسر الدنیا والاخرہ
کا مصداق بنے - تو سبکو چاہیے انکی اتباع سے منہ موڑین - اور جو کتابین
انکی عدم تقلید شخصی مین تالیف وتصنیف ہوکر شائع ہوئین کل کو جلا دین -
بھولکر بھی اسکی محبت مقلدین کے مقابلہ مین نہ لادین - وہ توبہ نامہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - امابعد فان السید
المولوی محمد نذیر حسین الدھلوی والحاج المولوی
سلیمان بن الحاج اسحاق الجوناکدی من مرشدی الفرقۃ
الضالۃ الوھابیۃ من غیر المقلدین وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما
ظہر حالھما اُحْضِر فی المحکمۃ العلیۃ واُسْتُتِیْبا فتابا عن
العقیدۃ الضالۃ الجدیدہ والطریقۃ الخبیثۃ الوھابیۃ
بین یدی حضرۃ المشیر المفخم والدستور المکرم والوزیر المعظم
والی ولایۃ الحجاز دولتلو السید عثمان نوری باشا لازالت
شمس اجلالہ دین افق الاقبال بازغۃ وکتبا بقلمھما ما
ترجمتہ ھذا وکذلک کل من کان عقیدتہ کعقیدتھما من
رفقائھما ومن اقام بمکۃ المکرمۃ وذلک فی السادس
والعشرین من ذی الحجۃ من عام ۱۳۰۰ -

ترجمتہ ماکتب المولوی نذیر حسین الدھلوی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مچا کر کذب بہتان اخبار و نمین چہاپا تہا + اونکو لعنة اللہ علی الکاذبین کا
مصداق بنا پڑا وجہ دوم اوایل مین اس توبہ نامہ کا تخطیہ یون ہوتا تہا کہ المغرب
اور میان صاحب ایسی بیہودہ عبارت کیا لکہینگے + ایک جاہل ہی نہین لکہیگا + یعنے
اسکی عدم فصاحت و بلاغت ظاہر ہوتی تہی + اب اسکی فصاحت و بلاغت نکلتی
ہے کسکو اعتبار کیجئے ذرا بتلا تو دیجئے + وجہ سوم عرب کے آنکہو نمین خاک
ڈالکر یا یک نکل آنا کہنے سے اپنے انکہو نمین اک ڈالنا اور ایسا سننے ہاتہہ دہو کر
پاک نکل آنا ثابت ہوگیا + کہیلے تم لوگون کے آنکہو نمین ہی خاک پڑی تہی تب
ہی تو اسکی فصاحت و بلاغت نہ دیکہی + من حفر بیئرا لاخیہ فقد وقع
فیہا دوسرا تمہارا میانصاحب اس آیت کا مصداق بنا قولہ تعالی و اذا لقوا
الذین امنوا قالوا امنا و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم
انما نحن مستہزءون + حضرت یہہ طریقہ منافقون کا ہی کیا آپ اپنے میانصاحبکو
منافق بنانا چاہتے ہین لاحول ولا قوة وجہ چہارم کسی نے انکی عبارتکو نہین
سمجہا + حضرت اس سے تو پہلے تمہاری جہالت ثابت ہوتی ہے کہ تم نے بہی
پہلے نسمجہکر تخطیہ کیا تہا + المقر یؤخذ باقرارہ ع تم ہمکو ہی سکہتے ہو کچہہ
اپنی بہی خبر ہے + وجہ پنجم میانصاحب نے توبہ کہان کی کہنے سے صاف
ظاہر ہوگیا کہ تمہاری آنکہہ پہوٹی ہی نہین تو تبت ثم اما خطات پر نظر پڑتی + +
وجہ ششم بلن لوگ مکہ معظمہ کے ملتزم شریف مین توبہ کرتے ہین اور اسکو
خانۂ خدا سمجہتے ہین لیکن آپکے میانصاحب شاید خانۂ خدا سے بیزار ہو کر اس سے
اعراض کرکے حضرت دولتلو سید عثمان نوری پاشا خانہ کو توبہ خانہ سمجہکر وہان

اور حنفی المذہب ہون وتبت تما اخطارت و صلے اللہ
تعالی علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
الراقم محمد سید نذیر حسین بقلم خود

نقل تحریر مولوی حاجی سلیمان جوناگڈہی

حاجی سلیمان ولد حاجی اسحاق حنفی المذہب اینجانب مظالمنوم
از و توبہ ست مذہب وہابی باطل ست الف مرۃ مذہب
حنفی امام اعظم دارم و باللہ التوفیق وہو نعم الرفیق + دستخط
صحیح حاجی سلیمان جوناگڈہی

طبع فی المطبعۃ المیرٹیۃ الکائنۃ بمحلۃ المحمدیۃ

اعتراض اجی صاحب میان صاحب نی توبہ کہان کی بلکہ انہون نے تو
عرب کے آنکھون مین خاک ڈالکر اپنے کو خلاص کرکے نکل آئے
کسی نے اُن کی عبارت کو نہین سمجھا + کیا لوگ حج مین توبہ کرنیکو
نہین جاتے ہین ویساہی جاکر توبہ کر آئے اِس سے غیر مقلدیت سے
توبہ کرنا اور سنت جماعت کے اتباع سے مقلد بنا کیون کر ثابت ہوا +
بلکہ اُنہون نے تو کل مذاہب کو سوء لکھا + اور انا حنفی المذہب کو تقیتاً لکھکے
اپنے کو بند سے خلاص کیا جواب اِسکا کئی وجوہون سے دیتا ہون +
وجہ اوّل پہلے تم کو تو اِس توبہ نامہ سے انکار تھا الحمد للہ
اب اقرار ہوا + لیکن اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ جن منکرین نے قبل از مرگ واویلا

نہین توکیا + اگر آپکو عبارت سمجھنے کی قدرت نہین تو میاں صاحب سے پوچ
لیجئے وہ تو خود موجود ہین اپنی عبارت کو خوب سمجھتے ہین + ضرور وہ بھی سیاق
وسباق سے عبارت کے جو مطلب نکلے وہی کہینگے نہ آپکی طرح بےٹھے مطلب مراد
لے وینگے + اگر یون بھی تو کون اعتبار کریگے + سوای اسکے بالاتفاق
اتباع مذاہب اربعہ کا نام اتباع سُنت وجماعت ہی کیونکہ اتباع سُنت وجماعت
سوائے اس چار مذہب کے متحقق نہین کما مرّ دلایلہ وجہ نہم انی افتی موافقا
للمذہب الحنفی وانا حنفی المذہب کو کیا کیجئیگا + کس پر اس کذب بہتان
بوجھ دہرا جائیگا اگرچہ میانصاحب نے ظاہرداری کی + اور یا ضرور جھوٹ لکھا تو
وہ بخوبی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق بنے نہین تو آپ حضرت
کیون خواہ نخواہ میانصاحب کو آیت واذا لقوا الذین الخ مذکور کا مصداق
بناتے ہین وجہ دہم تقیہ کی بات جو آپنے لکھی وہ تو قابل سماعت ہی
نہین اس وجہ سے کہ وہ فعل رافضیونکا ہے اور آپکے میانصاحب نے
رافضیت سے صاف توبہ کیا + پہر کیون بیچارہ تائب کو رافضی بناتی ہو
گیا آپ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کو بھولتے ہین ع
صاحب کا کچھہ دوس نہین عملہ گڑبڑ کرتے ہین + معہذا + اگر کبہی اس
عبارت کو تقیہ پر حمل کیجئے + تو انکو سنیون سے حدیث و قرآن کے نکال و سمجھئے کیونکہ
یہہ تو مشرکین و کفار کے جس مین محبوس نہین ہوے تھے + جسمین اجرای کلمہ کفر
مین متحیر ہو کر بترک عزیمت رخصت کو (جسکو آپنے تقیہ قرار دے رکھا ہی)
اختیار کرنا درست ہوتا + یہان تو اظہار حق کے واسطے مؤمنین متشرعین اسلیے

جاکر توبہ کیا + نعوذ باللہ منہ + اجی صاحب یہہ تو گرتھے سے نکل کر کنوے مین
گرنے کی نقل ہے + اِس تمام ویلات سے غیر مقلدیت سے توبہ کرنیکا اقرار کرنا اچھا تہا
جس سے خسر الدنیا والآخرۃ سے نجات پاتا + کیون نہو حال مضلین کا یہہ ہے
وہ راست ہدایت کو چہوڑکر راہ کج ضلالت پہ چلتے ہین اور اپنی ضلالت سے اوسناحق کو
حق تصور کر لیتے ہین + کیا کرے ع بات پشیانیکی جو کچھہ ہی سو پیش آہی + التقدیر کا یدر
ع تعلیم جو ہی سو وہی تقدیر سابق ہے + وجہ ہفتم غیر مقلدیت سے توبہ نکرنیکا
اظہار کرنا عدم فہمی عبارت پر اقرار کرنا ہے کیونکہ اِس توبہ نامہ کی پہلی عبارت مرجو
فلما ظهر حالهما احضرني الحكمة العالية واستتبنا فتابا (تا)
وكتبا بقلمهما ماترجمتہ یہ ہے - وسکو اور آپکے میانصاحب وغیرہ کی عبارتکو
تطبیق دینے سے سوائے غیر مقلدیت سے توبہ کرنیکی اور کچھہ تاویل کی گنجایش
نہین ہو سکتی ہے بلکہ اوسکی ہی تصدیق ہوتی ہے + اسکو تو نو آموز ونکی
سمجہہ بہی خطا نکریگی + کیونکہ استتیبا (تا) عن العقيدة الضالة الجديدة
والطريقة الخبيثة الوهابية کے جواب مین میانصاحب نے نبت وغیر ذلک
لکہا + وجہ ہشتم متبع السنة والجماعة عقيدة وفعلا سے غیر
اتباع مذاہب اربعہ کا مراد لینا بہت ہی جہالت و بلادت ہے + کیونکہ جب
آپکے میانصاحب نے من المذاهب لکہا سو اوسکی تفسیر کو بقید من الرافضية والخارجية
والوہابیۃ مقید کردیا + تب مضمون تخصیص الشیء بالذکر یدل علی
نفی ما عداہ کذا ذکرہ الامام السرخسی رح + مذاہب اربعہ لفظ سے
مین شامل نرہا + معہذا اس سے غیر اتباع مذاہب اربعہ کا مراد لینا بلادت

عمل بالحدیث والقرآن کے تکیہ پر گمراہ کرنے کی لیاقت تھی اور وہاں مکۂ معظمہ میں علماء دین سے مناظرہ کیسا حیثیت ولیاقت جاتی رہی پھر اجتہاد کا دعوی کیسا اور عمل بالنص پر دم بھرنا کیسا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم +

تذییل در بعض فتاوی کہ بوقتِ اختتامِ طبع این کتاب بوقوع آمدہ بنظرِ نفعِ عام الحاقش کردہ شدہ +

این فتوی بجوابِ استفتای مستفتی نبیرۂ حاجی قاضی رمضان علی غفرلہ الباری جناب مولوی عبدالحق صاحب چھپروی ادام مجدہ العلی نوشتہ شدہ +

اطلاع

چون دلائل این فتوی باہم مشترک اند بنا بران بحثِ ہر سوال جوابش نداده این رایکجا جمع کردہ شدہ لہذا بظاہر عدمِ تطبیق مفہوم گشتہ در حقیقت انطباق کلی یافتہ شدہ

مجاز (جسکی والیت اور منقبت بآیت وما کانوا اولیاءہ ان اولیاءہ
الا المتقون ثابت ہے) کہ جس مین محبوس ہوے تھے بخوبی اظہار
حق کر سکتے ۔ یون نکیا + اور کیون بمضمون قولہ تعالی ومن لم یحکم
بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون اور قولہ تعالی ومن لم یحکم
(تا) ھم الفاسقون اور قولہ تعالی ومن لم یحکم (تا) ھم الظالمون ط
کافر و فاسق و ظالم بنا + اور اگر ملامت کا خیال تھا تو قولہ تعالی و لا
یخافون لومۃ لائم اسکے دفعیہ کے لئے کافی تھا + اور اگر ڈر کا خیال
تھا + تو قولہ تعالی ولا تخشوا الناس واخشون الخ اسکے ازالہ کے واسطے
شافی تھا + منہی عنہ پر عمل کرنا کیا تھا بلکہ حدیث الصدق ینجی والکذب
یھلک پر اعتقاد کرنا تھا کیون نہو اگر ایمان کامل رکھتے تو قولہ تعالی
اللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین پر عمل کرتے اور بمضمون
اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین خدا و رسول
کی خوشنودی کو اولی جانتے + اور اگر اتباع قرآن و سنت کا کرتے تو
قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ الخ کا اتباع ضرور کرتے + اور اگر اون کے
زعم مین تقلید شخصی باطل تھی باوجود اسکے اُنہون نے اسکی حقیقت کا اقرار
کیا + تو بخوبی قولہ تعالی لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق وانتم
تعلمون کا مصداق بنا + اور اگر فقط حدیث پر بھی عمل کرتے تو بھی
بمضمون حدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس نبنتے + بلکہ اظہار
حق پر کمر باندھتے + کیا اون کو فقط ہندوستان کے عوام کالبھائم والانعام

ولعنها كفر و لما في العالمگيري والخلاصة والبزازية ان الرافضي اذا كان يسب الشيخين ويلعنهما عياذا بالله فهو كافر + اين اقوال مختص الشيخين است ايضاً في الاشباه الكفر شيئ عظيم فلا اجعل المؤمن كافرا متى وجدت رواية انه لا يكفر + ايضاً فيه ولا يكفر احد من اهل القبلة الا بوجود ما دخله (تا) وفيه بعض اختلاف لكن لا يفتى بما فيه اختلاف و في رد المحتار لا يفتى بكفر مسلم اما امكن حمل كلامه على محمل حسن + ايضاً فيه فعلم ان ما ذكره في الخلاصة من انه كافر قول ضعيف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء كما سمعت وقد الف العلامة ملا على القاري رسالة في الرد على الخلاصة وبهذا نعلم قطعاً ما عزى الى الجوهرة من الكفر مع عدم قبول التوبة على فرض وجوده في الجوهرة باطل لا اصل له ولا يجوز العمل به وقد مر انه اذا كان في المسئلة خلاف ولو رواية ضعيفة فعلى المفتى ان يميل الى عدم التكفير فكيف يميل هنا الى التكفير مخالف للاجماع فضلاً عن ميله الى قتله وان تاب وقد مر انفاً ان المذهب قبول توبة ساب الرسول صلعم فكيف ساب الشيخين والعجب من صاحب البحر حيث تساهل غاية التساهل في الافتاء بقتله مع قوله وقد الزمت نفسي ان لا افتى بشئ من الفاظ التكفير المذكورة في كتب الفتاوى نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة او انكر

مَا قَولُهُم رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ

اندرینکه اگر کسے صحابہ رض عنہم را باعث باہم مشاجرات ومنازعات آنان سب وشتم نماید + یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ را بر شیخین رض تفضیل دہد و یا بر حضرت معاویہ رض لعن وطعن کند + یا کسے سب کنندہ را از سب وشتم صحابہ رض توبہ کردن گوید واو بجوابش گوید کہ من چہ کردہ ام کہ توبہ بکنم + پس آن کس کافر خواہد شد یا فاسق یا ضال یا مبتدع یا فاعل گناہ کبیرہ وبر ہمچنین کس سلام کردن رواست یا نہ + واو را تعزیر کردہ خواہد شد یا نہ + وشہادتش مقبول خواہد شد یا مردود + واگر توبہ کند توبہ اش مقبول خواہد شد یا نہ

بَیِّنُوا وَتُوجَرُوا

الجواب سب وشتم کنندہ رضی اللہ عنہم را کافر گفتن مسئلہ ایست مختلف فیہ اما در فاسق وضال ومبتدع وگنہگار گناہ کبیرہ بودنش شکے وشبہ نیست وسلام بر ہمچنین کس درست نیست + واو را تعزیر کردہ خواہد شد وبانکار توبہ کافر خواہد شد + واگر توبہ کند بمذہب مختار بدلیل تعمیم مضمون قولہ تعالیٰ ھو الذي يقبل التوبة عن عبادہ توبہ اش مقبول خواہد شد وشہادتش مردود لما فی در المختار من سب الشیخین او طعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وھو المختار للفتوی ولما فی الاشباہ والنظائر سب الشیخین

وانکان یفضل علیا کرم اللہ وجہہ علی ابی بکر رض لا یکون کافرا الا
انہ مبتدع الخ ولما فی القنیہ ولا یسلم علی الشیخ المازح
والکذاب واللاغی ومن سب الناس الخ ولما فی المرقاۃ
ان سب الصحابۃ حرام ومن اکبر الفواحش فی مذہبنا ومذہب
الجمہور انہ یعزر وقال بعض المالکیۃ یقتل وقال القاضی عیاض
سب احدہم من الکبائر وقد صرح بعض علمائنا بانہ یقتل
من سب الشیخین وفی الاشباہ والنظائر کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ
فی الدنیا والآخرۃ الا الکافر بسب النبی صلعم وسب الشیخین او احدہما
ولما فی رد المحتار عزر کل مرتکب منکرا ومؤذی مسلم
بغیر حق بقول او فعل ولما فی الحمادیۃ ومن کشف الغوامض
الاصل فی وجوب التعزیر ان کل من ارتکب منکرا کبیرۃ لیس لہ حد
المقدر فی الشرع او اذی مسلما بقولہ او بفعلہ فانہ یجب التعزیر
علیہ (تا) وکل جنایۃ لیس فیہا حد مقدر فالتعزیر فیہا واجب
ولما فی العالمگیری رجل ارتکب شیئا من الصغائر
فقیل لہ تب الی اللہ فقال من چہ کردہ ام تا توبہ بایدکرد یکفر کذا فی المحیط
(تا) ولو ان رجلین تشاجرا فقال احدہما لا حول ولا قوۃ فقال الآخر
لا حول را بکار نیست الخ یکفر فقط ہکذا حکم الکتاب واللہ تعالی اعلم
بالصدق والصواب عبد الحکیم مدرس اول مدرسہ

ابو الطہر ولاور حسین سابق مدرس اول ہوگلی مدرسہ محسنیہ ہوگلی

صحبة الصدیق رضی اللہ عنہ اواعتقد الالوهية فی علی او ان جبرئیل غلط
فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف القران ولکن لو
تاب تقبل توبة **وایضا فیہ** وسب احد من الصحابة وبغضہ
لایکون کفرا لکن یضل **وایضا فیہ** لاینبغی للعالم ان یبادر
بتکفیر اهل الاسلام **وایضا فیہ** وترد شهادة من یظهر سب
السلف لانہ یکون ظاهر الفسق (تا) او یظهر سب السلف یعنی الصالحین
منهم وهم الصحابة والتابعون الخ **وللہ فی نصاب الاحتساب**
واما ما یتعلق بالمفتی والقائل یجب ان یعلم انہ اذا کان فی المسئلة
وجوہ وجہ یوجب التکفیر ووجہ یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل
الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کان نیة القائل
الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان کان یرید الوجه الذی یوجب
التکفیر لاینفعه فتوی المفتی ویؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک وتجدید
النکاح بینه وبین امرأته + ومن اتی بلفظة الکفر مع علمہ انها
لفظة الکفر ولکن اتی بہا عن اعتقادہ فقد کفر + وان لم یعتقد
ولم یعلم انها لفظ الکفر ولکن اتی بہا عن اختیار فقد کفر عند عامة
العلماء لا یعذر بالجهل وان لم یکن قاصدا فی ذالک **وللہ فی فقه**
الاکبر ولا نذکر الصحابة رضی اللہ عنہم الا بخیر ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب
وان کانت کبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان **وللہ فی**
عقائد النسفی ونکف عن ذکر الصحابة رضی اللہ عنہم الا بخیر **وللہ فی العالمگیری**

فبغضى ابغضهم + ومن اذاهم فقد اذانى ومن اذانى
فقد اذى الله ومن اذى الله يوشك ان ياخذه
هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه اخرجه
الترمذى حديث قال رسول الله صلعم اذا
رأيتم الذين يسبون اصحابى فقولوا لعنة الله
على شركم + اخرجه الترمذى حديث قال رسول الله
صلعم ان من الكبائر ان يشتم الرجل والديه
قالوا وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب الرجل
ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه اخرجه
الخمسة الا النسائى كذا فى التيسير **تنبيه** از حديثها
سب صحابه رض ازمنهى عنه شدن + واز حب صحابه حب رسول الله
واز بغض صحابه بغض رسول الله لازم آمدن + واز اذيت
صحابه اذيت رسول الله واز اذيت رسول الله اذيت
خدا واز اذيت خدا ماخوذ شدن + وبر شر سب کنندگان
لعنت کردن + وسب را از کبائر ثابت شدن + بخوبى
ثابت ومتحقق گشت + وعلى وجه الكمال بصورت جمال حق
بر مرکز قرار گرفت و در نواوى تحت باب تحريم سب
الصحابه رض این عبارت نوشته واعلم ان سب
الصحابه رض حرام من فواحش المحرمات سواء من

عبد الغنى عفى عنه ۱۲۹۴ه
عربى پروفیسر هوگلى کالج

محمد عبد الرحمن ۱۲۸۹ ۱۲
چهارم مدرس مدرسه هوگلى

محب

محمد عبد الاحد

جمال الدين عفى عنه

تحریر واعظانہ وتقریر پندانہ درین باب از مستخرج

محمد عبد القادر مقیم ....

این ہمہ کہ نوشتم حسب دستور فتوی بدلائل کتب فقہیہ نوشتم + حالا مناسب میدانم + کہ چند حدیث نیز درینباب بیارم وپیش نظر ناظران بکنم تا بنیند وسب وشتم کنندگان رابفہمانند + واز مضامین احادیث ایشان را بترسانند + تا ایشان نیز سب وشتم را منہی عنہ دانند وبا دیگر ہمچنین حرکت نکنند وہر چہ کردہ اند از آنہا توبہ سازند ودر مشاجرات ومنازعات صحابہ بغیر چہ اعتقاد باید داشت معلوم کنند **حدیث** قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو

أَنَّ احدکم انفق مثل اُحُدٍ ذہبا ما ادرک مُدَّ احدہم ولا نصیفہ (تا) قال کان بین خالد بن الولید وبین عبد الرحمان بن عوف شیء فسبہ خالد فقال رسول اللہ صلعم لا تسبوا احدا من اصحابی ... وان احدکم لو انفق مثل اُحُدٍ ذہبا ما ادرک مدّ احدہم ولا نصیفہ اخرجہ مسلم **حدیث** قال رسول اللہ صلعم لا تسبوا اصحابی ... اخرجہ ابو داؤد **حدیث** قال رسول اللہ صلعم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم

عبد الرؤف عفی عنہ

عبد السلام عفی عنہ

من اجاب فقد اصاب

محمد ابو اسحاق عبد الرزاق

مدرس سوم ہوگلی

واعلم ان سبب تلك الحروب ان القضايا كانت
مشتبہۃ فلشدۃ اشتباھہا اختلف اجتہادھم
وصاروا ثلثۃ اقسام قسم ظہر لھم بالاجتہاد
ان الحق فی ھذا الطرف وان مخالفہ باغ فوجب
علیھم نصرتہ وقتال الباغی علیہ فیما اعتقدوہ
ففعلوا ذلک ولم یکن یحل لمن ھذہ صفتہ التاخر
عن مساعدۃ امام العدل فی قتال البغاۃ فی اعتقادہ
وقسم عکس ھؤلاء ظہر لھم بالاجتہاد ان الحق
فی الطرف الاخر فوجبت علیھم مساعدتہ وقتال الباغی
علیہ وقسم ثالث اشتبہت علیھم القضیۃ وتحیروا
فیہا ولم یظہر لھم ترجیح احد الطرفین فاعتزلوا الفریقین
وکان ھذا الاعتزال ھو الواجب فی حقھم لانہ
لا یحل الاقدام علی قتل مسلم حتی یظہر انہ
مستحق لذلک ولو ظہر لھؤلاء رجحان احد الطرفین وان
الحق الیہ لما جاز لھم التاخر عن نصرتہ فی قتال البغاۃ
علیہ فکلھم معذورون رضی اللہ عنھم ولھذا اتفق
اھل الحق ومن یعتد بہ فی الاجماع علی قبول
شہاداتھم وروایاتھم وکمال عدالتھم
رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین + واختلافات صحابہ

ابو محمد عبد الحکیم
عبد العلی عفی عنہ
عبد المعبود عفرلہ الودود
عظیم الدین احمد عفر لہ الصمد
محمد عابد علی غفرلہ
سلطان حسین ۱۲۹۳
عبد الرزاق

لا بس الفتن منهم او غيره لانهم مجتهدون فی تلک الحرب ومتاولون
(رنا) قال القاضی فی سب احدهم من المعاصی الکبائر ومذهبنا
مذهب الجمهور بانه یعزر ولا یقتل وقال بعض المالکیة یقتل الخ +
وایضا فیه وتحت کتاب الفتن واعلم ان الدماء التی جرت بین الصحابۃ رضی اللہ
عنهم لیست بداخلة فی هذا الوعید ومذهب اهل السنة والحق احسان الظن
بهم والامساک عما شجر بینهم وتاویل قتالهم وانهم مجتهدون متاولون
لم یقصدوا معصیة ولا محض الدنیا بل اعتقد کل فریق انه المحق و
مخالفه باغ فوجب علیه قتاله لیرجع الی امر اللہ وکان بعضهم مصیبا
وبعضهم مخطیا معذورا من الخطاء لانه مجتهد والمجتهد اذا اخطأ لا اثم
علیه وکان علی کرم اللہ وجهه هو المحق المصیب فی ذلک الحروب هذا
مذهب اهل السنة وکانت القضایا مشتبهة حتی ان جماعة من الصحابۃ
تحیروا فاعتزلوا الطائفتان ولم یقاتلوا ولو تیقنوا الصواب لم یتاخروا
من مساعدته ایضا فیه بتحت باب فضائل الصحابة رضی اللہ عنهم
اما معویة رضی اللہ عنہ فهو من العدول الفضلاء والصحابة النجباء واما
الحروب التی جرت فکانت بکل طائفة شبهة اعتقدت تصویب
انفسها بسببها وکلهم عدول رضی اللہ عنہم ومتاولون فی حروبهم وغیرها
ولم یخرج شیئ من ذلک احدا منهم من العدالة لانهم مجتهدون
اختلفوا فی مسائل من محل الاجتهاد کما یختلف المجتهدون
بعدهم فی مسائل من الدماء وغیرها ولا یلزم من ذلک نقص احد منهم

سئل علي من اهل الجمل قال قيل مشركون هم قال
من الشرك فروا قيل منافقون هم قال ان المنافقين
لا يذكرون الله الا قليلا قيل فما هم قال اخواننا
بغوا علينا وقال علي اني لارجو ان تكون كالذين
قال الله عز و جل ونزعنا ما في صدورهم من غل
اخوانا على سرر متقابلين + اخرجه الحاكم كذا في
الازالة + ونيز درين روايت حضرت علي رضه حال افراط
وتفريط كنندگان در حضرت علي رضه بوضوح پيوست
وشك و تشكيك ابن الجوزي مندفع گشت حديث
عن علي رضه قال دعاني رسول الله صلعم فقال يا علي
ان فيك من عيسى عم مثلا ابغضته اليهود
حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه
بالمنزلة التي ليس لها قال وقال علي الا وانه
يهلك في محب مطري بما ليس في ومبغض مفتري
يحمله شنآني على ان يبهتني الا واني لست بنبي ولا
يوحى الي ولكني اعمل بكتاب الله وسنة نبيه
صلعم ما استطعت فيما امرتكم به من طاعة الله
فحق عليكم طاعتي فيما احببتم او كرهتم وما امرتكم
بمعصية انا وغيري فلا طاعة لاحد في معصية الله عز وجل

رضی اللہ عنہم حسب مشیت الٰہی ست و ران کسے را حرف
زدن نباید + لما فی المشکوٰۃ عن عمر رضہ قال
رسول اللہ صلعم یقول سئلت ربی عن اختلاف
اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک
عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض
ولکل نور فمن اخذ بشیئ مما ہم علیہ من اختلافہم
فہو عندی علی ھدی قال قال الرسول صلعم اصحابی
کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم رواہ رزین + و
لقول النبی صلعم اذا ذکر تم اصحابی فاسکتوا
کذا فی الخلفاء + وقولہ تعالیٰ تلک امۃ قد خلت
لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما
کانوا یعملون سویداین مقال و قولہ تعالیٰ واللہ
خلقکم وما تعملون سوکداین حال و نیز روایت
ابی نصر + قال ذکروا علیا و عثمان و طلحہ و زبیر
عند ابی سعید فقال سبقت لہم سوابق و
اصابتہم فتنۃ فردوا امرہم الی اللہ اخرجہ
ابوبکر ھکذا فی الازالۃ مصدق این قیل و قال
و نیز از ین روایت ابو بختری حال اہل الجمل بوجہ احسن
منکشف خواہد شد حدیث عن ابی البختری قال

اجاد من اجاب و افاد
من اصاب محمد شفیع عفی عنہ
سابق مدرس اول ہوگلی

الجیب مصیب
غلام سلمانی عباسی عفی عنہ
مدرس دوم مدرسہ ہوگلی

محمد عبد الجلیل

قائم مقام مدرس دوم
کالجیٹ اسکول ہوگلی

محمد عبد العزیز عفی عنہ

محمد ثناء اللہ

رافضی نشان ای مسلمانان نفاق انیشان عبرت و خبرت گیرید و پند نصیحت پذیرید که رسول الله صلعم بقوله اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف الخ کذا فی المشکوٰۃ + تعظیم و تکریم و توقیر صحابہ صفدرا برما واجب فرموده اند که صیغهٔ اکرموا امرست و موجب امر وجوب پس ثابت شد ما واجب ست + و نیز بلفظ ثم یظهر الکذب الخ بعد عبور زمان مبشر بالخیر + و ظهور زمان مبشر بالشر برکل تالیفات شر القرونی +. اعتماد کلی نمودن را هدایت نموده اند پس چه طور بر تالیفات شر القرونی که کذبش منطوق بالنص ست اعتماد کلی نموده و وثوق قلبی کرده بر خلاف امر اکرموا اصحابی الخ و نهی + لا تسبوا اصحابی الخ بر صحابہ که لفظش برای تعمیم ست و خصوصیت را در آن مداخلت نیست) سب و شتم کنید + و نفاق بدل دارید این نیست مگر تالیفات شر القرونی را کالوحی من السماء فهمیدن و غیر رسول را رسول تصور یدن ست باوجود شرع و راستی گردانید + و با وصف مخالفت نبی خود را بزمرهٔ امت نبی صلعم شمارید + لاحول ولا قوۃ ای مومنان همچنین مبتدعان را در مجالست و مکالمت توقیر و تکریم مکنید + بلکه بدلیل حدیث قال رسول الله صلعم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام رواه البیهقی کذا فی المشکوٰۃ + توقیر ایشان موجب هدم اسلام دانید + هذه کفایة لمن له الدرایة + * + *

انما الطاعة في المعروف اخرجه الحاكم + بر گاه بر شان اہل عرب
حدیث قال رسول الله صلعم من یرد هوان قریش اهانه الله رواه
الترمذي حدیث عن سلمان قال قال رسول الله صلعم لا تبغضني فتفارق
دینك قلت یا رسول الله صلعم کیف ابغضك وبك هدانا الله قال
تبغض العرب فتبغضني اخرجه الترمذي حدیث قال رسول الله
صلعم من غش العرب لم یدخل في شفاعتي ولم تنله مودتي رواه الترمذي
وارد گردد پس بر شان ہمان صحابہ کرام کہ قوله تعالی والسابقون الاولون
من المهجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا
عنه واعد لهم جنت تجري من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا نازل ست
بچہ طور سب وشتم منہی عنہ نباشد وسب کنندہ از شفاعت خارج نگردد + و محبت
رسول او را اوگیرد + ودر عذاب جہنم معذب نشود وچون بدلیل حدیث
لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا اخرجه البخاري وابو داود
والنسائي کذا في التیسیر حدیث لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء اخرجه
الترمذي کذا في التیسیر حدیث بر مطلق مردہ سب وشتم درست نباشد
منہی عنہ گردد پس بچہ طور بر صحابہ بزرگان مرحومان کہ افضل العرب اند و با فضیلت ایشان
السبعین تواند ہمچنین سب وشتم و فواحش کہ بقوله تعالی انما حرم الله الفواحش
حرام ست منہی عنہ نباشد آری ہمچنین حرکت از سنیان صادر شدن گویا
رافضیان را خوش کردنست و رافضیان اعدای سنیان اند و اعدا را خوش کردن
بقوله تعالی فلا تشمت بي الاعداء منہی عنہ ست **تنبیہ** ای سنیان

فریب خوردہ راہِ جہنم گیرد + زیراکہ بر صحت صحابیت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہر دو فریقین موافقین و مخالفین را اتفاقیست کلّی۔ در آن کفرہ و فجرہ را ہم خلافیست جلی نہ خفی نہ جزئی پس صحابی شدن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امریست قطعی یقینی و صدور قبائح ازان معاذ اللہ حکایتیست غیر یقینی کہ اکثر مورخین یا محدثین بمرض تعصب و نفسانیت و عداوت مریض گشتہ نسخہای نوشتہ رفتند و بعضے بتقلید ہمان متعصبین و غیرہم منقل شدہ رسالہ نگاشتند و بعضے باعث بعد زمان براقوال معاندین فریب خوردہ امتیاز حق و باطل کردن نتوانستہ روایتہا و حکایتہا نوشتہ لیک اجل کردند چنانچہ اینہمہ کوایف و لطایف را در تذکرۃ المذاہب و ما احسن الادلۃ القویہ لدفع اجیل الوہابیہ نوشتہ ام + و دلیل شافی و برہان کافی آوردہ ام پس اینہا نیست + مگر امورات غیر یقینیہ ظنیہ ہست ازین باعث علی القاری در شرح فقہ اکبر از احیاء العلوم امام غزالی رح این عبارت نوشتہ +

فان قیل ھل یجوز لعن یزید لکونہ قاتل الحسین او آمرا بہ قلنا ھذا لم یثبت اصلاً فلا یجوز ان یقال انہ قتلہ او امر بہ فضلاً عن لعنہ و لانہ لا یجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق بل لا یجوز ان یقال ان ابن ملجم قتل علیاً و لا ابو لؤلؤۃ قتل عمر فان ذلک لم یثبت متواتراً + - +

و برچنین امورات ظنیہ تکیہ کردہ امر یقینی قطعی را (کہ عبارت از صحابیت ست) ترک ساختن و بر مخالفتش عمل کردن و بر آن اصرار نمودن کار زنادقان و بلیدان و جاہلان و احمقان نیست چیست و فعل فاسقان و فاجران و مبتدعان و ضالان نیست کیست کہ در قذف و بدگوئی بجز ضرر نفع نیست و در دعا بغیر نفع ضرر چیست بلکہ در سکوت از لعن شیطان ہم خطر نیست لہذا در فقہ اکبر مذکور از احیای مذکور ہمین عبارت

علاوه براین بجواب استفتای ضی الله عنه گفتن بنام حضرت معاویه رضی درست هست یا نه تحریرے دیگر و تقریرے آخر نوشته ام برائے معائنه محبان نقلش می کنم وهو هذا

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله سيد المرسلين وعلى آله الطيبين واصحابه الطاهرين والائمة المجتهدين اجمعين

اما بعد فقیر حقیر سراپا تقصیر خادم هر زنا و بیر و کل صغیر و کبیر محمد عبد القادر غفر له الخبیر مے گوید که اگر کسے از ماسنیان بر تکیه اخبار و آثار محدثین و مورخین و بر نوشته علمای متقدمین و فضلای متاخرین که در باب مشاجرات و منازعات صحابه مقبولین رضی الله تعالی عنهم اجمعین هست وانها بمشیت رب العالمین بوقوع آمده و ظاهر گشته + بر آنان لعن و طعن و اهانت نماید و عداوت نهانی بدل دارد خصوصا در شان حضرت معاویه رضی چیزهای ناملائم ذکر کند + البته بمضامین احادیث که در معصیت سب صحابه رضی وارد هست معذب و فاسق و ضال شود و مبغوض خدا و رسول گردد و برخلاف امر به فاسکتوا که در حدیث اذا ذکر اصحابی فاسکتوا و منهی عنه لاتسبوا اصحابی الخ عمل کردن لازم شود و باعث جهالت و بلادت یا بسبب ضلالت و بغاوت امر ظنی غیر یقینی را بر امر قطعی یقینے ترجیح دادن بر خود التزام کند اصلا درمیان حق و باطل امتیاز نمی سازد خواه بر نوشته متعصبین و معاندین

تطہیر حدیث اہل کسا مخصص شدن نمی توانند بلکہ ہمان حدیث کسائی بر عدم
شمول اہل کسائی بآیت تطہیر دلالت کند تا بفہم این معنی عقل کامل باید و فہم شامل شاید
چرا کہ اگر اہل کساء بآیت تطہیر شامل بودند ہر آئینہ ہرگز رسولِ خدا صلعم بدعائے
اللّٰہمّ ھٰؤلاءِ اہل بیتی تحصیل حاصل نمیفرمودند چونکہ سیاق وسباق عبارت
سابقہ ولاحقہ آیت تطہیر یعنے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
اِنِ اتَّقَیْتُنَّ (تا) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ
الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا
یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ
تَطْهِیْرًا ۝ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ
و دیگر آیت کریمہ خطاب بسارہ علیہا السلام اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَبَرَکٰتُهٗ
عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ کہ مفسر و مبین آیت تطہیر است
بر تخصیص ازواج مطہرات دال بود بنا بران از رسولِ خدا صلعم ہمچنین دعا رو نمود
ورنہ حاجت دعا چہ بود) ونیز حضرت ام سلمہ رض کہ این آیت تطہیر بخانہ اش نازل شدہ
بود با اہل کساء شامل نفرمود بلکہ بلحاظ تحصیل حاصل بجواب سوال حضرت ام سلمہ رض
اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ وَاَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ فرمود یعنے آیت تطہیر خود شاملش رض بود
لہذا در جلالین ج ۳ ص ۹۳ زیر تحت یا اہل البیت ای نساء النبی مسطور و در عباسی یا اہل بیت
النبوة مذکور و در بیضاوی لان التخصیص لہم لا یناسب ما قبل الآیة وما بعدہا والحدیث
یقتضی انہم اہل البیت لا انہ لیس غیرہم مذکور فان التخصیص کیف العمل بخلاف ہذا
التنصیص علاوہ بر آن علی ہذا القیاس لفظ عترت ہم کہ در حدیث مذکور باہل بیت مخصوص

مسطور ہست ولا خطر فی السکوت عن لعن ابلیس فضلاً عن غیرہ بطرز دیگر

مے گوییم کہ اگر باعث بغاوت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بر حضرت علی کرم اللہ وجہہ مستحق

لفظ رضی اللہ عنہ نباشد پس حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ کہ با برادر و امام وقت بغاوت کردہ

بر او خروج نمودہ بود بطریق اولیٰ مستحق لفظ رضی اللہ عنہ نباشد بلکہ از ان ہمی ...

کہ در حدیث ثقلین مذکور ہست نقصان پذیرد نہ حضرت حسن باعث مصالحہ با حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ مستحق طعن شدن تواند نہ حضرات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہم

بسبب خروج بر حضرت علی رضی اللہ عنہ مستحق طعن باشند و نہ حضرت داود علیہ السلام باعث قتل کنانیدن

حضرت اوریا رضی اللہ عنہ برای گرفتن زوجہ اش مستحق علیہ السلام گردد + نہ برادران حضرت

یوسف علیہ السلام بسبب ظلم آنان بر حضرت یوسف علیہ السلام قابل علیہم السلام شدن

توانند + نہ حضرت آدم علیہ السلام باعث نافرمانی و گندم خوری مستحق علیہ السلام باشد طرفہ

بر آن این ہست کہ نفاذ امثال مذکورہ قطعی و نصی اند با وجودش با ہمین بزرگان

عداوت داشتن ممنوع شرعی ہست + و بغاوت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خبر ہست ظنی

غیر یقینی + با این ہمہ بسبب خطای اجتہادی باشد + کما مر ذکرہ و آن معفو بعفو

الٰہی گردد بلکہ بدلیل حدیث قال رسول اللہ صلعم اذا اجتہد الحاکم فاصاب فلہ اجران

وان اجتہد فاخطا فلہ اجر + اخرجہ الشیخان ابو داود وکذا فی التیسیر + ثواب

باشد چرا مستحق لفظ رضی اللہ عنہ نباشد + و اگر کسی از سنیان رافضی منشان

بدین دلائل سنیان گوش ننہادہ باستدلالات فاسدہ رافضیان ست گشتہ بآیت تطہیر و

بحدیث ثقلین تمسک جوید و ثبوت لفظ اہل بیت و عترت آیت و حدیث را تخصیص کنند

و ضلالت پذیرد ہمانا تحفۂ اثنا عشریہ ہدایتش بس کہ کفایت باشد کہ فی الحقیقت آیت

فتوی ہے ÷ لما فی العالمگیری الفتوی فی زماننا بقول
محمد رح حتی یحد من سکر من الاشربۃ المتخذۃ من الحبوب والعسل
واللبن والتین لان الفساق یجتمعون علی ھذہ الاشربۃ ویقصدون
السکر واللھو بشربہا کذا فی التبیین ÷ ایضا فیہ وعند محمد رح
حرام شربہ قال الفقیہ وبہ ناخذ کذا فی الخلاصہ ولما فی تنویر
الابصار وحرمہا محمد مطلقا وبہ یفتی ولما فی الدر المختار
والکل حرام عند محمد وبہ یفتی ÷ ولما فی رد المحتار (قولہ وبہ یفتی)
ای بتحریم کل الاشربۃ وایضا فیہ (قولہ وبہ یفتی) ای بقول محمد
وہو قول الائمۃ الثلاثۃ ایضا فیہ (قولہ وغیرہ) کصاحب الملتقی
والمواہب والکفایۃ والنہایۃ والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار
والقہستانی والعینی حیث قالوا الفتوی فی زماننا بقول محمد لغلبۃ الفساد وعلل
بعضہم بقولہ لان الفساق یجتمعون علی ھذہ الاشربۃ ویقصدون اللھو
والسکر بشربہا ولما فی النہایۃ والفتوی علی قول محمد رح کذا ذکرہ الامام
المحبوبی ولما فی الکفایہ والشیخ الخسروانی رح ذکر فی الفتاوی ان الفتوی
علی قول محمد رح ÷ ولما فی الجامع الرموز وحاصلہ ان شربہا حرام
عند محمد رح فیحد ویقع کما فی الکافی وعلیہ الفتوی ÷ تنبیہ ÷
دیکھو ان کتابوں سے یعنی عالمگیری اور تنویر الابصار اور در المختار اور رد المحتار
اور ملتقی اور مواہب اور کفایہ اور نہایہ اور معراج اور شرح المجمع اور شرح درر البحار
اور قہستانی اور عینی سے شرح غیر منصوصہ مین امام محمد رح کے قول پر فتوی ہونا

شرن نمی تواند کہ کل اہل بیت بقول شیعہ ہم عترتی نبوند بلکہ بعضے از آنان باعتقاد روافض
مرتد وباغی گشتند العیاذ باللہ پس مضمون عترتی علی وجہ الکمال سوئے اجماع اہل بیت صادق
نہ آید لامحالہ نقصانش پدید پس جامع نزاد خود نشد وچون رسول خدا صلعم در شان حضرت
عباس نیز یارب ہذا عمی وصنو ابی وہؤلاء اہل بیتی الخ فرمود خصوصیت برنت
خصوصیت رونمود لہذا مانع دخول غیر ہم نشد پس مضمون عموم من کہ در حدیث من سلک علی طریقتی
وسنتی فہو اولادی وآلی وعترتی (علی الاختلاف) ست قیام گرفت ونیز قولہ تعالی
یا نوح انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح مصدوق قولم گشت بنابران این مشل
بندگی باین ہمہ پیرزادگی منظور نیست وشہرت گرفت آنانکہ اکثر ان افضلیت این پنجتن بزرگان را
قائل ہستم واعتقاد شان دارم ہرگز آئینہ فاضل افضل ومفضول را مثل نادانان مساوی نمی سازم بلکہ بمضمون
الکل درجات وفضلنا بعضہم علی بعض درجہ ہر یکے متفاوت دانم نہ مانند حمقا بہ بدا افضلیت افضل مفضول را
نامنزا گویم بلکہ بر شان کل مؤمنین متقدمین بر جمیع مسلمین سابقین آیت ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین
سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم را تلاوت کنم فقط ہذہ عبرۃ
لمن اعتبر وتبصرۃ لمن استبصر این نوشتہ خاکسار سراپا انکسار بلکہ از نوشتہ خود شرمسار محمد عبد القادر
غفر لہ ولوالدیہ الستار ست علمای دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ
غیر منصوصہ اشربہ کی حلت وحرمت مادہ میں شیخین کے قول پر فتوی ہے یا امام محمد کے قول پر مسئلہ
انگریزی شرابیں عرٹ جن بیر وغیرہ یعنی جو شرابیں جو گیہوں جو آلو سیب شہد انجیر وغیر ذلک
من المحبوبات وغیرہ سے بنتی ہیں اور تاڑی جیسے مذہب مختار امام محمد رح کے حرام ہے
یا حلال بر تقدیر ثبوت حرمت اشربہ مذکورہ کے جسکا کثیر حرام ہی اوسکا قلیل بھی حرام
ہی یا نہیں بینوا توجروا جواب مسئلہ اول غیر منصوصہ اشربہ میں امام محمد رح کے قول پر

تنبیہ دیکھو اس سے امام محمدؒ کا اشربہ مذکورہ کو حرام فرمانا بخوبی ثابت ہے + **جواب مسئلہ سوم** + ہان جسکا کثیر حرام ہے اسکا قلیل بھی حرام ہی **لما فی الدر المختار** وقال محمدؒ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ایضا فیہ** (وحرمہا محمدؒ) ای الاشربۃ المتخذۃ (تا) قلیلہا وکثیرہا ۱۲ **ولما فی قاضیخان** یحرم القدح المسکر منہ وھو الذی یعلم یقینا او بغالب الرأی انہ یسکر وعلی قول محمد والشافعیؒ لا یحل شربہ (تا) لمحمدؒ والشافعیؒ قولہ علیہ السلام کل مسکر حرام وقولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ولما فی الھدایۃ** وھم فی اثبات الحرمۃ قولہ علیہ السلام کل مسکر خمر وقولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وروی عنہ علیہ السلام ما اسکر الجرۃ منہ فالجرعۃ منہ حرام ولان المسکر یفسد العقل فیکون حراما قلیلہ وکثیرہ کالخمر + **تنبیہ** +

جب ان دلائل وبراہین سے غیر منصوصہ اشربہ مین امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ دینا متفق علیہ مسئلہ ٹھہرا اور امام محمدؒ کا اشربہ مذکورہ کو حرام فرمانا اور جسکا کثیر حرام ہے اوسکے قلیل کو حرام کہنا حتی کہ جسکی ایک ٹہلیہ پینے سے نشہ ہوتا ہی اسکے ایک چلو پینے کو حرام فرمانا ثابت ومتحقق ہوا ہے کیونکر ان اشربہ مذکوریکی حلت کا فتویٰ دینا صحیح ہو + **فتاملوا** + ما اجاب المجیب صحیح مصیب ہدایت اللہ عفا اللہ عنہ

ھکذا حکم الکتب واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب + + +



لا مریۃ فی ھذہ المسئلۃ
محمد عبد القادر غفرلہ



ان ھذہ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ لا ریب فیہا
مرتبہ عبد الباری ... الحنفی عنہ

عبد العزیز ... عفی عنہ

اچھی طرحسے ثابت ہی اور اوسکے ضمن مین حرمت بھی ثابت ہوئی + ..
جواب مسئلۂ دوم - انگریزی شرابین - پورٹ - جن - بیز یعنے جو جو شرابین - جو - گیہون - جوار - سیب - شہد - شیر - انجیر - وغیر ذلک من الحبوبات وغیرہ سے بنتی ہین اونکا پینا حسب مذہب مختار امام محمدؒ کے حرام ہے **لما فی الدر المختار** +
(وحرمہا محمدؒ) ای الاشربۃ المتخذۃ من العسل والتین ونحوہما قالہ المصنف (مطلقًا قلیلہا وکثیرہا (وبہ یفتی) ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوہبانیۃ وذکرانہ مروی عن الکل ونظمہ فقال **شعر** وفی عصرنا فاختیر حد واوقعوا + طلاقا لمن من مسکر الحب یسکر + وعن کلہم یروی وافتی محمدؒ + بتحریم ماقد قل وہو المحرر + **ولما فی العالمگیری** اما الاشربۃ المتخذۃ من الشعیر اوالذرۃ اوالتفاح اوالعسل اذا اشتد وہو مطبوخ او غیر مطبوخ فانہ یجوز شربہ مادون السکر عند ابی حنیفۃ وابی یوسفؒ وعند محمدؒ حرام شربہ قال الفقیہ وبہ ناخذ کذا فی الخلاصۃ + فان سکر من ہذہ الاشربۃ فالسکر والقدح المسکر حرام بالاجماع **ولما فی الہدایۃ** وما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلال عند ابیحنیفۃؒ (تا) وعن محمدؒ انہ حرام ویحد شاربہ اذا سکر منہ ویقع طلاقہ اذا سکر منہ کما فی سائر الاشربۃ المحرمۃ ۱۲
وایضا فیہا وعند محمدؒ والشافعیؒ حرام ۱۲ + .. + .. +

اگر فقط امام محمدؒ کے قول پر فتوی ہے تو کیا شیخین کا یہہ قول مردود ہے +
الشراب الرابع (تا) واذا غلیٰ واشتد یحل شربہ فی قول ابی حنیفۃ
وابی یوسف فی قول الاخر لاستمراء الطعام والتداوی والتقوی لطاعۃ اللہ تعالیٰ
دون اللھو واللعب والسکر کذا فی قاضیخان والعالمگیریہ
وغیرہ **جواب** اسکا کئی طرح پر ہے **اولاً** شیخین کا قول صحیح
ومقبول ومقصود ہے مردود نہیں ہے ہاں زمانہ خیر القرون کے ساتھ مخصوص ومعہود تھا + اب
انقلاب دوران واختلاف زمان کے سبب سے بظاہر رد وہوگیا + کیونکہ
زمانہ سابق کے لوگوں کی قوت ایمان کا حال کچھہ اور تھا + اب زمانہ حال کا حال
کچھہ اور ہوگیا + حتیٰ کہ لوگ شراب کو شربت کے نام سے پینے لگے +.+
کیون نہو رسول خدا صلعم نے اس بات کی خبر آگے ہی سے دی ہے +
حدیث عن النبی صلعم قال لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا
بغیر اسمھا اخرجہ النسائی اخرجہ ابن ماجہ جب صریح روایت پا دین گے
تب تو علانیہ پیا کرینگے + اسلئے علمائے کبار وفضلائے نامدار نے حسب حال زمانہ
کے بالاتفاق امام محمدؒ کے قول پر فتوی دیا + اور شیخین کے قول کو
اشربہ غیر منصوصہ کے باب مین بظاہر رد وٹھرایا تاکہ لوگ اسکے ٹیک پر افراط
وتفریط نکریں **ثانیاً** غایۃ ما فی الباب یہہ ہی کہ شیخین کے قول سے قدر
غیر مسکر کی اباحت ثابت ہوتی + وہ بھی مقید بقیود ومشروط بشروط ہے +
لیکن امام محمدؒ کے قول سے حرمت ثابت ہوتی ہے + اور ناظر پر ظاہر نہیں ہے
کہ جہان کہین حرمت واباحت مین تعارض واقع ہووے وہان حرمت کی ترجیح

مستخرج محمد عبد القادر نے بحدیث الدین النصیحۃ خیر خواہی سے کچھہ عرض کرتا ہی اور طرفین کے قول کی تطبیق بتاتا ہے

مومنو تاڑی خوری اور پورٹ نوشی کو چھوڑ دو اور ظاہرداری کو دینداری خیال مت کرو + کیونکہ ایمان دارون کی ایمانداری + اور دینداروں کی دینداری کا ڈہنگ کچھہ اور ہی + اور ظاہرداروں کی ظاہرداری اور حیلہ جویونکی حیلہ جوئی کا رنگ کچھہ اور ہی + کیونکہ دیندار لوگ اپنی دینداری اور تقاوت کی وجہہ سے افراط و تفریط و مشکوکات و اختلافات سے احتراز و احتیاط کرتے رہتے ہین + اور ظاہردار لوگ باطن خواہش نفسانی پر عمل کرتے پھرتے ہین + اور ظاہر چن چن کر اون روایتونکو جو اون کے خواہش نفس کے مطابق سمجھتے ہین اپنے عمل کی دلیل گردانتے ہین جسمین لوگونمین متہم نہووین + یہہ کچھہ دینداری و خدا پرستی نہین + بلکہ سراسر بندہ پرستی و ریاکاری و شر العبادی ہے + اسلئے ابن حجر عسقلانی نے اپنے تخریج احادیث الرافعی مین بروایت عبد الرزاق یون لکھا ہی کہ اگر کوئی بقول اہل مدینہ سرود سنے اور وطی فے دبر النساء کرنیکو اخذ کرے + اور بقول اہل مکہ متعہ اور صرف پر عمل کرے + اور بقول اہل کوفہ نشہ پینے کو اختیار کرے + وہ بدترین خلایق اور شر العباد ہے + چنانچہ اسکی دلیل ہمارے تذکرۃ المذاہب کے (۳۸۱) صفحہ مین پاوینگے اگر نظر کرینگے اور جو لوگ ہر مذہب سے مباح کو تلاش کرکے اختیار کرتے ہین + وہ فاسق و فاجر بنتے ہین + اسکی دلیل بھی اسی صفحہ مین ملیگی + اعتراض

فساد زمانہ اِسپر موافقت کی + یعنے حرمت پر حکم کیا + اور صاحبان صحاح وغیرہم نے بھی اِس باب مین بہت سی حدیثون کو جمع کیا + حدیث کل شراب اسکر فہو حرام + اخرجہ الترمذی حدیث کل مسکر حرام اخرجہ الترمذی حدیث ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام + اخرجہ الترمذی واحمد وابو داؤد وطحاوی وابن حبان حدیث قال رسول اللہ صلعم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منہ فملاء الکف منہ حرام الخ اخرجہ الترمذی حدیث قال رسول صلعم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن مات وہو یشرب الخمر یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ + اخرجہ ابو داؤد حدیث عن النبی صلعم قال کل مخمر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب مسکرا بخست صلوتہ اربعین صباحا الخ اخرجہ ابو داؤد حدیث عن دیلم الحمیری قال سئلت النبی صلعم فقلت یا رسول صلعم انا بارض باردۃ نعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال صلعم ہل یسکر قلت نعم قال صلعم فاجتنبوہ فقلت فان الناس غیر تارکیہ قال فان لم یترکوہ فقاتلوہم + اخرجہ ابو داؤد + اور اسیطرح پر بخاری ومسلم وابن ماجہ والنسائی وموطا وغیرہا مین بھی ہے دیکھہ لیجئے رابعًا اگر سچ پوچھیئے تو امام محمد رح کا قول عین امام اعظم رح کا قول ہونا ثابت ہے کیونکہ امام اعظم رح کے کسی شاگرد نے کسی مسئلہ مین امام صاحب کی مخالفت

ہوتی ہے + یہان پر بھی حرمت کی ترجیح ہوگی چنانچہ اشباہ مین ہے
اذا تعارض دلیلان احدھما یقتضی التحریم والاخر الاباحۃ قدم التحریم
بلکہ سارے اصول کی کتابو نمین اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام کا قاعدہ
معروف ومشہور ہے پھر یہان پر کیون غلبہ نہو + اور سنئے امام محمد رح کا
قول محمول بتقوا ہونے کی دلیل حضرت عثمان رض کے اس قول سے ثابت
وتحقیق ہے قال عثمان رض لما سئل عن الجمع بین الاختین بملک الیمین
احلتھما اٰیۃ وحرمتھما اٰیۃ والتحریم احب الینا کذا فی الاشباہ +
ثالثاً اگر غور وفکر کرکے دیکھیئے تو امام محمد رح اور شیخین کے قول مین منافات
کلیہ متصور نہین کیونکہ صورت سکر وتلہی وغیرہ مین دونون قول کا نتیجہ متحد ہے
یعنے بالاتفاق حرام ہے + ہان عدم سکر وغیرہ کی صورت مین کسیقدر منافات
جزئیہ البتہ متحقق ہے + لیکن وہ منافات جزئیہ بھی اسی وجہ کے قیود وشروط
سے از خود مندفع ومسلوب ہی کہ فی زماننا لوگ قوت عبادت وغیرہ کے
لئے نہین پیتے ہین بلکہ نشہ وسرور کے غرض سے پیتے ہین لیکن اپنی مافی الضمیر کو
مخفی کرکے بظاہر شیخین کے قول پر عمل کرتے ہین + کہتے ہین چنانچہ اسیاب پر
رد المحتار کی اس عبارت نے شہادت دی والناس فی زماننا یشربون
للفجور والتلہی جب نشہ اور سرور غرض ٹھہرا + تب شیخین کے قول مطابق بھی
حرمت آگئی + پھر منافات کہان رہی + چونکہ فقہاء نے نشہ خورون کی
تہ دل کی بات دریافت کرلی + اسلئے احتیاطاً امام محمد رح کے قول پر فتویٰ
دیا + حتی کہ امام مالک رح اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رح وغیرہم نے بھی باعتبار

فرمایا تب قولہ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نازل ہوا + اُسوقت بعض لوگون نے شراب پینے کو
ترک کیا + اور بعضون نے یہہ تاویل کی کہ جب خداوند تعالیٰ نے دو امر کو
بیان کیا گناہ ونفع - تو نفع مین ہمارا حصہ باقی رہا + پھر حضرت عمر رضی
اللھم زدنا فی البیان فرمایا + تب قولہ تعالیٰ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى
نازل ہوا + اُسوقت مین بعضون نے لاخیر لنا فیما یمنعنا من الصلوٰۃ
کہکر شراب نوشی چھوڑ دی اور بعضون نے یہہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب سکر کو
مقید بقربت صلوٰۃ کیا + تب غیر وقت نماز مین درست رہا + اسلیے حضرت
عمر رضی نے پھر اللھم زدنا فی البیان فرمایا - تب قولہ تعالیٰ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ نازل ہوا + جب ہی سے شرابکی حرمت قطعی ثابت ہوگئی +
اور کل لوگون نے بالکل ترک کر دیا + کیونکہ اللہ جل شانہ نے بڑے زجر و
توبیخ مزید اور وعید و تحذیر شدید سے اپنے کلام کے مضمون جملہ کو انما
کے ساتھہ موکد کیا + اور خمر پر جو مبتدا ہے میسر انصاب و ازلام کو عطف
کرکے حکم ہر چہار کا متساوی بتایا + پھر اُنکی خبر رجس ڈالا پھر رجس کا
بیان مِنَ الشَّيْطٰنِ کیا پھر بقولہ فَاجْتَنِبُوْهُ اجتناب اسکا کل خلایق پر
واجب کیا + پھر لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ سے فلاح کو اُسکے اجتناب کے آویزان کیا

نہین کی + بلکہ اس عدم مخالفت کو حلفاً اظہار کیا + ہان امام صاحب ہی کے اقوال مین سے بعض قول نظر بسوء ردیگر حسب مناسب حال و اقتضای مقال کے اختیار کیا اور اس اختیار کے سبب سے مجازاً وہ قول اُن کے شاگردونکیطرف منسوب ہوگیا + کیونکہ اضافت بادنی ملابست درست ہے جیسا ہمنے اس باتکو ما احسن الادلہ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ کے (۹۲) صفحہ مین لکھا + ورنہ کل شاگردون کے اقوال استاذ ہی کے قول ہین چنانچہ اس بحث کو مین نے تذکرۃ المذاہب کے ۱۰۵ صفحہ مین لکھا۔ + اور اپنے دعوی پر دلیل شافی اور برہان کافی لایا **اعتراض** اگر دونون قول امام صاحب ہی کا ہونا ثابت ہووے تو تناقص لازم آوے **جواب** تناقض معنوی نہین + ہان بظاہر سمجھ کا تناقض ہے + وہ تناقض عدم فہمی کی حیثیت و اعتبار کے قیود سے مندرج ہے + کیونکہ امام صاحب کے اقوال حیثیت و اعتبار زمان و مکان و مورد و ماخذ و منزل کے ساتھ متعلق ہے + سب لوگون کے سمجھ مین نہین آتے ہین + اسلئے تناقض ہی سمجھتے ہین + دور کیون جاؤ فقط اس مسئلہ ہی مین غور و تفکر کر کے دیکھو تو کل حال اس مسئلہ کے قیل و قال سے اچھی طرح سے منکشف ہو جائیگا + وہ غور متعلق بالتمہید ہے اور وہ تمہید یہہ ہی کہ بعد از بعثت رسول کریم صلعم کے بھی حسب دستور ایام جاہلیت کے شراب نوشی جاری تھی اسلئے حضرت عمر رضہ نے رسول کریم ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ شراب تو مہلک مال او مزیل عقل ہے + آپ اللہ تعالی سے دعا مانگئے تاکہ شراب کے حال سے ہمکو خبر دیوے + تب رسول اللہ صلعم نے اللّٰھم بیّن لنا فی الخمر بیاناً شافیاً

کر سکین + یعنی حسب مناسب حال و مقتضائے مقال استنباطات مین قیل و قال کرنے کی طاقت پاوین + اور تفسیق اون صحابیونکی (جنہون نے مع رعایت شروط و قیود وجرو یہ وعدمیہ مذکورہ کے بقدر غیر مسکر پیا تہا) لازم نہ آوے + اسلئے **قاضیخان** مین یہہ عبارت مرقوم ہے عن ابی حنیفۃ رح انہ قال من شرایط السنۃ والجماعۃ ان لا یحرم النبیذ الجر لان فی تحریمہ تفسیق کبائر الصحابۃ رض وعنہ انہ قال لا احرم النبیذ الشدید دیانتہ ولا اشربہ مروۃ اجمع کبار الصحابۃ رض علے اباحۃ النبیذ واحتاط واقی شربہ لاجل الاختلاف فی الخ **وفی رد المحتار** روی ان الامام قال لبعض تلامذتہ ان من احدے شرائط السنۃ والجماعۃ ان لا یحرم نبیذ الجرۃ وفی المعراج قال ابو حنیفۃ لو اعطیت الدنیا بحذافیرھا لا افتی بحرمتہا لان فیہ تفسیق بعض الصحابۃ ولو اعطیت الدنیا لشربہا لا اشربہا لانہ لا ضرورۃ فیہ وھذا غایۃ تقواہ اور جو کوئی ان شرایطون اور قیودون کا لحاظ نکرے + بلکہ تلہی اور لہو ولعب اور سکر کا ارادہ رکہے تو اون کے لئے بالاجماع حرام ہے **لما فی در المختار** اما عند قصد التلہی فحرام اجماعا **ایضا فیہ** ولو للہو لا یحل اجماعا حقایق **ایضا فیہ** فلو شرب للہو فقلیلہ وکثیرہ حرام **ولما فی شرح العینی علے الکنز** وھذا الاختلاف فیما اذا قصد بہ التقوی دون التلہی وان قصد بہ التلہی فہو حرام بالاجماع **ولما فی الطحطاوی** اذا کان شربہ للہو

بعد اسکے اُسکے مفاسدون سے یعنے شیطان کے عداوت ڈالنے سے اور
نماز اور ذکر خدا کے باز رکہنے سے خبر دی + پہر **فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ**
سے بہت ہی غضب کو ڈرایا + کہ اس قسم کے مقامون کے استفہام کے معنے
امر کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے اسلیئے حضرت عمر رض نے اِس آیت کے جواب مین
انتہینا ربّنا انتہینا ربّنا فرمایا + **کذا فی النسائی وابوداؤد**
والبیضاوی والکفایہ والعنایہ وغیر ذلک + لیکن جب یہہ حکم
اشربۂ متعارفہ منصوصہ کے ساتھہ مخصوص تہا + اسلیئے اکثرون نے اشربۂ غیر
منصوصہ کو پینے لگے پہر جب **حدیث کل مسکر حرام + حدیث کل مسکر**
خمر و کل مسکر حرام اخرجہ المسلم وغیرہ کا مضمون دریافت کیا + تب صحابیونکے
درمیان دو فرقے ہوگئے + ایک فرقے نے تو قدر غیر مسکر کو مباح جانکر بغیر قصد
لہو ولعب سکر کے بلکہ بقصد تداوی وتقوی کے پینا شروع کیا + اور دوسرے
فرقے نے احتیاطًا چہوڑ ہی دیا + جب اِسپر ایک زمانہ گذرا پہر لوگون نے بہت کچہ
افراط وتفریط کرنا شروع کردیا + حتّا کہ امام صاحب کا زمانہ آن پڑا + تب
امام صاحب نے تمام کوایف ولطایف کو دریافت کرکے اِن مسائل فقہیہ کو قرآن
وحدیث وفعل صحابہ رض سے استنباط کیا + اور اُنمین خیر القرون وشر القرون
کے لحاظ سے اور زمان ومورد ومنزل وماخذ وغیرہا کے اعتبار سے قیود وشروط
لگاکر قول مذکور کو بطور قاعدۂ کلّیہ بتا دیا + جس سے اون کے بعد کے مجتہدین
منتسبین جیسے امام ابو یوسف رح وامام محمد رح وامام زفر رح وغیرہم حسب
انقلاب نیّت مردمان اور بموافق اختلاف زمان کے اوس قاعدی پر مسائل استخراج

قول سے تو ثبوت اباحت کا عیان ہے حاجت بیان نھین + کہ شروط وجوہ
مذکورہ وقیود عدمیہ مزبورہ اسمین بحسن وبخوبی ثابت و متحقق ہے + اما امام
محمد رح کے قول سے بھی اسکی اباحت ثابت ہی اسوجہ سے کہ انکی یہہ علت
حرمت اشربۂ غیر منصوصہ کی اس مضمون کے ساتھہ مختص ہے (کہ فی زماننا لوگ
فسق وفجور کی نیت سے اور لہو ولعب اور سکر کے مقصد سے پیتے ہین)
حالانکہ وہ خصوصیت روٹی بسکٹ مین اصلا پائی نھین جاتی ہے بالکل مفقود
ہی + لیکن محتاطون کے لئے احتیاطاً ترک کرنا اولیٰ ہے اس سبب سے کہ اکثر
صحابہ کبار نے بھی باوجود مباح جاننے قدر غیر مسکر کو احتیاطاً ترک کیا + کما مرّ
ذکرہٗ + اسلئے امام اعظم رح نے یہہ فرمایا کہ اگر ساری دنیا اسکے حرمت کے
فتویٰ دینے پر مجھے ملے تب بھی مین اسکے حرمت کا فتویٰ نہ دون + اور اگر
ساری دنیا اسکے پینے کے عوض مین مجھے ملے ہرگز نہین پیونگا ++
کما مرّ ذکرہٗ + کیونکہ بہت سے ایسے مباح ہین جسپر عمل کرنا ضرور نھین +
چنانچہ اسکی دلیل اس حدیث سے بھی مستنبط ہی **حدیث** قال رسول اللہ
صلعم اکثر جند اللہ تعالیٰ فی الارض الجراد لا اٰکلہ ولا احرمہٗ +
کذا فی عقود الجواہر **دفع دخل** اگر کوئی کہے کہ اس مسئلہ مین شیخین رح
ایک طرف اور امام محمد رح ایک طرف اور جہان کھین ایسا واقع ہوتا ہے
وہان شیخین کے قول پر فتویٰ ہوتا ہے جیسا قاضیخان وغیرہ مین ہے
تب شیخین کے قول پر فتوی نہ ہوکر فقط امام محمد رح کے قول پر کیونکر فتوی ہونا
صحیح ہوا **جواب** اسکا کئی طرح پر ہے **اوّلاً** یہان پر باعتبار شروط وقیود

فقلیلہ وکثیرہ حرام اتفاقاً **ولما فی ردالمحتار** عن ابی یوسف ع لو اراد السکر فقلیلہ وکثیرہ حرام وقعودہ لذلک حرام ومشیہ الیہ حرام جب صورت تلہی وغیرہ مین بالاجماع حرمت ثابت ہوئی تب **بدلیل** والناس فی زماننا یشربون للفجور والتلہی کذا فی ردالمحتار + **وایضاً فیہ** **وفی العالمگیری** لان الفساق یجتمعون علیٰ ہذہ الاشربۃ ویقصدون اللہو والسکر بشربہا + لوگونکا نیت تلہی وغیرہ بیناً ثابت ہوا + تب ہی امام محمد ع نے اپنے استاذ کے قول کو خوب سمجھکر اور تبدلات زمان و تغیرات ازمنہ دریافت کر اور لوگونکی نیت کا حال معلوم کرکے اپنے استاذ کے قاعدے پر مطلقا حرام فرمایا + اب دیکھو امام محمد ع کا قول عین امام صاحب ع اور امام ابو یوسف ع کا قول ہونا ثابت ہوگیا یا نہین + عبرت او خیرت پکڑو + اور امام صاحب کے قیودونکو لحاظ کرو + جسمین کبھی ایسا ہو کہ شیخین کے قول کے موافق تاڑی اور پورت وغیر ذلک بقدر غیر مسکر حلال ہے *:* **سواے اسکے** اور سنو کہ جب شیخین نے اباحت وحلت کو بشروط وجودیہ وعدمیہ مذکورہ مشروط کیا تو بقاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط فوت الشرط سے (کہ عبارت از قیود وشروط ہے) فوت المشروط (کہ عبارت از اباحت) لازم آیا + جب یہہ ثابت ہوا تب دونون قول کا متحد ہونا بھی ثابت ہوگیا **تفریع** + ان تقریرات مسطورہ اور تحریرات مزبورہ سے یہہ کیفیت کھلی + بلکہ حسب مضمون **حدیث اختلاف امتی رحمۃ** کے اس اختلافات مذکورہ سے یہہ رحمت نکلی + کہ تاڑی کی روٹی بکٹ کی اباحت بخوبی طرفین کے قول سے ثابت ہوگئی کہ حرمت کی علت گئی گذری + کیونکہ شیخین کے

تقاریظ بلاغت مضمون علمای نامدار دیار
و تقاریر فصاحت مشحون فضلای ابرار امصار

۱

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لمن خلق الانسان من ماءٍ مّهین فجعله سمیعاً بصیراً + ثم هداه السبیل امّا شاکراً و امّا کفوراً + و وعد المؤمنین جنّة و حوراً و حریراً + و اعتدنا للمنفقین سلاسلاً و اغلالاً و سعیراً + و اصلّی علی نبیّه محمّدن الذی ارسل الینا بالحق بشیراً و نذیراً + و علی آله و اصحبه و تابعیهم و اتباعهم الذین شیدوا ارکان الاسلام و ارفعوا فی طریقه سلما و منارا + اللّهم اجعلنا لهدیته و هدیهم متبعین + و انفعنا بمحبته و محبتهم اجمعین + انک علی کل شیئ قدیر + و بالاجابة جدیر + امّا بعد لا یخفی علی اولی الالباب + و ذوی البصائر و الارباب + ان فی هذ العصر و الزمان + قد انمحی فیه اثر الصّدق و الایمان + حتی حل فی قلب الناس و اللسان البغض و الزور و البهتان + و تطاول اعناق اهل الفساد و الطغیان و تم فی رؤس الشناعة و الشنان + فعسی ان الارض تخسف خسفا + و تزلزل زلزالا

مذکورہ قولین کے درمیان تناقض متحقق نہین کما مرّ ذکرہٗ پہر کیونکر ایک
طرف شیخین اور ایکطرف امام محمد رح کہنا صحیح ہوا ثانیاً وہ قاعدہ فقہیہ اس
صورت کے ساتہہ مختص ہے جسصورت مین کسیطرف علیہ الفتویٰ وغیر ذلک
متقدمین کے طرف سے مندرج نہ ہووے وہان البتہ مفتی کو وجہ ترجیح کے لئے
اِس قاعدی کے لحاظ سے فتویٰ دینا چاہیئے یہان وہ بات متحقق ہی نہین
بلکہ متقدمین مفتیون نے خود آگے سے فتویٰ دی رکہا ہی + پہر اس
قاعدے کیطرف متاخرین مفتیونکو محتاج ہونا کونسی ضرورت ہی +
ثالثاً اِس قاعدے کو جن لوگون نے ایجاد کیا اُن لوگون نے قبل ایجاد
اُسکے امام محمد رح کے قول پر فتویٰ دیا + ہان اِس قاعدیکو بنانے کا
یہہ فائدہ ہے کہ جس مسئلہ مختلفہ مین متقدمین کیطرف سے انفصال نہین پایا گیا
یعنے علیہ الفتویٰ وغیر ذلک نہین لکہا گیا ہووے وہان مفتی اِس قاعدی سے
لحاظ سے فتویٰ دیوے فقط + + + + + + + + +

خذ هذا فانہ غایۃ البیان + مما القاه فی قلبی المستعان

فنعم هو المنان + فارجعوا الیہ یا ایہا الاخوان + + +

عبد القادر ۱۳۴۰ھ

لكن خسرت تجارتهم + وما ظفرت بهايداهم + كيف لا فانهم
حينا يأمرون بنكاح الخالات + عسى ان يفتوا بنكاح الامهات
العياذ بالله + ومرة يجوزون الفطار لمن يطيق الصيام + ومرة
ينهون عن التراويح والقيام + وتارة يأمرون النسوان للخروج
الى الاعياد مع الرجال والمسلمين + بزي بشيء ستر وهيئة حول
العين + وطورا يحدثون الحديث بسوء الفهم وقلة التدبر
بالتبادر حتى لا يعلمون فيه اية موضوع واية متواتر + ولا يخفى
عليكم يا ايها الخلان + انهم يتلون بانواب الغي والعناد
تلو الغيلان + حتى ان جاء احدهم الى المقلدين + يفوه سخيفة
على نفسه انا واباءنا متبعون للائمة المجتهدين + واذا خلا
الى اعيانه يفوه انى ضاحك على المقلدين + هكذا شانهم كثير
وفير + الذي لا يحيط البيان في سلك التقرير ولا في سمط التحرير
نظم تباله من خادع مماذق + اصفر ذي وجهين كالمنافق
مع هذا يزعمون انهم محمديون + الا انهم هم المفسدون ولكن لا
يشعرون + ويوما يقولون ان التقليد الكلي والجزئي بدعة
وضلالة + اقول هذا فرية بلا مرية + والا فيلزم على قولهم ان
السواد الاعظم من الامة المحمدية + اجتمعوا على البدعة
والضلالة + وان مائة الوف منهم من العلماء العظام
والاولياء الكرام + وغير المحصورين من الصلحاء الفخام +

رجفا + فلما اضمحلت كواكب السلطنة الاسلامية + وكادت ان تخفق النجوم الاسلاميه + وانطفى النبراس من فحول الكبار + وانكدر الهند على عاس الهار + هيهات هيهات على ما فات + ويحاك ويحاك على ما آت + قد سلف السلفون + وغبر الغابرون + فخرج قوم ليسوا بمقلدين بل للتقليد اشد المنكرين لا عقل لهم ولا دين + وانهم كانوا فى ايام السلفين + شرذمة من الرافضين + فلما خرضوا فى بحر الضلالة والمناهى + وصاروا كالغنم ليس له الراعى + ظهروا بصور المؤمنين + لكنهم ابغض قوم مضلين + ودحرجوا كرات تصرفهم العناد بصولجان النفاق كيف شاءوا + وجروا فى الارض جريان الخيول للعلف حيث راوا + وجعلوا جهالتهم فى الدين شعارا ودثارا + حتى سوادهم فى حق المجتهدين معروفا ومشهورا + فيفسدون فى الارض بانواع الحيل + ويثيرون غبار الفتنة والجهل + ويوسوسون فى صدور الناس + كما يوسوس الشيطان الخناس + فيسحون فخاخ المكر بحيلتهم ليصطادوا بها الخلائق من كيدهم + ويدبون فى سكك البلدان دبيب السم فى عروق الابدان + ويدلون الطريق المنحوس لتحصيل الدينار والفلوس + ويبينوا معنى الحديث خلافا له ثم يقيمونه دليلا ليشتروا به ثمنا قليلا + وينطقون طبق هوى انفسهم الخائنة + ولا يفرقون بالمسائل الاجماعية والقياسية + ويقلبون معنى الحديث بالبيان + ويضلون الجهال من الهداية الى الطغيان +

الذی یلونه الخفیا ایها الاخوان قوا انفسکم واولادکم وجارکم واخوانکم
من کید تلک الدعاة والخوان شعر + تنزه عن مصادقة اللئام
والمم بالکرام وبنی الکرام + فانهم یضلون الناس عن النجاة الی الدعوة
طریقة الخاسر الذین یشترون الضلالة بالهدی ولم یخافوا من عذاب
دار الاخری + ویفهمون انهم مصلحون + الا انهم هم المفسدون
لکن لا یعلمون + فلما شاهد العلماء هذا الفساد والطغیان استعدوا
لابطال مزخرفاتهم ببنان اللسان + لا سیما منهم مولانا الاعظم سیدنا
الافخم + فرید الدهر + وحید العصر + شمس فلک العلوم + بدر
سماء الحلوم + شیخ المحققین والمدققین + صاحب تذکرة المذاهب
الذی رد فیه بادلة سنیة کتب رئیس المضلین المولوی نذیر حسین
والمولوی محمد حسین وابطل ما ادعی المخالفین بالبراهین القاطعات
واثبت مطلوبنا بالحجج الساطعات مولانا الحاج المولوی محمد عبد القادر
المدرس الاول فی کالج الهوگلی تجاوز الله عن ذنب الجلی والخفی
صنف کتابا انیقا + وبحثا رشیقا مشتملا علی حکایات اللطیفة والروایات
النظیفة + والدلائل العجیبة والبراهین الغریبة + یعتبر بمعانیه من له
نظر فی عواقب الامور + ویتعظ بموعظته من یخاف یوم النشور +
فکان هذا الکتاب بعون الملک العلام + حاویا لجمیع الاحکام
کاملا لالزام الخصام + شاملا لمنافع الانام + فکاد ان یزیل الوسواس
الذی شاع به الوهابیون من الخواص والعوام اللهم لا تضیعه

الذين اتفقت كلمة جمهور اهل السنة والجماعة على اعظم درجتهم وصلابتهم وجلالتهم في امر الدين، كانوا اهل البدع والضالين، حاشا ثم حاشا ان يكون كذلك، كيف ذلك وقد قال النبي صلعم ان الله لا يجمع امتي او قال امة محمد على الضلالة ويد الله على الجماعة من شذ شذ في النار، وروى الترمذي اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار، فيوما يقولون ان ابا حنيفة ما فاز في جميع عمره الا سبعة عشر حديثا، ويزعمون انه مخالف للقران والحديث ويشنعون عليه شنعا فاحشا وخبيثا، ويل لمن يشنع على امامنا الاعظم الذي على فضائله ومناقبه اجتمع العرب والعجم الى يومنا بغير نكير منكر ما عدا هؤلاء الجهال لصم، وبشر ايضا بمحامده خير البرية، في الحديث الذي اخرجه ابو نعيم في الحلية لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله رجل من ابناء فارس وهكذا اكثر من الاحاديث رويت عن ابن مسعود وابي هريرة وقيس واتفق عليه جمهور من العلماء للشريعة الغراء، لا شك فيه لانه لم يبلغ احد من ابناء فارس مبلغا في العلم وفي الطريقة الحنفية البيضاء، وقد روى عن خلف بن ايوب انه قال صار العلم من الله تعالى الى محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار الى الصحابة رض ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابي حنيفة فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط انتهى، وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق لكل فرعون موسى وجعل من عباده لكل مبطل محقا + وجعل بقدرته وتوفيقه عبده قادرا على دفع الحيل الواهية الوهابية + باحسن الادلة القوية + والصلوٰة على خير البرية الذي اوجز بقوله اولياء امتی کانبياء بنی اسرائیل وعلى آله واصحٰبه الذين هدموا بنيان الضلال كابابيل اصحاب الفيل +

اما بعد فيقول العبد الضعيف احقر الطلبه السيد مسيح الله عفى الله عنه لله در المؤلف رحمه الله حيث اتى بالجواب جواب التركي بالتركي واسحر في بيانه بالبرهان الانی واللمی واودع فيه الرمز الخفي والجلي

مدرس مدرسہ چاٹگام

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا تقريظ من العبد الجاني المحقود الشيخ لسني السعودي عبد الودود اصلح الله شانه ورفع في الدارين

عن ظلك السابغ + ولا تجعله مضغة للماضغ + **شعر**

يا اهل ذا المجد وقيتم شرا + ولا لقيتم ما بقيتم ضرا + والله

المسئول ان يوفقني للصواب + انه كريم رحيم وهاب + + ٠ +

الراقم الاثم

كيقباد محمد الاسلامآبادي غفر الله له ولوالديه

وجميع المسلمين الاياي دي امين ثم امين

كيقباد محمد الاسلامآبادي

خود دستخط بقلم

ذوی الهدایة + ان یمنعوا الا مذهبین اهل الغوایة + من الافساد فی الدین ومنع التقلید بالتعیین فیجب علی القادرین المؤمنین من الناس ان یضربواهم بالنعال والمکناس ویخرجواهم من الحارات ویبعدواهم من القری والمحلات + فلا یجالسوهم ولا یؤاکلوهم ولا یخالطوهم ولا یؤنسوهم بل علی العاجزین من المؤمنین ذوی النجدة + ان یهاجرواهم ہجرانا لا وصل بعده + وصلی الله علی سیدنا محمد المختار + وعلی آله وصحبه الاخیار + + مدرس اول مدرسہ شہر چاٹگام +

۵۴ بسمه تعالی شانه وعم نواله + لله در المجیب الادیب + حیث جهد غایة الوسع الطاقة فی تهذیب هذا المکتوب الغریب قد افضح به الفرقة الوهابیة واسکتهم + والزمهم الزاما شدیدا وبکتهم + ولعمری لا یکاد یحصی محاسن هذا التحریر البدیع ولا یعد نکات تعاریض هذا التقریر الوسیع کیف لا وهو شیئ لا یظفر علیه بصرف الدراهم والدنانیر + لان طرزه جدید واسلوبه نذیرا + کتبه العبد المعیوب + محمد یعقوب غفر له غفار الذنوب الذی یدرس فی الجماعة الثانیة من مدرسہ چاٹگام ادامها الله تعالی الی یوم القیام + بحرمة سیدنا خیر الانام +

۵۵ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم + نحمدک یا من هدیتنی الی الدین القویم + وارسلت لهدایتی صاحب لولاک الکریم + ونشکرک یا من اسقیتنی شربة التوحید + ثم اشبعتنی بنعمة التقالید + ونصلی علی حبیبک الذی

مكانه **اما بعد** فهذه رسالة متبركة بهية
حميدة نقية * كانها صارم بتار * لقطع اعناق الذين
مذهبين الاشرار * اونشاب قتال لهلاك الوهابيين
البطال * وكانها روضة من رياض الهداية زاهية
وصياص بجنودها الى زحف المردة عادية كانها
زاجمة باسودها ماشية * الى افتراس الضالين
زارية * وهي لغير منصرف الضلالة كافية
ولعلل الغباوة شافيه ولظلام البدعات نور الانوار
ولعمران بلد الشقاوة منار العمار * اولاماطة البطالة
بدايتروازالة الضلالة هداية * اولدفع
شرالاشرار كفاية * ولرفع ضيرالنجاسة
نعم العناية * وانه لفقه الحنفية فتح القدير
ولشرح آيت المفسدين تفسير كبير *..
مثل نورها كمشكوٰة فيها مصباح المصباح في
زجاجة وجداح * الزجاجة كانها كوكب
دريٌ من شجرة زيتونة لا شرقية ولا
غربيه * يكاد زيتها يضيئ ولو لم تمسسه
نار * نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء ويختار
ثم ليعلم ان النهي عن المنكر فرض كفاية * فيجب على عامة المسلمين

مخوقة الانس والجان + من اهل الانقياد والايمان وانها تدل على ان المصنف
فاق على البديع والاقران + بل سبق على سحبان وحسان + وبرهانها
دال على انه سلطان مهرة في المعقول + ومسائلها على انه امام ائمة
المنقول + والفاظها تشهد بانه مالك ازمة المعاني والبيان + و
مفادها يخبر بانه مؤيد مذهب النعمان + ويتمنى قلبي بان اسبح بحور اوصاف
تلك الرسالة وصاحبها زائدة على ما سبحت + لكن قوا لم حيثيتي قاصرة
عنها فقصرت فجئت الى ساحل القصور + داعيا لتلك الرسالة وصاحبها
المبرور + بان يجعلها الله تعالى خالصة لذاته القدس سبه + وان
يجعلها مقبولة في العوالم البرية + وان يفض بها تلك الاشرار الفوقية
وان يصمت بها هؤلاء الغجائي في العوالم البرية والبحرية + وان يعطي
صاحبها الاجر الكثير + في ذلك اليوم الذي لا ريب في وقوعه ولا
تنكير + وان يجعله مؤيدا لمذهب سراج الامة + ويبعده دائما من
الاحزان والغمة + راقم هذه العبارة التقريظية + عديم البضاعة
والحيثية + بل لاشيئ في ذاته والحقيقة + محمد فيض الله
الاسلام آبادي غفرله ولوالديه الغفور الهادي پروفيسر جامعة ها اسکول

٥٦ بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم + .
اما بعد فقد طالعت هذا الكتاب فوجدته مطابقا للمذهب
الحق والصواب فما احسن ادلته القوية + ووجوه الموجهة
البهية + فكانها جنت انوف المتعصبين من اهل الهوى + والمتعسفين

امطر علينا غمام الهداية والعرفان + وافاض علينا سحاب العناية والاتقان
وعلى آله الذين بذلوا جهدهم لاجراء الاسلام + وانه مرضي في حضرة
خلاق الانام + حيث قال رضيت لكم الاسلام دينا + فامطر به سماء
الآلاء علينا + وعلى اصحابه الذين باموالهم وانفسهم هاجروا + وقاسوا
لاعلاء قول الشهادة ما قاسوا + ثم على صاحبي الاجتهاد + الذين أقروا
بحقيتهم اهل البلاد والعباد + وما انكروا بهم الا اهل الهوى + واصحاب
النار ولظى + اما بعد عليكم يا اهل التقى + وصاحب الصدق
والصفا + برؤيته شمس طلعت علينا + وبنظر بدر اشرق علينا + اي
رسالة وصلت الينا من حضرة شيخنا + المولى الحاج التقي ابي عبد القادر
جعل الله نجم فضله ساطعا الى الدهر + فرأيت فيها ما رأيت من الادلة
والبرهان + في اسكات من لا مذهب له من اهل الطغيان + واقول سمعا
وطاعة انها كاسمها حقيقة ما احسن دلائل القوية + في دفع الحيل الوهابية
بل هي كافية وحدها لدفع امكار الفرقة الغوية + وما ادريك ما هيئة
الحل فرعون موسى + وعلى انها كالعصا + ومولفها لصاحبها + بمصداق
ذلك القال والقيل + علماء امتي كانبياء بني اسرائيل + فلقفت تلك
الامكار + التي صدرت من هؤلاء الاشرار + فالان حصحص الحق
بين الناس والخلق + واشهد بانها في الفصاحة والبلاغة كما ترى +
معدن امر بحر بل سحر لا يدرى + ودلائل مسلم الثبوت + ومطالبها
مقبولة العالم الملكوت + وعباراتها تحفة الاذهان + ومفاهيمها

بما احسن الادلة القوية + لدفع الحيل الوهابية + من مولفات الشيخ
العلامة + العالم النحرير الفهامة + الفاضل اللوذعي الماهر + الحاج
المدرس المدقق المحقق ابو عبد القادر فوجدت فيه
ما خلت عنه الدفاتر + ورأيت ما لم يخطر في قلوب الاكابر والاصاغر
فكم فيه من قول دقيق + ومعنى لطيف + اصفى من الرحيق + و
كانه لمعات بدرية + او اشعة قمرية + او شمس طالعة في نصف النهار
مشرقة بين الديار والامصار + ومضامينه محلاة بحلى المواعظ و
النصائح + وشميم الخلد من ابوابها فائح + وصفحاته كصفحات
خواطر الابرار + او جنات تجري من تحتها الانهار + وينبغي ان
يقال انه سراج الحق واليقين + لهداية المتعصبين المضلين من
الوهابيين + فمن اراد ان يسلك مسلك الصواب والامر الوسيط
مجتنبا عن الافراط والتفريط + فعليه ان يطالع هذه الرسالة البهية السنية
والنسخة الغريبة البهية + فانه للفوز الى الصلاح خير الرسائل +
ومسائله موشحة بحلى البراهين والدلائل + ونسئل الله تعالى
ان يجعل سعي المصنف مشكورا + وعمله مبرورا + وضاعف حسناته
وفاض على العالمين بركاته + نمقه الحقير الفقير + الى رحمة ربه
القدير + اشرف علي الاسلام آبادي صانه الله تعالى
عن الشر الخفي والجلي + مدرس مدرسه چاٹگام +

عن الرشد والهدى ولا يبعد ان يقال انهما صارمتا ر لقطع اعناق
المفسدين فی الديار والمفرقين جمعية اهل السنة والجماعة رحمهم الله
عليهم والرضوان والطاغين فی امام الائمة سراج الامة ابی حنيفة
النعمان فجزی الله مصنفه خير الجزاء واحسن اليه واسبغ
عليه الآلاء ولا ريب انه لم يال جهده فی هذا الجهاد فجاء بحمد الله
مظفرا ومنصورا واما طعن طريق التقليد كل شوكة القاها اهل الضلالة
والفساد فكان سعيه مشكورا فمن اراد ان يتنبه على كيد هؤلاء المفسدين
ويصون نفسه عن خديعة اولئك المعاندين فعليه ان يطالع تذكرة
المذاهب ما احسن الادلة القوية فی دفع الحيل لوهابية لهذا الفاضل
الباهی البهی والعالم النحرير النقی التقی معين اهل الحق مجاهد الدين
الباهر المولوی المدقق المحقق الشيخ ابو عبد القادر
وفقه الله لما يحب ويرضاه وجعل آخرته خيرا من اولاه وصلى الله
على سيدنا سيد المرسلين وعلى آله واصحابه واهل بيته وذرياته
اجمعين كتبه احقر العباد اقل الافراد عبد العزيز الاسلام
آبادی مدرس مدرسه الرئيس الاعظم المولوی
الشيخ محمد حميد الله خان تغمده الله تعالى بالمغفرة والرضوان

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة على من
لا نبی بعده اما بعد فقد وقفت على هذا الكتاب المستطاب المسمى

الحمد لله الذي اظهر رموز كتابه وسنة رسوله باجتهاد
المجتهدين، وامضى سنة بتقليد امة بامام من الائمة الاربعة
الى يوم الدين + والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه
اجمعين + اما بعد فقد ظهرت في هذا العصر طائفة من
مقدمة جيوش الدجالين + ينكرون التقليد ويسبون العلماء
المجتهدين + ويدعون انهم هم المحققون المصلحون + وفي الواقع هم
المبطلون المفسدون + ويشيعون اباطيلهم بصحيفة الاخبار +
ويذيعون عقائدهم الفاسدة في القرى والامصار + فيضلون السفهاء
الحمقاء + ويحسبونهم كابي على سينا + فالف مولانا عبد القادر
المدرس مختصرا شافيا كافيا + ووجيزا مجزيا وافيا + في رد تشكيكاتهم
الواهية الضعيفة واجوبة اعتراضاتهم الباطلة الركيكة + فسكتهم
وبكتهم كانه شدخ رؤسهم بالمقامع من الحديد + وكسر قلوبهم
بالمقارع من التهديد + فلا يقدرون على تحريك اعناقهم
عند المناظرة والمطارحة + ولا يتمكن من اجابة خواطرهم في رده
وقت المقابلة والمجادلة + كيف وهو عالم كامل مكمل
وشيخ وجيه بوشاح الكتاب والسنة السنية + وملبس
بالتقريرات العقلية والنقلية + ها انا قاصر في وصفه وتحسين جهده
فالان اختم بالدعاء الخير + اللهم اجعل سعيه مشكورا + ولواء
نصرته منصورا + آمين + يارب العلمين + بحرمة النبي وآله واصحابه

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ حامدًا للمحمود الذي قلد العالمين
بقلائد نعمه + ومصليًا للرسول الذي رحمت مقاليد الخلق بذريعته
وعلى آله واصحابه الذين قلدوا مناهج شريعته وعلى تلامذتهم
الذين كانوا حنفاء لله غير مشركين به اما بعد فقد طالعت
ما في هذه القراطيس بعيون الافاكير ولاحظت ما في هذه الاوراق
بآماق الانظار + فالفيتها سيوفًا مسلولة على رقاب الكفار الا
الهداة المجتهدين + وشموسًا بازغة لاحراق اكباد الاضلاء الحاد
الضالين + وآيات بينات لطلاب الرشد والجنان + وعرائس
متبكرة لم يطمثهن انس قبلهم ولا جان + كيف لا وهي من نتائج افكار
امام المتكلمين + ومن مقتبسات انظار رئيس المناظرين + محي
السنة والدين + قامع البدعة والغاوين + الذي فاضت سحائب
فيضه على الماضي والغابر + اعني الحاج المولوي محمد عبد القادر
لا زالت شموس بركاته طالعة في الهواجر + وانا العبد المفتقر الى الله
المنان + المدعو بعبد السبحان اللهم افض علينا اشتاء بيب
الرحمة والرضوان + وعلى الذين سبقونا بالايمان + ولا تجعل في
قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين + والصلوة على سيد المرسلين + وعلى آله واصحابه
اجمعين + برحمتك يا ارحم الراحمين + فقط

لله در المصنف لانه قد اصاب فيما اجاب + عبد العزيز عفا عنه مدرس فيض كهنه كالجي

من العلماء الربّانيه + مغتنمين فرصة الفترة فی هذه الايام التی تعبّ
علی المسلمين انواع الرزية والبليه ليضلوهم عن سبيل الله السويّه + و
يمحوا انوار الملة المضيئ فی الجهات الغربيه والشرقيه ويهدموا البنيان
الموصوص المشيد بنصرة الله تعالی الی الذروة العلية + ويقطعوا
من وجه الارض حبل الاخوة الدينيه + خذلهم الله تعالی وسود وجوههم
وشتت جموعهم الطاغيّه + اسئل الله تعالی ان يتلقّی بشرف القبول
هذه الرسالة الانيقة الشرعيه + ويعطی المصنفها اجراً جزيلا ويشكر
ساعيه بالعناية الالهيه + . + عربی پروفیسر ہوگلی کالج

لله در المصنف

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
علی خاتم المرسلين واله واصحابه اجمعين ؁ **امّا بعد** فاعلموا ايها
الخلان + انه فی هذا الزمان + خرج قوم من المفسدين + لا علم لهم و لا
دين + يقولون نحن فرقة ناجيه + وشرذمة هاديه + نسلك الطريق
الحق المتين + وهذا كالعلم اليقين + واعمالنا توافق الكتاب والسنة
السنيّه + كسفهاء الضالة الحنفيه + وينكرون الاجماع والقياس +
ويتكلمون ان لا ائمتنا كاحدنا من الناس + لما يجب تقليدهم + وكيف
يكون من الهداية اتباعهم ولما دوّن ائمة الحديث + كتب الاحاديث
فننظر الی كتبهم + ونخرج المسائل من صحاحهم وان ابا حنيفه لا يعلم
الاحاديثا معدودا + وعده ابن خلدون انه سبعة عشر حديثا

جعين + المحرر العبد الضعيف المتوكل
محمد راشد عفا عنه وعن والديه المجيب الواحد +
جل جلاله وعم نواله + + + مدرس اول مدرسه محسنيه هوگلي
نمره الحمد لله الذي انقذنا من ظلمات الاوهام الشيطانية + بالسراج
المنير ودلائله البهية ورفع درجاتنا على الامم الباقية + حيث خاطبنا
وكنتم خير امة باية السنية + الصلوة والسلام على النبي العربي
المبعوث الى كافة الانام بالصفات المرضية + الذي امر باقتداء السواد الاعظم
امة المرحومة الحنفية + وعلى اله واصحابه الذين هم اركان الدين
المتين ونجوم الملة المصطفوية + اما بعد فيقول العبد المذنب
الراجي برحمة الله السرمدية عبد العلي الاسلام ابادي
تغمده الله تعالى بغفرانه وابويه واخوته الدينية ان الفاضل التقي
النقي الحاوي للفنون الفروعية والاصولية والفائز بالفضائل الصورية
والمعنوية المولى محمد عبد القادر الموصوف بالكمالات
الذكية + من علي بارسال كتاب صنفه وسماه ما احسن الادلة
القوية + لدفع الحيل الوهابية + فطالعته حرفا حرفا بالاشواق القلبية
فوجدته كوكبا منجيا من ضلالات الغيلان الانسية + شهابا
ثاقبا لرجم مردة الشياطين الجنية + الذين يصوتون في الغياهب
السفلية باصوات الانس العالية + يدعون عباد الله المعتصمين
بعروة المحكمة القوية + للتفرق والتخلف عما سلك الصلحاء

لما قال النووی فی التقریب انتهی علم الصحابة الی الستة ولیس فیه من شك وشبهة + ثم انتهی علم الستة الی علی وعبد الله بن مسعود فتفکر ایها الرجل نشدك بالله الودود + ان امامنا الاعظم انتهی علمه الی عبد الله + الذی هو صاحب رسول الله + واخذ العلم عن علقمة وحماد + فلا ینکر فضلهما الا الذی یرید الفساد + وادرك الامام اصحاب الکرام + لسیدنا علیه الف الصلوة والسلام + فلمن حصل هذه المراتب من هؤلاء الائمة العظام + کلا ثم کلا بالله العلام + اما قرع سمعکم + ان مالك بن قلد الامام الاعظم حیث جعل لمصنفاته کتبا وابوابا + وهذا یقین جدا + وقال الشافعی الناس عیال ابی حنیفة فی الفقه وهو تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی فاحفظ هذا ایها الرجل الجانی + ومن تلمیذ الامام ابن المبارك وهو شیخ احمد ابن حنبل + فاعلم هذا ولا تطل الکلام وتخجل + فلما ثبت افضلیة الامام علی الائمة الثلثة + فلزم منه افضلیة علی اصحاب الصحاح الستة لان افضل الافضل + من غیر ریب یکون افضل + فلا ینکره الا الحمقاء + والاغبیاء والاشقیاء + واما قولك ان ابا حنیفة لا یعلم الحدیث + فاسمع جوابه ایها الخبیث + قال الذهبی وغیره ان الامام الاعظم الکوفی کان حافظا للحدیث وله اربعة آلاف شیوخ من کبار التابعین + وروی عنه علماء کبار من تبع التابعین + الذین اخبر بخیرهم سید المرسلین + وکیف یصح قول ابن خلدون انه بلغت روایته

واجتهدوا بآراءه الباطلة * خلافاً للسنة السنية وان الفقه من الاباطيل لما فيه من القال والقيل * وان اباحنيفة الكوفی * ومالك الانصاری والامام الشافعی واحمد الحنبلی من هم * وما مقدارهم * بجنب الهمام البخاری ومسلم النيشابوری * وابی داؤد والترمذی * وابن ماجة والنسائی * وقال بعضهم ان الزكوة ليست بواجبة فی مال التجارة * وهذا كقول القرامطة ان الغسل ليس بفرض من الجنابة ويترك بعضهم صلوة الظهر والمغرب عمداً لاجتماع الوقتين ويزعمون انهم عاملوا السنة من غير كذب ولا مين * هذا انموذج من اقاويلهم الاباطيل * فالان اذكر بعض جوابهم بلا زيادة ولا تطويل * اعلموا ايها الناس ان الامام الشافعی واحمد ومالك الانصاری رحمهم الله تعالى واسكنهم فی اعلى عليين * ويزيد درجاتهم الى يوم الدين * افضل واورع واعلم وازهد من البخاری ومسلم * وابی داؤد والترمذی ومن غيرهم * وذلك لانهم واساتذتهم * واساتذة اساتذهم قلدوا بعض هؤلاء الائمة * وهذا باهر كالشمس البازغة * اما علمتم ان من هؤلاء الكرام * وتلامذتهم العظام وصل الحديث الى الامام البخاری والمسلم * وهذا عند جميع الناس من المسلم * وكان الائمة الحديث حفظ الروايات * فكيف يكونوا مساويين لمن له حفظ والدرايات واعلموا ان الامام الاعظم * فيما بينهم * كالشمس بين النجوم لايبكره الا جهول وظلوم * هو سراج الامة اورع واعلم وازهد وافضل الائمة

وقال المزنی فی ابی یوسف ہے اتبعهم للحدیث + اما راءہ المفسد الخبیث
وقال الخطیب فی تاریخہ مع حسد ابو یوسف افقہ اهل عصرہ + وکان
النهایۃ فی العلم + هذا من تلمیذ الامام الاعظم + فانظر ان کان تلمیذ
الامام هکذا فکیف حال الامام ایها الحاسد + لعل الله ختم علی
قلوبکم عن مکرکم الفاسد + ویثبت العلم وفضل الامام + من حدیث
النبی خیر الانام + صلی الله علیہ وآلہ وسلم ملاح الجدید ان
اثبت هذا وعلی الله التکلان + مالم یثبت لاحد مثل الذی
فهم هذا فلله دره + فی روایۃ مسلم عن ابی هریرۃ لوکان الایمان
عند الثریا لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ + وفی روایۃ
الشیخین عن ابی هریرۃ والذی نفسی بیدہ لوکان الدین معلقا
بالثریا لتناولہ رجل من فارس + وهذا حدیث صحیح رواهما
الشیخان + فانظر الی کتابهما انشدک بالله المنان + وقال الحافظ
السیوطی هذا الحدیث اصل صحیح یعتمد علیہ فی الاشارۃ لابی
حنیفۃ وهو متفق علی صحتہ وقال العلامۃ الشامی ما جزم بہ شیخنا
من ان اباحنیفۃ هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لاشک فیہ لانہ
لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغہ احد فثبت المدعی من الشارع
العادلین + من غیر کذب ولا مین + وکیف یکون الفقہ من
الاباطیل والضلالۃ + لان الفقہ سقاہ علقمۃ وعبد الله بن مسعود
قد زرعہ اما تعلمون ان عبد الله من هو وما علمہ + وما درکہ

سبعة عشر حديثاً + مع رويتنا و رويتكم ان روايته كثيرة جداً
فان قال احد ان الامام البخاری + ومسلم النیشابوری + لا یعلم
الا حدیثا واحدا فهل یعتبره احد من الناس + فافهم
هذا الا وسوسة الخناس + ویمکن ان یقال ان من روایة
الامام بلغت ابن خلدون سبعة عشر حدیثا لقصور علمه +
کما یعرف قصور علمه من کتب المتبحر وغیره + وان سلم کفرض
المحال ان الامام روی سبعة عشر حدیثا فلا یثبت منه عدم
علم الامام ذی الاجلال + ایها الرجل المکار المحتال + لان
عدم الروایة لا یستلزم عدم علم العالم + وهذا کالصدیق
الاکبر الاعظم + کان هو اعلم الصحابة + وهذا معروف
بین اهل السنة والجماعة + فمع هذا ما بلغت روایته کما
بلغت روایة اصغر الصحابة + رضوان الله تعالیٰ علیهم الی
یوم القیامة + وان یعتبر قول ابن خلدون ومن هو وما
مقداره بجنب ابی حنیفة واصحابه العلماء المتبحرین + و
مقلدیه من المحدثین والمتکلمین + والفقهاء المجتهدین + و
العلماء المفسرین + لان الاوزاعی الشامی + قال فی محمد بن
حسن الشیبانی + لما راء سیر الکبیر لولا ضمنه من الاحادیث
لقلت انه یضع العلم ایها الخلان + وقال ایضاً صادق
الله تعالیٰ فوق کل ذی علمٍ علیمٌ فی حق هذا الامام عظیم الشان +

عبد القادر الحنفی من الدلیل والبرهان الجلی + کاف بجواب الشقی الباغی + من غیر المقلد المفسد الطاغی + و لله در المولف قد اجاد + فدا تید مذهب النعمان و افاد + فالله تعالی یجزیه خیر الجزاء فی الدنیا والدین + بحرمة رسول رب العلمین + + ۰ +

غلام سلمانی عباسی عفی عنه	+	مدرس دوم مدرسه محمدیه

۱۳ بسم الله الرحمن الرحیم + احمد الله الذی حلینا بحلیة السنة والجماعة + وقلدنا عقود تقلید احد المذاهب الحقة الاربعة + فهی حق باجماع الرجال + ولا ریب فی حقها ولا قیل وقال + فماذا بعد الحق الا الضلال + ونجینا عن خباثة التفرقة + واغواء الشیاطین الزنادقة وابعدنا عن التامین بالجهر والقراءة خلف الامام + وکل ذلک من المحذرات والاثام + واصلی واسلم علی من بعث بالدلیل + فیه شفاء لکل علیل + وعلی اله واصحابه الذین هم جاهدون فی سبیل الله الدین القویم + وهداة الضالین الی الصراط المستقیم + بدلیل ساطع وبرهان قاطع + اما بعد فلا یخفی علی من له ذوق سلیم + وطبع مستقیم + ان فی هذه الایام خبت انوار الدین وخمدت نار الیقین + لقلة العلماء الراسخین + وکثرة الجهلاء والسفهاء الفاسقین + سیما فی هذا الزمان + قد خرجت فرقة لا دین لهم ولا ایمان + یقال لهم اللامذهبون الضالون + الفاسقون المبتدعون

وما فهمه + واعلموا ان علقمة اخذ العلم عن ابن مسعود وعلي وعمر و
ابي الدرداء وعائشة رضي الله تعالى عنهم انكان هذا الرجل مضلا
بقولهم + فمن يكون هاديا + لعل الذي هرب من مكة هربا + وتاب
من التوبة + وان يذهب مرة اخرى الى مكة + او الذي يقول ان
مكة المشرفة والمدينة الطيبة + دار الحرب والعدوان + اسمعوا كيف
هذا القول ايها الخلان + او الذي كان عروجه بامراته + فاحفظوا
نفوسكم ايها الاحباء من شره وكيده + هذا الرجل باطني وكان جده
الرافضي + فرجع الى اصله واقام الفتنة على ساق + في المشرق والمغرب و
الآفاق + للحسد لم تركوا لما تركتم + امامنا الاعظم + اتتكلم بعض من الحاسد
فيه من الاقران + فما اعتباره ايها الخلان + ان اعتبرت هذا فاترك
البخاري + ومسلم النيشابوري + اما سمعتم ما تكلم الناس فيهما + بل
تكلمت فرقة في ابي بكر وعمر فدعهما + فكنتم بزعمكم الفاسد + من الروافض
جعل الله سوفكم الكاسد + وتكلمت فرقة في اسد الله الغالب +
فاتركه ايها المغرور كمن من النواصب + بل تكلمت فرقة في جميع الصحابة +
فاتركهم واخرج من اهل السنة والجماعة + بل تكلم قوم في نبينا
عليه السلام + لعلك تتركه من قول الاشقياء اللئام + بل تكلمت
شرذمة في الله العزيز الحكيم + فما تفعل ايها المفسد اللئيم +
اتترك الله عز وجل + فلا تقع ايها المغرور في الخلل والزلل + فما
كتب العالم الفاضل + النحرير الكامل + المعي اللوذعي + مولانا الحاج

الفهامة ابو عبد القادر مد الفساد وظن انهم تقتوا
في البلاد + فصنف بحمد الله وسبحانه كتاباً عجيباً + وجواباً غريباً
الذي يسكت الخصام ويهدي الانام + يروق بالنواظر + ويجلوا
به البصائر + شعر كتاباً لو تامله ضرير + لاصبح وهو ذو
بصر صحيح + بمضامين مزينة وموشحة بالدلائل والبرهان من
الاحاديث والفرقان + بل هو سيف مذرب يكتفي لقطع اعناق +
اللامذهبين المبتدعين الذين هم شر الاشرار + وانهم هم
النار يون لقوله عليه السلام + من شذ شذ في النار ولقوله تعالى ومن
يُشاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ
الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا فلا ريب
لانكارهم لتقليد الائمة انهم من الزنادقين + وجعل الله لهم جهنم
مستقرا ومسيرا + وعليكم ايها الخلان + ان تخرجوا من قرب
وجوارهم الشيطان + الذي ياتي عندكم بزي الانسان + ويوسوس
في صدور الناس بالتلهي والتفرقة خصوصاً في هذا الزمان + وان تقتلوا
وتجادلوهم + لقوله عم من اراد ان يشق عصاكم او يفرق جماعتكم
فاقتلوه + فجزا الله تعالى المصنف لمولانا ومرشدنا جزاء موفورا +
وجعل سعيه مشكورا + امين اللهم امين + نمقه العبد
الجاني المفقود + دليل الرحمن الحنفي المفتقر
الى رحمة الرب المعبود + صانه الله تعالى

دينهم انكار تقليد الائمة الاربعة + وشريعتهم التلهي والتلفيق وتفرقو
ولا يميزون الحق من الباطل لعدم عقولهم وعلومهم + بل ختم الله
على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم + الا ترى ان بعضهم يتجر
بالدنيه من بضاعته كاسدة + وبعضهم يتفاخر بما عنده من اراء فاسدة
فيوما يفتي بجواز نكاح الخالة وهذا من العجائب + ويوما يفتي باباحة
المطلقة الثلثة بغير التحليل وذالك من الغرائب + ويجوز الافطار لمن
يطيق الصيام + وكرة ينهى عن التراويح والقيام + وهكذا من خرافاتهم
اكثر من ان تحصى + ويبلغ لعبهم بالشريعة الغراء غاية القصوى + لاسيما
بالاحاديث والفرقان + الى ان هلم جرا الى الرسول والرحمان + فاي
فرق بينهم والجماد + هم ايها المؤمنون شر العباد + ومع هذا يدعون
انهم محمديون + وانهم هم العاملون بالحديث وانهم يفعلون ما
يؤمرون + فلما راي العالم العلام + الذي ترقى به مراتب العلوم
والاسلام + والذى انتشر به انوار الدين الاحمديه + وزالت
عنه غياهب الغباوة وضلالة السرمديه + والذين تفرد بالعلوم
وتوحد بالفنون كالشمس بين النجوم + افقه الفقهاء + واكمل الكملاء
فريد الدهر + وحيد العصر + زبدة الفصحاء + اسوة البلغاء + قدوة
الصلحاء + امام الاتقياء + الذى تحقق به العلماء ورثة الانبياء
استاذ الدنيا علاء الدين + شيخ المحققين والمدققين اعنى الحاج
الماهر في العلوم العقلية والنقلية والظاهر + شيخنا مولانا علامة

والرساتيق + يوقعون بين العوام كالانعام التفاريق + وان سئلوا
عن بخو جاء ابن جعفر + فطالما اجابوا بان جعفر مبتدأ وجاء في خبر
فباي وجه يكون لهم بالآثار خبر + وكثير من الاحاديث جوامع الكلم
هل تعلمون الحديث بهذا البصر والفهم + فضلا عن اللطائف القرآنية
والنكات الفرقانية المخرجونية + فلدفع شر شرار اولئك القرناء للخناس
الذي يوسوس في صدور الناس + صنف رسالة عجالة نافعة موشحة
بالدلائل من الحديث والقرآن + معرضا عن الادلة الفقهية لجحدهم
بحقية غير الاثر والفرقان + فصفعهم بايديهم + وخفض بنو الاعداء
الرافعين ايديهم + بعصى الادلة الظاهرة + واخفى اولئك المجاهرين
ببيض البراهين الباهرة + ونصب بناديق الحجج الساطعة المتفق عليها
لكسر الرقاب اولئك المغضوب عليها + وضرب الامثال التي يهدى
بها كثيرا + ومع ذلك لم لا يكون احد من هولاء الليام لاغيرة لهم
خبيرا + كلها موجودة في تلك المختصرة وما هي احسن الادلة القوية
لدفع الحيل الوهابية + عوايدها بهية + وفوايدها غير خفية لمن له ادنى دراية
فلله هي كفاية + المصنف الذي لم قلب نقاد وقاد الثقة + الثقات
المتبحرين + مقدام مشاهير فحول المحدثين والمفسرين + حاج الحرمين
المنيفين + الذي من الزوارين المستفضين من روضة سيد الثقلين
الذين هم احقاء بالشفاعة لقول رسول الخافقين + من زار قبري
وجبت له شفاعتي + اللهم ارزقنا هذا النعم السرمدي مولانا

من شبد الحسود + درجة فوق النظام فوريے

بسم الله | الاسلام اباد حفظه الله عن الالحاد | الرحمن الرحيم

شكراً لك يا من انعم علينا بالتفقه في الدين + ولو كره بعض الكارهين + والصلوٰة على من امرنا باتباع سواد الاعظم الانور الاقوم + ونهانا عن الوقوع في حفرة الشذوذ الاضعف الاظلم + وعلى اله واصحابه الذين هم مقدمات الدين + وبهؤلاء الكرام فزنا بسعادة المذهب المتين + وعلى التابعين وتبعهم الذين جهدوا في الاجتهاد + راغبين عن طرفي الاقتصاد + منهم الائمة المجتهدون المهتدون + الذين ابتغاء لمرضات الله اعمارهم بذلوا كيف وقد اقتدى بهم الاولياء العظام + ولا ارتياب في وصولهم للخواص في العوام + اللهم اجعل منازلهم في اعلى عليين + متكئين على سرر متقابلين + وقد انتشر قول هؤلاء الراسخين عجماً وعرباً + بل شرقاً وغرباً + ومن لدن ذلك العهد الى اليوم جاريهم المسلك المبين + بلا رد الرادين ومن غير انكار المنكرين + كالشمس الشارقة يستضيى به الشجر والمدر + وقد اقربه الماضون العارفون وكل النفر + الا ان في هذا الزمان خرجت طائفة من المتعصبين + يطعنون على الائمة المجتهدين + متفوهين بانهم عاملون بالقران والحديث + ولا يتمكنون من تميز الحديث عن الخبيث + ويتماشون الى الاقطار

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد جمیع حضرات اصحاب ایمان وارباب ایقان کو مژدۂ جانفزا
ونوید فرحت افزا سناتا ہون اور سائر لامذہبان بدسیرتان
غریق چاہِ ضلالت وسرگشتۂ وادی جہالت کو ہدایت کا رستہ
بتاتا ہون کہ اس دور پُر شر وفتن مین اکثر جالامذہبونکی یورش ہی
فتنہ وفساد کی شورش ہے تحریرًا وتقریرًا بیچارے عوام کالانعام کو
گمراہ کرتے ہین خلق خدا کو تباہ کرتے ہین لہذا انہونے ان کے
رد مین جناب فضیلت اکتساب عالم باعمل فاضل اکمل قدوۃ المناظرین
وزبدۃ المحققین حضرت حاجی مولنا عبد القادر صاحب مدرس
مدرسہ بدگلی لازالت شموس فیوضہ نے نہایت عمدہ ایک کتاب ہدایت
انتساب مصداق اسم با مسمی الموسومہ بہ احسن الادلۃ القویۃ لدفع
الحیل الوہابیۃ تحریر فرمایا ہے گمراہونکو راہِ مستقیم دکھلائی ہے
وہ کتاب من اوّلہ الی آخرہ احقاق حق وابطال باطل سے مالامال ہی
اسکی صفت مین نطق ناطقہ ل ہے یہ اوسکی ادنی صفت ہی ع
ہر حرف از و شگفتہ باغے فروختہ تر ز شب چراغے + تو اے
لامذہبو ہمہ اکم اللہ للہ ذرا بنظر انصاف لا بعین الاعتساف اوس
کتاب مستطابکو تم لوگ دیکھو اور ہٹ دہرمی کی پٹی آنکھونسے کھولو
خبردار مسیلمہ کذاب کے پیرو نہ بنو راہِ ضلالت پر اڑے نرہو ورنہ

استاذنا الحاج محی السنة محمد عبد القادر بدرس فی
مدرسة الفوکلی صانه الله عن الشرور الخفی والجلی
الذی من مشایخ الاسلام آباد قاتل الله حساده والاباد اللهم
بطول حیاته وبقائه انفعنا واظلل افضاله علی رؤسنا ومن قبل
الف ذلك القمقام الهمام تذكرة المذاهب لمسا لوجه الكريم وذكر
فيها الادلة مبوّبا مفصلا احياء لدين الرؤف الرحيم وهذه العجالة
بين فيها الدلائل القاطعة كانها سيوف فتاك هصار تمزيقا لرؤس
هؤلاء الاشرار بالجملة شموس فضل تلك العلامة منطالعة يبصرها
المبصرون ولو لم يرها اولئك الخفاشون قصرت عن اعداد
مكارم المتخلق بالخلق العظيم فبذا اكتفيت بهذا البيت المستقيم
شعر ان الشمس شمس وان لم يرها الضرير وان العسل عسل وان لم
يجد طعمه المرور وربما ميلهم الى عقايد الروافض الغدارين فمن
ثم رفضوا الحاق الحق وكانوا عن السنة والجماعة مائلين ولا يبعد ان
تكون بدعة هؤلاء المعاندين الهوام من فتن الدجال الكذاب عليه
اللعنة الى يوم القيام فنرجو الله ان يضىء لنا بطلوع النجم الثاقب السهيل
اعنی المصنف الافخم جزاه الله فی الدارين بحرمة نبيه الاكرم
سطر هذه السطور العبد المذنب الحقير خادم الطلبة محمد بشير الله
الاسلام آبادی غفرلنا ذنوبنا الابدی اللهم اهدنا الى دينك القويم انك
تهدی من تشاء الى الصراط المستقيم واستعملنا بسنة سيد المرسلين

فرقۂ شیعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنہ ۱۶ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ
واصحابہ اجمعین بعد اُسکے جاننا چاہیئے کہ شہر مکہ معظمہ و نیز کفر کے
دوسرے شہر اور مکانون کے فتح ہونیکے بعد فوج فوج ہوکر کفار عرب وغیرہ
مسلمان ہوئے پھر جب آنحضرت صلے اللہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے
تب وہ نئے مسلمان پھر کافر مرتد ہو گئے پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ خلیفہ ہوکر لڑکے بہتونکو اُن مین سے قتل کیا اور بہت لوگ اُنسے تائب ہوکر
پھر مسلمان ہو گئے لیکن وہ لوگ بظاہر مسلمان ہوے مگر بباطن کفر و نفاق
رکھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین در پردہ رہے پھر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین خارجی بنگئے اور انکو قتل کیا پھر حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی خلافت مین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر بنکر اور مددگار
ہوکر اُنسے لڑائی و مجادلہ کیا آخر انجام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا پھر حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ اُن خارجیون کے تائید سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
سے مقابلہ کرکے خلافت چھین لینے کو آئے حضرت بڑے امام صاحب موصوف نے

بروز قیامت پچتاؤگے اپنے گروگھنٹال کو یاد کر کے یا ویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا کہہ کر روؤگے چلاؤگے ہ من اینچہ شرط بلاغ ہست با تو می گویم + تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال +

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحبہ وائمۃ المجتہدین اجمعین + حررہ احقر العباد اصغر الافراد محمد عبد الشکور المتخلص بہ مرحبا عفی عنہ متوطن بلدہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد +

+ ولہ +

زنظر سے مرے گذری جب یہ کتاب + میں ای مرحبا ہوگیے بس شادمان +
تھا بامراد بی ساختہ + ہوئی خوب تنبیہ بد مذہبان +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولہ

للہ در المصنف کہ این رسالہ سنیہ مرضیہ نور علے نور ہست مرمہتدین وین قویم را و ہدایت ہست مرزا یغین قلوب را بصراط مستقیم واہب العطایا وملہم الخطایا مساعی مصنفش را مشکور کناد وجزایش وفور دہاد +

ابو الطاہر دلاور حسین گنگوہی سابق مدرس اول مدرسہ محسنیہ ہوگلی

فی علاہ + امام الخلیفۃ والخلیفہ + ثم اعتقادی مذہب النعمان
ثم اتبع اجتہادہ المالک الذی وُلد فی سنۃ خمس وتسعین [۹۵] ثم الشافعی
الذی وُلد فی سنۃ مائۃ وخمسین [۱۵۰] ثم الحنبلی الذی ولد فی مائۃ واربعۃ
وستین [۱۶۴] لکنہم استنبطوا فی بعض فروعات استنباطاً تفریقاً وحققوا فیہا
تحقیقاً + وکان لکل واحد منہم اصحاب احرزوا اصولہم احرازاً وابرزوا
فروعاتہم ابرازاً + ویعملون علی اصولہم مقلدین لہم ویرجحونہا
ترجیحاً + ویصرحونہا تصریحاً فلذلک صار المذاہب فی الاربعۃ من اللہ
تعالیٰ مرضیاً ومحصوراً + لانہ من استنبط ممن سواہم کان استنباطہ
محظوراً ومدحوراً + لانہ کان فی الارض منتشراً ومنثوراً + فلیس
فی کتاب مجموعاً ومسطوراً + فلا ریب ان انحصار المذاہب فی الاربعۃ کان
فضلاً الہیاً + وحکماً شرعیاً + فلا طاقۃ لاحد ان یبدلہ تبدیلاً او
یکثرہ تکثیراً + او یوولہ تاویلاً + ولا ینبغی لغیر المجتہد ان یتبعہا
تلفیقاً + لانہ کان تلہیاً تحقیقاً + وکان التلہی حراماً + ولا یکون الحرام فی الشرع
مراماً ثم الف المحدثون فی الصحاح من بعد المائتین وغیرہم من بعد ثلثمائۃ
مائۃ احادیثاً واثاراً + فالف کل منہم بطاقۃ البشریۃ تالیفاً حمیداً اختیاراً او
اختصاراً + لیستحکم ما استنبطہ الائمۃ الاربعۃ استنباطاً محیطاً + واستخرجوا
استخراجاً بسیطاً + ولان احدہم اراد ان یجدد للناس منہا مذہباً جدیداً
وان یتخذوہ بمخالفۃ الائمۃ قولاً سدیداً + لان کل واحد منہم کان کان عطاراً
حریزاً رطباً ویابساً + وما کان لباس اجتہاد لابساً + وما کان فیہ متحکماً

لڑائی کو مصلحت نجان کر انکو خلافت حوالہ کی اور شہید ہوگئے پہر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے رحلت کے بعد اُن خارجیون نے یزید کے لشکر کے ساتھی و مددگار ہوکر حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا اور اُسکے حکم سے مدینہ منورہ کو لوٹ کر بہت سارے صحابیونکو قتل عام مین لائے پہر یزید کے ہلاک ہونیکے بعد مختار نے کوفہ مین خلیفہ ہوکر یزید کے لشکر و مددگارونکو قتل عام کیا بعد اُسکے ایک دوسریکے پیچہے بہت آدمی خلیفہ ہوکر اُس اطراف مین اقسام طرحکے فساد برپا کرتے رہے جسکے باعث ملک عرب وغیرہ مین ظلمت فساد فسق و فجور سے اندہیارا ہوگیا بہترین مغلوب و عاجز ہوگئے دین اسلام مین فتور و قصور حد سے زیادہ پڑگیا ایسے وقت مین سب سے پہلے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور روایت کے رو سے اسّی ہجری مین پیدا ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کے کتنے یار و اصحاب و تابعین سے علم دین حاصل کرکے کمالیت و اجتہاد کے درجہ مین پوہنچکر مسائل احکام شرع کو قرآن شریف و احادیث سے استنباط نکال کر ہزارون شاگردونکو فیض عام دین کے علم کا پوہنچایا اور ابن المبارک نے مناقب مصنف مین امام اعظمؒ کے کہا ہے + کہ لا ینبغی لاحد ان یقتدی من دونہ غیراً واثبت فی مناقبہ ما اثبت وما ادریکم ما اثبت الی ان قال شعراً +

لقد زان البلاد ومن علیہا + امام المسلمین ابو حنیفہ + باحکام واثار وفقہ کآیات الزبور علی صحیفہ + فما فی المشرقین لہ نظیر + ولا فی المغربین ولا بکوفہ + یبیت مشمراً سہر اللیالی + وصام نہارہ للہ خیفہ + فمن کابی حنیفہ

اربع وماتین و توفی عشیۃ یوم الاحد لخمس او ست بقین من رجب بنیشاپور سنۃ[204] احدی و ستین و مائتین + و نیز دو از امام احمد حنبل و دیگر ائمہ اعلام حدیث دارند و چون بخاری در آخر عمر بہ نیشاپور آمد مسلم ملازمت او کرد و استفادہ نمود رحمۃ اللہ علیہما و اما ابوداؤد وے نیز شانی عالی دارد[261] در علم حدیث و از صاحبان امام احمد ست + ولد سنۃ اثنتین و مائتین[202] توفی بالبصرۃ لاربع عشرۃ بقیت من شوال سنۃ خمس و سبعین و مائتین[275] رحمۃ اللہ علیہ و اما ترمذی نیز یکے از حفاظ اعلام حدیث ست و او را در فقہ نیز ید طولی ست و از محمد بن اسمٰعیل بخاری اخذ حدیث کردہ و لد فی[279] و توفی بترمذ لیلۃ الاثنین الثالث عشر من رجب سنۃ تسع و سبعین و مائتین + و معنا کہ این مرد را با ائمہ اہل قیاس و اجتہاد تعصبے بود خصوصاً با امام اعظم ابوحنیفہ کوفی و لہذا ذکر این امام اجل و اصحاب وی در کتاب خود و ذکر اقوال علما صریحاً ہیچ جا نکردہ + و اما نسائی نام او احمد ست وفات او بمکہ سنۃ ثلث و ثلث مائۃ[303] و وی نیز یکے از علما حفاظ و فقہا ست اخذ کردہ حدیث را از ابی داؤد و عبد اللہ بن احمد بن حنبل را ملاقات کردہ و طبرانی و طحاوی از شاگردان او بند + و در بعضے مواضع کہ ابوداؤد و ترمذی باخراج حدیث کردہ اند نسائی از ان اجتناب نمودہ بلکہ از اخراج حدیث از بعضے رجال شیخین نیز تجنبے می کند اما سادس نزد بعضے سنن ابن ماجہ ست و نزد بعضے موطا و مختار صاحب جامع الاصول ہمین ست و موطا جمع امام مالک ست و وے مقدم ست برین مذکورین زماناً و فضلاً و برکتاً ولادت امام مالک در سنۃ خمس و تسعین[95]

كاملاً + وطبيباً حاذقاً عاملاً + بل كان لاحد الائمة مقلداً متبعاً سعيداً
ومقتدياً ومعتقداً ومريداً + امّا من الف منهم لاحاديث متعصّباً لامام
الائمة ومعانداً فلا تلتفتوا اليه ابداً فالحمد لله الذي جعلني مقلداً لمن
كان ولياً كاملاً مجتهداً صالحاً زاهداً عارفاً برّاً تقياً نقياً مجتهداً تابعياً و
كان افضلهم فضلاً + واعلمهم علماً + واورعهم ورعاً + واقربهم زماناً +
واعظمهم اماماً + اور شرح سفر سعادت میں مرقوم ہے
کہ این چہار تن از امامان دین ومقتدیان ملّت اند کہ ضبط و ربط احادیث
واقوال صحابہ وسلف وتطبیق وتوفیق میان آنہا نمودہ وتفسیر وتاویل
وبیان ناسخ ومنسوخ کردہ وغایتِ بذل مجہود درین باب فرمودہ
استنباطِ احکام بقیاس واجتہاد از نصوصِ کتاب وسنت نمودہ اند در
غیر مجتہد آنرا جز تابع ایشان بودن چارہ وحیلے نیست ومشایخ طرق
وبزرگانِ ایشان ہمبرین مذاہب بودہ اند یا رب مگر آنہا کہ یکے از ایشان
بپایۂ اجتہاد رسیدہ موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتہادی نمودہ
باشند + وبالجملہ مذاہب حق وطرق وصول بمنزل مقصود وابواب آمد خانۂ
دین این چہار ست وہر کہ راہے ازین راہہائی ودری ازین درہا اختیار نمودہ
براہِ دیگر رفتن ودرے دیگر گرفتن منظور کند عبث وبیہودہ باشد وکارخانۂ عمل را
از ضبط و ربط بیرون افگندن واز راہِ مصلحت بیرون افتادن ہست + +
ولد البخاری یوم الجمعة الثلاث عشرة لیلة خلت من شوال سنة اربع وتسعین ۱۹۴
ومائة وتوفی لیلة الفطر سنة ستة وخمسین ومائتین ۲۵۶ وولد مسلم سنة

یا حوضے یا بعد وی بود از دریای علم و چشمۂ فضل و باران رحمت و صلی اللہ
علیہ و سلم و چون اوقاتِ صحبت مختلف بود و ہمہ در یک وقت ہمیشہ در
مجلس شریف مجتمع و نیز فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم در نوافل و مستحبات
و فضائل اعمال الا در فرایض و واجبات دایم بر یک نسق بود بجہت و فور شفقت
و توسعۂ رحمت بر امت تا بحد وجوب نرسد و اکثر چنان بود کہ بہر عمل کہ وی
صلے اللہ علیہ و سلم مواظبت نمودی واجب گشتی و حکم الہی بفرضیت و وجوب آن
نازل گردید باین سبب کہ مذکور شد ہر کدام از ایشان دید و دریافت انچہ دیگری
ندید و در نیافت و از ینجا مخالفتی و مغایرتی در علوم صحابہ پیدا آمد و بعد از
گذشتن آن سرور ہر کدام از ایشان با نصیبۂ از فیوض علمی انوار سنت در بلاد
و امصارِ اسلام متفرق گشتند و نشر علوم و احکام نمودند و جماعۂ دیگر از عرب و
عجم کہ نہ بشرفِ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم و دریافت زمانِ نبوت مشرف
و فائز گشتند بخدمت ایشان بشتافتند و بملازمت صحبت ایشان اقتباس انوار
علوم نمودند و ایشانرا تابعین خوانند و جماعۂ کہ شرف ملازمت صحابہ را نیز در نیافتند
و بملازمت تابعین در آمده استفاضہ و استفاده نمودند ایشانرا تبع تابعین گویند و
این ہر سہ گروہ یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین مقتدایانِ دین و بہترین امت
اند بحکم حدیث متفق علیہ کہ فرمود خیر امتی قرنی الذین انا فیہم ثم الذین
یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث + و در تابعین و تبع تابعین بجہت اختلاف
علوم و کثرت وقایع و حوادث و انسداد حجاب بجہت بعد زمانِ نبوت در رو دلہا
وحی اجتہاد کثرت یافت و اختلاف شایع شد و در حقیقت باعث توسیع امر

و وفات در تسع و سبعین و مائة [۱۷۹] و عمر شریف وی هشتاد و چهار [۸۴] سال و بعضی
نود گفته اند و وی امام ست در فقه و حدیث اخذ کرد علم را از قدمای تابعین
و کبار ایشان و وی شیخ مشایخ احمد بن حنبل و یحیی بن معین ست و یحیی بن سعید
القطان گفته ست که نیست در قوم اصح حدیثا از مالک و گفته اند اول کسیکه
تصنیف کرد در حدیث او ست و لیکن کتاب وی جامع ست صحاح را و غیر آن را
و اول کسیکه تصنیف کرد در صحاح مجرد بخاری ست و اما ابن ماجه توفی سنة
ثلث و تسعین و مائتین [۲۹۳] و گفته اند بعضی از رجال احادیث وی مطعون اند و متهم
بکذب و سرقه احادیث و حکم کرده شده ست بر آنها ببطلان و سقوط و نکارت و آنها
که تقدیم کرده اند او را بر موطا و یکی از کتب سته شمرده بجهت کثرت زواید او ست
بر کتب خمسه بخلاف موطا و بعضی گفته اند که کتاب دارمی سزاوار ترست
بگردانیدن وی سادس کتب زیرا که رجال وی در ضعف کمتر اند و وجود احادیث
منکره و شاذه در وی نادرست اگرچه احادیث مرسله و موقوفه در وی بیشتر از
کتاب ابن ماجه ست توفی یوم الترویة و دفن فی یوم عرفه سنة خمس و خمسین [۲۵۵]
و مائتین + بیان منشاء اختلاف مجتهدین و ذکر ائمه اربع و بیان حکم اتباع
ایشان + بدانکه صحابه را رضی الله عنهم برکت صحبت رسول الله صلی الله
علیه و سلم و نورانیت باطن و صفائی عقیدت اختلافی و اشتباهی در میان
نبود و بجهت سطوع انوار کتاب و سنت و حضور نور نبوت و شهود موارد
وحی و تنزیل حاجت بقیاس و اجتهاد نه مگر در مسئله چند که بعد از رحلت آن
حضرت صلی الله علیه و سلم اختلاف گونه پدید آمده هر کدام از ایشان مثل نهرے

جدا ساختند و در علم حدیث کتب تصنیف کردند و مجتهدان امت بسیار بودند
وانچه قرار یافت و باقی ماند از مذاهب اہل سنت و جماعت چہار مذہب مشہور
ست که در اعتقاد و اصول دین باہم یکے بوده اند و در فقہ و فروع در بعضے
مواضع مختلف اقدم و اسبق ایشان امام اعظم ابو حنیفه نعمان بن ثابت
کوفی ست ولادت وی در سنه ثمانین و فاتش در مایة و خمسین و جماعه را
اختلاف در آنکه وی از تابعین ست یا تبع تابعین باتفاق بر آنکه در روزگار
وی چندین از صحابه بوده اند انس بن مالک ببصره و عبد الله بن ابی اوفی در
کوفه و سهل بن سعد الساعدی بمدینه و ابو الطفیل عامر بن واثله که آخر صحابه
رسول الله اند در وفات بمکه و بعضے جز این چهار تن را نیز شمرده اند صاحب
جامع الاصول گوید که ملاقات ابو حنیفه باینها و اخذ حدیث از ایشان نزد ارباب
نقل بثبوت نرسیده و اصحاب وی میگویند که وی جماعه از صحابه را دریافته و از
ایشان روایت کرده ست و ویرا مسندیست که احادیث را در روایت از صحابه
مذکورین روایت کرده ست گفت بنده مسکین عبد الحق بن سیف الدین
خصه الله بمزید العلم والیقین و در واقع از حساب عقل بسے دور مینماید که صحابه
رسول الله در روزگار وی باشند و وی قصد ملاقات ایشان نکند و ایشانرا
در نیابد با آنکه وجود قدوم او در بلاد که ایشان بوده اند ثابت شده و مدت
بست سال زندگانی کرده چه وجود صحابه تا آخر مایة بصحت رسیده ست مالک
حق باصحاب اوست که گویند جماعه صحابه را دریافته ست والله اعلم و وے جماعه کثیرا
از قرناء تابعین دریافته و در فتاوی و اجتهادات با ایشان مزاحمت کرده

وسعت دائرهٔ رحمت حق گشتند ولابد چون مجتهد را اطلاع بر معانی قرآن
واحادیث واقوال سلف ومعرفت ناسخ ومنسوخ شرطست ایشان هم
فقیه باشند وهم محدث تا آورده اند که نزد امام اعظم ابو حنیفه رح صندوقها
بود از صحائف حدیث ولیکن اشتغال وی ویاران وی رحمة الله علیهم درجانب
فقه ووضع مسائل واستیعاب اصول وفروع آن غالب افتاد وسلسلهٔ روایت
احادیث از ایشان کمتر برپا شد نه آنکه تمسک واستدلال ایشان باحادیث
نبود حاشا وبعضی گویند غالباً مذهب ایشان عدم صحت نقل بالمعنی ست واکثر احادیث
اینچنین منقول ومروی اند پس از جهت عدم احتیاط درین شان کمتر روایت
کرده اند واین سخن مدخول ست بانکه اگر نقل بالمعنی نزد ایشان جائز نبودی تمسک
بآنها نیز نکردندی یارب مگر فرقی نهند در روایت وتمسک فتدبر وجماعهٔ دیگر
براه تاویل واجتهاد کمتر رفتند وبعمل بظواهر احادیث اکتفا کردند وایشان را اصحاب
ظواهر خوانند چنانکه دیگران را اصحاب الرأی گویند وتمامه مجتهدان اصحاب الرأی اند
خصوصیت بابو حنیفه واصحاب وی ندارد یارب مگر خصوصیت این اسم با ایشان از
جهت شیوع وکثرت باشد ودر اواخر زمان تبع تابعین و اتباع تبع ومن بعدهم
سلسلهٔ علم حدیث قوت دیگر گرفت وشیوع پذیرفت ورواجی تازه ورونقی
بی اندازه یافت وچون در آخر زمان صحابه واوایل تابعین بدعت خروج واعتزال
پیدا شده بود وبحکم تعصب وخیانت بقصد ترویج مذهب مبتدع مستحدث وضع
افترا باحادیث راه یافته پس ائمهٔ حدیث واساطین ملت در مقام تصحیح وتنقید
احادیث آمده وتقبیح وتفضیح اهل بدعت نموده حق را از باطل وقوی را از ضعیف

بكتاب الله ثم بسنة رسوله صلى الله عليه وسلم ثم باحاديث ابي بكر
وعمر وعثمان وعلي رضي الله عنهم (وفي رواية) اخرى عنه ما جاءنا
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بابي هو وامي فعلى الراس والعين
وليس لنا مخالفة وما جاء عن الصحابة تخيرنا وما جاءنا عن غيرهم
فهم رجال ونحن رجال (وروي) عن ابي مطيع البلخي قال دخل سفيان الثوري
وحماد بن سلمة ومقاتل بن حبان وجعفر بن محمد وغيرهم على الامام
ابي حنيفة فقالوا بلغنا عنك انك تكثر من القياس في الدين واول من
قاس ابليس فناظرهم الامام يوم الجمعة في جامع الكوفة وعرض عليهم
مذهبه وقال لهم اني اقدم العمل بالكتاب ثم بالسنة ثم انظر بعد
ذلك في اقضية الصحابة فاذا اختلفوا ولم يتفقوا على شيئ قست حينئذ
فقبلوا ايديه وقالوا انت سيد العلماء زاد في رواية فاعف عنا ما مضى
فقال عفا الله عنا وعنكم (وكتب) ابو جعفر المنصور اليه قبل ان يجتمع
به بلغني عنك انك تقدم القياس على الحديث فقال ابو حنيفة ليس الامر كما
زعم من بلغك عني ذلك اذا جاء قولك فاعلم ايها الخليفة اني اعمل بكتاب الله
عز وجل ثم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم باقضية الصحابة ثم
اقيس بعد ذلك وليس بين الله تعالى وبين خلقه قرابة فهذا تصريح
من الامام بانه كان يقدم الاثر على القياس فضلا عن الحديث النبوي
وانه كان لا يقيس الا بعد ان لا يجد ذلك الامر في الكتاب ولا في السنة
ولا في اقضية الصحابة (وقال) علي ابن المديني ابو حنيفة روى عنه الثوري

ان يحتج به عند كثير من المحدثين وهذا النوع يوجد كثيرا في غير
مذهبه كما يعرفه من مارس الفن (فاعلم) ان مذاهب الائمة الاربعة
رحمة الله عليهم اجمعين + منسوجة من الشريعة المطهرة سداها ولحمتها
لا سيما مذهب امامنا الاعظم لكن وجوه استنباطه تدق عن ادراك
غالب عقول طلبة العلم وما يوجد في بعضها مما يخالف ظاهر الاحاديث
فهو بالنسبة الى مدارك انها امنا والاصح عنده من قوله صلى الله عليه و
سلم او فعله او من آثار الصحابة ما قام عنده بمقام اليقين وجعله حجة ثم
ايدم بالنظر فيه والاستكشاف لما يعارضه ويخالفه اذ لا يقول عاقل
ان الامام يجد في مسئلة نصا عن الشارع ويخالفه بقياسه ورايه حاشاه
من راي او قياس يخالفان الشريعة والذي اجمع عليه اهل مذهبه انه يأخذ
بخبر النبي صلى الله عليه وسلم ما جاء به فان اختلف خبران وكان لاحدهما
وجه في التاويل يوافق به الخبر الاخر الذي ليس له الا وجه واحد في الظاهر
وفق بينهما فان لم يجد خبرا عن النبي صلى الله عليه وسلم اخذ من آثار الصحابة
ما كان اقرب الى كتاب الله وسنة نبيه ويسمى ذلك اجتهادا (وروي)
ابو جعفر الشيرماذي بسنده الى الامام انه كان يقول نحن لا نقيس في مسئلة الا
عند الضرورة وذلك اذا لم نجد دليلا في الكتاب والسنة ولا في اقضية الصحابة
(وفي رواية) اخرى عنه انه قال انا نأخذ اولا بالكتاب ثم بالسنة ثم باقضية
الصحابة فنعمل بما تتفق عليه الصحابة فان اختلفوا قسنا حكما على حكم اذا اشتركا
في العلة الجامعة بينهما حتى يتضح المعنى (وفي رواية) اخرى عنه انا نعمل

مسلمان لوگ عمل کیئے چلے آتی ہین امام صاحب مذکور کی تقلید و تعلیم سے ہزار ان آدمی پیشوا جہان کے ہوے پس تعصب و نفسانیت کی راہ سے ایسے امام موصوف سے ضد و عداوت و بغض و مخالفت و عناد رکھنا اور تقلید و پیروی اُنکی نکرنا بڑی بے انصافی و حق تلفی و بی ادبی و گمراہی ہے مشکوۃ مصابیح والے شافعی ابن حجر شافعی بیہقی شافعی نسائی شافعی وغیرہم بہت محدثین نے تعصب کی راہ سے اپنے امام کی طرفداری اور اپنے اپنے استادون کے پیر استاد کیطرف اخذ احادیث ضعیف وغیرہ کے منسوب کئے اور یہہ فکر و خیال نکیا کہ امام اعظم رح اصل پیرو اُستاد ہین صحابہ اور تابعین کبار سے علم دین کا حاصل کرتا بعین سے ہو کر اصل اُستاد ہو اور سب امامون و محدثین اُن کے شاگرد یا اُن کے شاگردونکے شاگرد جہانتک نیچے جاوے چنانچہ امام مالک رح نے امام صاحب موصوف کی ملاقات و ملازمت حاصل کی اور اُن کے اجتہاد کا اتباع کیا اور بہت سے تابعین سے بھی علم حاصل کیا مجتہد ہو کر جدا امام ہو گئے اور ابو یوسف رح اور زفر رح اور محمد رح امام ابو حنیفہ کے شاگردونسے علم حاصل کر کے امام مجتہد ہو کر اپنے اُستاد کی تقلید و تابعداری مین قایم و مستقیم رہے پس امام مالک و امام ابو یوسف رح و امام زفر و امام محمد رح علیہم تبع تابعین سے ہوے اور شافعی رح امام محمد رح کی تقلید و شاگردی سے علم حاصل کر کے امام مجتہد ہوے اور اُن کے گھر مین طفلی وقت سے پرورش پا کر اُن کے پسر ربیب ہو گئے کیونکہ امام محمد رح جب وہی طفل تھے اُن کے ماکو اپنے نکاح مین لائے تو امام شافعی رح امام ابو حنیفہ رح کے شاگردو کے شاگرد ہوے پھر امام مالک رح کے شاگرد بھی ہوے اور اُنسے بھی

وابن المبارک وحماد بن زید وهشیم ووکیع بن الجراح وعباد بن العوام وجعفر بن عون وهو ثقة لا باس به ولذلک یقول الامام الشافعی فیه الناس کلهم عیال علی ابی حنیفة فی الفقه (قلت) اما الجواب عن الرای والقیاس فقد تعدد ویکفینا فی ذلک قول معاذ بن جبل حین ارسل النبی صلی الله علیه وسلم الی الیمن وسئله بم تحکم قال احکم بکتاب الله قال فان لم تجد قال اجتهد برائی ولا الو فقال النبی صلی الله علیه وسلم حینئذ الحمد لله الذی وفق رسول رسوله وهذا الحدیث صحیح ثابت فی الکتاب فمن طعن علی الامام ابی حنیفة فی استعمال الرای والقیاس فقد طعن علی معاذ بل علی النبی صلی الله علیه وسلم وقد راینا مذاهب جماعة ممن تکلم فی ابی حنیفة قد ذهبت واضمحلت ومذهب ابی حنیفة باق الی یوم القیامة وکلما تقدم ازداد نورا وبرکة والناس الآن مطبقون علی ان اصحاب السنة والجماعة هم اهل المذاهب الاربعة مثل ابی حنیفة ومالک والشافعی واحمد وکل من تکلم فی مذهب ابی حنیفة درس مذهبه حتی لا یعرف ومذهب ابی حنیفة باق ملأ الارض شرقها وغربها واکثر الناس علیه

اور اسیطرح امام صاحب موصوف کے مناقب واوصاف درمختار ردمختار کی شرح ردالمحتار وغیرہ ہزاروں حدیث وفقہ کی کتابوں میں موجود ہیں الغرض امام اعظم رح کے اوصاف اذکار کہانتک بیان ہوسکے جہان میں اُنکے مناقب واوصاف وفتاوی واحکام ومسائل ہزاروں کتاب ورسالوں میں مذکور ومشہور ومعروف ہیں اُن کتابوں کی دیکھے سے بینائی کہلجاوے گی وہی اصل استاد وپیشوا سارے اماموں واستادوں کے ہیں پرہیزگاری وپارسائی وعلم ودینداری میں اور اماموں ومحدثوں سے بہمہ صورت فوقیت وسبقت رکھنے والے ہیں اور اصحاب وتابعین وتبع تابعین کے زمانے سے آج تک تقلید واقتدا وپیروی ایک دوسرے کی بیچلتے ہوکر کے ساری جہان کے

کرکے ہزارون لاکھون آدمی صراط مستقیم پر قایم و مستقیم ہوئے **بیت**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + اگر کتنے محدثین تعصب
و نفسانیت کی راہ سے امام اعظم رح کی مخالفت و معاندت کرے تو اس سے
امام صاحب ممدوح کا کیا نقصان ہے چنانچہ ترمذی وغیرہ محدثون نے
اپنے امام کے فتاوے و مسائل و احکام کو ترجیح دینے کے لئے امام
اعظم رح کے فتاوے و مسائل و احکام کا خلاف کیا اور اُن کے فتاوے
و مسائل کے دلیلونکو اپنی کتابون مین کم نقل کیا اور اُن خارجیون کے نسلاً بعد نسلاً
کے اولاد و اولاد کے اولاد جہانتک پہنچے جاوے کہ جنھون نے مسلمانی دین
فتنہ و فساد ڈالنیکے لیئے وضع احادیث و نقل بالمعنی بتدیلات و تغیرات کے ساتھ
مبتلا ناکیا اخذ احادیث کرنے لگے اس شر القرون مین بہت شرار الناس پیدا
ہوئے بہت موضوع حدیثین وضع کین نئے نئے استخراج کئے اس صورت
مین رطب و یابس ناسخ و منسوخ قوی و ضعیف مرفوع و موضوع وغیرہ ہر قسم کے
سب جمع ہوئے ایک دوسرے کے رجال و راویونکو غیر اعتبار و طعن کرنے لگے
چنانچہ نسائی نے بعضے مواضع مین ابوداؤد و ترمذی کے اخراج حدیث
سے اجتناب کرتے ہین بلکہ بخاری و مسلم کے رجال سے کہ اُنسے اخراج
حدیث کا کیا ہے تجنب کرتے ہین اور ابن ماجہ کے بعضے رجال تو مطعون
و متہم ساتھہ جھوٹ بولنے و چوری احادیث کے ہین اسیطرح حدیث کی
کتابونمین بہت سے غلاف و اختلاف ہین اُنمین تمیز و امتیاز صحیح وغیر
صحیح وغیرہ کا کرنا بہت مشکل ہے پس اُن کتابون کے روایتونکا اعتبار

کچھ علم حاصل کیا پس امام شافعی رح بھر صورت امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد کے
شاگرد ہوے لیکن وے اپنے استاد کیطرح مجتہد ہوکر امام ابو حنیفہ رح کی
تقلید و تابعداری مین موافقت نکر کے بہت فروع مسائل مین امام صاحب
موصوف سے اختلاف کیا اور امام مالک رح نی امام ابو حنیفہ رح کے ساتھ
اصول و فروع مسائل مین اکثر موافق ہین مگر کہی فروع مسائل مین فرق
کیا پھر امام مالک رح امام احمد بن حنبل کے شیخون کے شیخ ہین اور امام
شافعی رح کے شاگرد ہی سے بھی علم حاصل کر کے امام مجتہد ہو کر امام ابو حنیفہ رح
کے ساتھ اصول و فروع مسائل مین اکثر موافقت رہی مگر کہی فروع مسائل مین
فرق کیا پس امام شافع اتباع تبع تابعین سے ہوے اور امام احمد حنبل اتباع اتباع
تبع تابعین سے ہوئی بھی بخاری محدث اور مسلم محدث امام احمد حنبل رح سے علم
حاصل اور دوسرے لوگونسے بھی اور بھی مسلم نے بخاری کی ملازمت پاکر استفادہ
حاصل کیا اور ابو داؤد محدث بھی مصاحبونسے امام احمد رح کے ہین اور ترمذی
محدث بخاری محدث کے بیٹے محمد سے اخذ حدیث کا کیا اور امام احمد کے بیٹے عبد اللہ
سے بھی ملاقات کی اسیطرح اور محدثین بھی ایک دوسرے کے شاگردونسے ہین
غرض کہ تمامی امام مجتہدین تمامی محدثین وغیرہ ابو حنیفہ رح کے عیال مین داخل ہین
اب چاہے کوئی اسبا تکو مانے یا نمانے اصل حقیقت و نور علم امام ابو حنیفہ رح کا
چاند سا روشن ہو رہا ہی اگر کوئی اندہی کو یہہ نہ سوجھے اور بینائی نہو وے تو
کوئی کیا کریگا ہزارون لاکھون آدمی اُنسے فیضیاب ہوکر سارے جہان مین ہزارون
لاکھون آدمیونکی آنکھین اُنسے کھل گیئن اور اُنسے نسلاً بعد نسلاً آدمیونکا علم کامل حاصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہٖ و اصحٰبہٖ اجمعین ۞ امابعد ناظرین رسالہ ہٰذا کی ضمیر مہر تنویر پر روشن وہویدا ہو کہ چند روز وسے بعض اشخاص گم کردہ راہ نے اپنے زعم باطل اور خیال خام مین وسعت آباد دین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہزبران بیشۂ تحقیق وشیران معرکۂ تدقیق سے خالی تصور کر کے اغواء واضلال عوام کالانعام شروع کیا یعنے آیات فرقان حمید اور اخبار سید المرسلین مین بانواع حیل تاویلات لاطائل پیدا کر کے نقیض وخلاف مین آئمہ ہدیٰ رضوان اللہ علیہم علے الخصوص امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بیڑا اوٹھایا ۔ اور اون کے اجتہاد وتحقیق کو عکس کتاب وسنت ٹھہرا کر حتی الوسع سواد اعظم سے بچلکر من شذ شذ فی النار ۔ کا مصداق بنایا لیکن اس سے بیخبر کہ اجتہاد آئمہ ہدیٰ نور بصر ہے اور کتاب وسنت اشعۂ شمس وقمر جسطرح شعاع شمس وقمر سے بلانور بصر دیدۂ کور کو استفادہ نور سے معذور ہے اسیطرح بلاوساطۂ تقلید ائمہ موصوفہ منزل مقصود تک پونہچنا معلوم اسلئے کہ تقلید مذکور عین اتباع شریعت نبوی صلعم ہے اور اُس سے انحراف سراسر ضلالت وگمراہی ہے ۔ اونکے درجۂ اجتہاد تک نہ پونہچنے پر اجماع اکثرین امت ہے اور ایسی جماعت عظیم کا اجماع علی الباطل خلاف قیاس اہل بصیرت ہے ۔ چونکہ فی الحال مستعان ونا ابن عبد الوہاب

کرکے امام صاحب موصوف کے فتاویٰ کی کتابونکو رد کرنا اور اعتبار نکرنا
بلکہ اونسے اعراض و انکار کرنا امر حق سے دور پڑنا اور صراط مستقیم سے
بہکنا و بہٹک جانا ہے العیاذ باللہ منہ اللہ تعالی مجھکو اور سب مسلمانونکو
اس سے بچاوے اب اس آخر زمانے مین واقف اسرار فروع و اصول
عارف اخبار معقول و منقول عالم محقق فاضل مدقق جناب مولوی عبد القادر مدرس
رحمۃ اللہ نے اس امر در پیش مین عوام مومنین کے افہام اور لامذہبون کے
مکر و فریب و شک کے دوری کے لیئے بہت کوشش کرکے تذکرۃ المذاہب
اور احسن الادلۃ القویۃ یہہ دونون معقول و مقبول کتابین جو تصنیف کین ہین
بس ہے اللہ تعالی کے درگاہ مین انکی کوشش مشکور ہوجاوے اس سے زیادہ بیان کرنیکی
کچھ حاجت نہین جنکی آنکھین بینائی کھلی نہونگی + البتہ ان باتونسے کھل
جاوینگی پس اب مومنونکو چاہیئے کہ ان لامذہبون کے اغوا و دغابازی
و مکر و فریب و حیلہ سازی سے دور بہاگین اور انکی چکنی چکنی باتونسے
بہک و بہٹک و گمراہ نہوجاوین + واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

تمت

فقیر حقیر ہدایت اللہ بہرائی عفا اللہ عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الله الله ما اعظم شانه وما احسن هانه سبحانه سبحانه في وصفه عن عقول + هو الذي ارسل رسوله يهدي الى الصراط المستقيم ويهدي الى الدين القويم والصلوة والتحيات عليه وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحبه المخلصين الراشدين وائمة المجتهدين الراسخين سيما اولهم واولهم رتبة وازمنة اماما ومقتدانا الامام الاعظم النعمان + ابن الثابت الكوفي شكر الله سعيه في احياء كلماته واستنباط احكامه من الكتب والسنة والاجماع والقياس اما بعد فقد القي الي كتاب كريم وما ادريك ما الكتاب هو كتاب عزيز لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه اما هو كتاب يكشف السوء عن وجوه المترددين وها هو خطاب ينزع السواد عن قلوب الزائغين وما ظنك انه سيف مسلول على عنق الوهابية الخبيثة وسهم مسموم في اكباد النجدية النجسة الذي اعلى بضاعتهم الطعن في ائمة الدين واقصى صناعتهم القدح في الاولياء المتقدمين على قلوبهم اكنة لا يفقهون حديثا ويحسدون الناس على ما اتهم من الله فضلا عظيما عاملهم الله بعدله لعنهم ولو ابعدهم من فيضه فطالعته على سبيل الكمال فوجدته صحيحا مقرونا بالحق والصواب ويلقى بالقبول لدى اولى الالباب ابوابه مقاصد لها اية كاتجاثمين من اصدل الدراية ورواياته مروية عن الثقات العدول كاسناده مصححة من الروايات القبول تماهيده

نجدی خصوصًا میان نذیر حسین صاحب نے تمام ہمت کو اس امر مین صرف کرنا شروع کیا کہ کسیطرح حضرات آئمہ مذہبی سے لوگونکو بدظن کر کے زمرۂ ید اللہ علی الجماعۃ سے خارج کردین بناءً علیہ عالم نبیل فاضل جلیل عدیم المثیل فقیہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف جناب مولنا عبد القادر صاحب دام فیضہم نے محض بنظر اظہار حق و خیر خواہی مسلمین رسالہ احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ باوجود قلت فرصت و کثرۃ شغل عرصہ قلیل مین ایسا تالیف کیا کہ ہر موافق اور مخالف کے زبان سے وجاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا بے اختیار سرزد ہوا۔ مقلدونکو چاہیئے کہ اسکو حرز ایمان سمجھکر دلمین جگہ دین اور ہرگز غیر مقلدون کے طرف مائل نہو دین تاکہ صراط مستقیم سواد عظیم سے منزل مقصود کو نہ پہنچیں ایسا نہو کہ قافلہ سے بچھڑکر راہ مین سرگردان پریشان ہوکر متاع ایمان کھو بیٹھین

وما علینا الا البلاغ المبین

والحمد للہ رب العلمین

حررہ محمد حسین ساکن لکھنوال ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تزئین کلام ایزدیست و توشیح نظم ثنای یزدانی + ابتدای امور دربیدای
ابتری حیران و سرگردان + تا آنکہ رہنماے محمدت دستش نگیرد و کار ہاے
ذوبال در تیہ رسوائی و بیبرکتی سراسیمہ و پریشان تا آنکہ قائد ستائیش بمنزل مقصود شہ
نرساند + صلوٰۃ کہ رفیق راہ حمد ست در بدو ہر امر خطیر بحدیکہ نہایتش چون عدد
لاینتہی الی الامد و درود کہ انجامش چون انات غیر المنتہی الی الحد ست بر سید
بشیر عدیم النظیر بل ممتنع العدیل و المثیل محمد ن الہادی الی سواء السبیل المہبط
الجبرئیل و بر آل نبیل و اصحاب جلیل او فائز باد + مطفی نوائر فتن نجدیہ و ماحی
رسوم محدثۂ وہابیہ رسالۂ ما احسن الادلۃ القویۃ لدفع الحیل الوہابیۃ کہ ادلۂ
کاملہ اش چون بنیان مرصوص + براہین قطعیہ اش معقول و منصوص + اظہار حق
از ہر نکتہ اش پیدا + انتصار اسلام از ہر لفظش ہویدا + نقوض واردہ اش بر مزعومات
خصم ارتفاعش از طوق بشر خارج اجوبۂ ساطعش از شبہات واہیہ معاندش مثل سیف
علی سفست بر گردن خوارج + ماہران علوم شرعیہ واقفان فنون عقلیہ کہ
ژرف نگہان تحقیق و باریک بینان تدقیق اند + اگر پرتو از جمال آبکار
افکارش و اشعۂ از حسن عرائس انظارش برایشان تابد جان و دل مرہون نگاہش
سازند و عقل و ہوش باختۂ مشاہدہ اش گردانند + چرا نباشد کہ مطرح اشعۂ
نیر اعظم و مطمح انظار و مجمع آب زلال افکار بحر عذب اعنے جناب محی مراسم ملت
رافع اعلام سنت ہادی گم گشتگان تیہ ضلالت سد یاجوج طغیان دستگیر لغزیدہ

براعات الاستدلال على المهمات النبال وتقاريبہ سہلة الجمال لحل
عقد الاضلال دلائلہ رشیقة المرام وبراهينہ انيقة النظام واشكالہ
كشكل المجسطى معضلات الانحلال ولوامعہ كموانع الفلسفى متعسرة الزوال
مامن بديع الاروعى ومامن بيان الاودع فيہ كيف لا وقد صنفہ
الفاضل العلامة وصنف التحرير الفهامة صدر الافاضل فخر الاماثل
عالم الفروع والاصول ماهر المعقول والمنقول مولانا اللوذعى اللالمعى
ذوالمجد والجاہ مولوی محمد عبد القادر هوگلوی
لازال علم ارشاده وافادتہ مرتفعا فى مضمار العالم ومابرح قلم اصلاحہ
وافلاحہ ناسخا على صفائح المعالم فللہ دره وعلى اللہ اجره ولعمرى
ان مولانا جل قدره جهد غاية الجهد فى ترئيفهم وبذل اقصى الهمہ
فى تزعيفهم عند فساد الزمان فى الاتباع والتقليد وخلائل لعناد فى
النبوة والتوحيد واندراس آثار الشريعة الحنفية السمحة البيضاء
والتباس رسوم الفقة المتفقهة المنقحة الغراء وشيوع مسائل اهل البدع
والاهواء وذلوع رسائل الخدع والارداء فهم اضلوا وضلوا عن
سواء السبيل واللہ يهدى كل غوى وضليل فهذا تذكرة
منہ للطالبين المسترشدين وموعظة للمتقين المهتدين
شعر فما مات من خيره واصل وما غاب عن نجح صرح ضاح
واللہ يهدى من يشاء الى صراط المستقيم فقط تمام شد تقريظ
از بنده امام الدين ساكن لكهنن والا ضلع گجرات پنجاب

امام الدين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ القوی المتین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی آلہ وصحبہ الاکرمین وعلی الائمۃ المجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف لطف اللہ جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ انی طالعت ھذا الکتاب واطلعت علی ما تضمنہ من العجب العجاب فوجدتہ کتابا قد اشتمل من التحقیقات الرائقۃ علی ما ھو مختار العظماء واحتوی من التقریرات الفائقۃ علی ما ذھب الیہ جم غفیر من الفضلاء یرشد الناظر الی الحق الصریح والقول المنصور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ ای کہ ہستی طالب راہ صواب + رو مگردان زین کتاب مستطاب + خویش بنگر دلیل از من مخواہ + آفتاب آمد دلیل آفتاب + جزی اللہ مصنفہ احسن الجزاء واوصلہ الی امنیاتہ بحرمۃ سید الانبیاء علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا

تقریظ ہذا مولوی لطف اللہ صاحب ساکن کویل عرف علی گڈہ دام اللہ فیوضہم

نقل مہر مولوی لطف اللہ مدرس علیگڈہ



قربان مولٰنا محمد عبد القادر صاحب مد اللہ ظلال نوالھم علی
رؤس الطالبین والمستفیدین امین یا رب العالمین

حررہ کریم بخش مفتی ساکن املی متعلقہ لکھنوال
ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رأیت ھذہ الرسالۃ مسمی بما احسن الادلۃ لدفع حیل الوھابیۃ
فوجدت ما فیہا مطابقا لما فی الکتب المعتبرۃ المتداولۃ وموافقا
لما علیہ اھل السنۃ والجماعۃ واللہ اعلم

حررہ مولا بخش خاطر الملک ساکن نوشہر ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مطلب کتاب ما احسن الادلۃ القویۃ لدفع حیل الوھابیہ بہت
خوب ہی اور درست ہی لائق عمل کرنے کی ہیں حررہ فیض احمد مفتی لکھنوال ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ کتاب ما احسن الادلۃ القویۃ لدفع حیل الوھابیۃ جسکو مولٰنا
محمد عبد القادر صاحب ہوگلوی نے ہزار محنت اور ہزار جانفشانی سے تصنیف کی ہی
سو بلا ریب قابل عمل ہے اور کتب معتبرہ متداولہ اسپر گواہ ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

کتبہ مسکین محمد امین ساکن لکھنوال ضلع گجرات پنجاب



(آن نور یقین ست) و قرب منزل (از حضرت جناب رسالت مآب) صلی الله
علیه وسلم که قرآن بعینه زمان اصحاب رضی الله عنهم ست) چندان ستمها برکشیدند
که تا برونه اوپسین لسنده ماندند و نیز بعد ازان هم پاینده خواهند ماند با ینمعنی چندی
ازانها در گیتی ناپائدار بکار آمدند و مے آیند و خواهند آمد و چندے ازان برای
روز رستخیز وپسین از ذخیره پاینده و ارزنده خواهند ماند هزارها دفاتر الکتب ازانها
مملو و مشحون اند + جناب اسد الله الغالب علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه ازبرای
افهام معانی ازان کلمات طیبات یعنی (کلام الله تعالی و کلام الرسول صلعم و کلام اصحاب رض)
درجه درجه بمنزلة منزلة قواعد و ضوابطے پیدا کرد و ابو الاسود دیلمی که (اوستاد حضرات حسنین
رض بود) حسب ارشاد فیض آباد آن سلطان بارگاه شهامت بروزے دوصد
کما بیش مسئله استخراج نموده اجزا مرتب داشت یعنی (شانزا این قواعد حاجتی نا
نبود) بلکه برای همچو پس ماندگان کم فهم کم رای راهی رست بیافرید یا للعجب شے
نیابیم و از بانه در آئیم و علم جبراً الی یومنا هذا اگرچه یاران مهیروان در استخراج مکنونات
قرآنیه و حدیثیه برای ماکمترینان جای نگذاشته اند مگر خهی رحم دلی و شفقت
درونی آن والیان ملک هدایت باید دید که با وجود چندان کد و کاوش که در اظهار
فرمودند رعایتاً لاحوالنا و صوناً لاقوالنا قواعد هم برای ما استنباط فرمودند و نگذاشتند
تا گونه لغزشے بما راه یابد و تغیرے و تبدلے در الفاظ حامله معانی پیدا نیاید و الی الان
همچنان نجم سعادت ما بندگان در ترقی ست + ازدون بندگانی چند پیدا شده اند
که دران راه نمائیها دستی می اندازند و کرده های و گفتهای آن بزرگواران را
از راه تعلی نفس و امید تجلی خودها از راه گردانده و بشیوه نفسانیت شتافته و بگو

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب ليهتدى بمفاهيمه العزيزة اولوا الالباب
الذين افصح منهم بكرمه ولطفه ما هو المكنون المبطون من الكتاب
الحمد لله الذى نزل على عبده القرآن العظيم المجيد الذى فى اللوح المحفوظ
ليكون للعلمين نذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا ان يهتدى به
من ابتغى الهدى وابتدر + ويضل به الذى غمرة الغى ونكر فلله الحمد
على ما قضى وقدر ونهى وامر + وسن لنا من الدين الحنيف وما رسنا به
ما هو اهدى واموه بلسان عربى مبين + لكيلا يثقل على التالين
المؤمنين + وان سواه الا الفضل المبين رحمة ومنة منه لئلا نضل فى ظلام
ظلام الجهل + ولولاها لهوينا الى الخطاء والزلل + ولانكبنا فى هوة الخطل
وارسل رسوله بالهدى ودين الحق الاكمل الاعدل الاهدى ورضى الله تعالى
لنا به وخصنا به تكرمه بالحسنى + تا نگهداردمان به بيان راست تر وانهار
آن حق از گمراهى وحيان سيدا و آشكار گفت كه يارانش را جاى آشكار كردن
نگذاشت + سلمنا اگر ماند باندیشه نيک وراه روشنى به بركت همدمى وهم نفسى
وهمقدمى حضرت رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم در اندرون شان بود) گيتى
وشيتى ميان خود بانهاده جاى انديشه نگذاشتند وازكيت وذيت وارستند
وان هذا الا بمحض فضله واحسانه علينا والله ذو الفضل العظيم على الناس وعلينا و
لكن اكثر الناس لا يعلمون + همچنين پيروان شان رحمهم الله بصفائى دل كه

انکار ائمہ اربعہ سیما حضرت اعلیٰ و اقدس ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بہ بینند کہ از کجا تا کجا
می برد یعنی از عبدیت و معبودیت می کشد + باید شنید معنی لغوی تقلید
(قلادہ در گردن کسے انداختن (کار بگردن کسے سپردن) تیغ بگردن آویختن
آویزن باید شنید کہ چون روز نخستین خلعت خلافت انی جاعل فی الارض
خلیفۃ + زیب تن مبارک حضرت ابو البشر علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام شد
و تاج اصطفے مزین فرق والا یش گشت ملاء اعلیٰ ندا امر فاسجدوا گوش کردہ
منتہض سیادت اطاعت فسجدوا آمدند (و این امتثال را تقلید نامند) کہ در گردن شان
قلادۂ الطاعت استادی خواجہ ابو البشر انداختہ شد کہ این استاد شما است
حقش دانید و این را قلادۂ اطاعت نام نہادند و ہمچنان شد و مقلد و مقلد آمدند
مگر آن یک نفر کہ سرکش و نافرآمد و بطمع خام از ان امتثال سر باز زد و رکن
الی مارکن و شحن حماشحن + علاوہ بر آن کلمہ دعوی انا خیر منہ بر زبان
راندہ بدلیل عقلی چنانکہ وند است کہ بحضور خداوند خداوندان دلیل عقلی نمی چلید
و مورد طرد و لعن ابد الآباد آمد + و این قلادۂ شقاوت خوانند کہ از ان براہ
کژی کشیدہ شد + فئۃ اولی لبب آن اطاعت وانقیاد محفوظ الحال و معصوم
المقال آمدند + فئۃ ثانیہ یعنی آن یک نفر ہمچنان کان شخص بصرہ الرمد
الی السما لکی ینظرہ انہ انما یقع طوق الطرد من الھوا رفال امرہ الی ما ال فنقض
علیہ الوبال و بطر از بر نکال + ان علیک لعنتی الخ در خور اقبال آمد + فالحمد للہ العلی
الحکیم حیث اکرمنا بفضلہ العام بتقلید و جعلنا بالاطاعۃ
کما ملکتہ علیہم السلام وادخلکم فی متابعۃ الشیطن الرجیم اللئیم

گمراهی سرنگون گشته هدایات نیک شان ابر گران مانند و هم شان را رحمهم الله
و هم گفتار و کردار شان از ابدی و پلیدی آمیخته نمانید + همسان جیلا بعد جیل و دهرا
بعد دهر ع یکی میرود دیگر آید بجا + سیما فی زماننا هذا بسبب بُعد زمان این
گروه شقاوت پژوه دامن همت بکمر خذالت چست بسته با آمرزگاری رئیس علیه اللعنة
و فرزندانش خذلهم الله فی الدارین در گمراه کردن اولاد ایمانداران جانفشانی
از حد گذرانیدند و در وعنهای سربسته ببغض و غ آراسته با آموزگاری رئیس خود
علیه اللعنة و فرزندانش خذلهم الله فی الدارین حواله نوک قلم داده در افزایش
وساوس خاطر مسلمانی چند و چند درآمده درپی تضلیل و تلبیس شان افتاده
و باقاویل واهیه و بابیه رخنه در سد عزت آن بزرگواران گذشته شکر الله
سعیهم انداخته راساً بر اساس تقلید و پیروی شان انکار آورند حالانکه ابیات

قد الف کل کتب + فی الفقه الفاز اهر + بلقی الی یوم الجزاء + من فضل رب قادر +
ویل لمن قد جنبا + عنهم و زیغ خاطر + بالکد انتقد شان + حیران و هائم
بی درج + مغبون عقل ناکل + مغرور شیطان بی سر + بزعم بانه عالم +
نصاحدیث مکثر + لو یکثرث فی سهوه + عن اخذ رب جابر + ینزل
علیه وابل + لا القهر الا الاله القاهر + نیکسر فی بحر الغوایة والنکایة ناکر +
لا علم له فی مکر + نوا خان بالابتر + ارفض سواد اعظما اعلی
و اولی منتشر + واختار حزباً ناشراً + بطال قدراً فاترا + واخی اشیاء طین
المذلة للخلائق کافر + اهوی جهنام القبائح + والفضائح من جره +
والکلام وان یطول ولکنی بحوله اجول و اقول + این قوم را

احق بالملک منه) وانا ایوید قولی هذا بقول صاحب القصیدة
الامالی ع ه وایمان المقلد ذو اعتبار + لفقه لاح فیمن الهلال
نمتد برانکنت ذوتدبر + ازانجا که هرکه ومه را در هر حالت و هر وقت دولت
علم دینیه نقلیه آسان نیست لهذا این قوم نوبت بنوبت دار بوار در صدد
تلبیس در آمده اند علی الخصوص درین ایام که معالم علوم عربیه نقلیه و باندرس
آورده هست و گرد جهالت بهوای بطالت بفلک پرانی گزیده این فرقهٔ خناس را
زیاده تر خیال اضلال بدماغ پیچیده ناخوانندگان علوم نقلیه را ازجا برده علم
ناموری بهام فلک برده اند + مگر با وجود اینهمه جهالت قبیحه و توارد حدثان شنیعه
باز شیران بیشهٔ فصاحت و کمال داد شجاعت کلیمی سید هند و بسر پنجهٔ تقریرات فصیحه
انیقه و تبیان رشیقه جلوه اولهٔ قبیحه شانرا از هم می درند + درین زمان که بکشاکش
آب و دانه بندهٔ مسکین از وطن مالوف برآمده باگره رسید + فلما حضرت حضرت من
سدته مجمع الاکابر و الاصاغر محط کل وارد و صادر مولنا و مولی افضل المولوی
امام الدین احمد حفظه الله عن صدمة کل لدیت ولده وفزت بمطالعة ما احسن
الادلة الی دفع الحیل الوهابیة + حرت فی شحاذت طبع مصنفه حیث
ابرز حومنز الکمال لابراز همات النزال للفرقة القاسیة قلوبهم الارذال +
حمی حوزة دین الحق الاسلام علی طراز الفصال + وانتشر معالم بیان الحق
والحق انه اتی فی تصفیه بالسحر الحلال من بین اقرانه وعصر اینه
قد فاز فوز النجاح عن الحلال عقیدة الشرذمة الشریرة القبیحة
الشریرة الملیلة لطرف السداد والصواب الناکبة عن سوی الصراط المستقیم

والقی علیه وعلیکم ما القی علیکم من النفرت عن قبول الحق والمیل عنه والنزح عن تقبله والزیغ عن العز امالحقیق بالتدقیق والتصدیق والصلوٰة والسلام علی نبیه الکریم المبعوث الی کافة الخلق وهو بالاهتداء حقیق + ازین گزارش دریافته شد که تقلید ائمه ع بعینه تقلید صحابه است و وی بعینه تقلید حضرت سرور کائنات است صلی الله علیه وسلم بیخ این تقلید به عالم ارواح رقعه خواجه حضرت ابو البشر است علیه السلام آنکه ازین منکر التقلید بر ایشان که از کجا تا بکجا رفت + آری آری سه چون خدا خواهد که پرده کس درد + میلش اندر طعنه پاکان دهد + بگذر از پاکان که پاکی خدا + در نظر نایدو راز کج رواند + ازانجاکه من حیث الجبلت بنای آفرینش شان بر بدی افتاده است ناچار اند که براه خیر وخوبی چه رنگ خرامند ع از کوزه همان برون تراود که در وست + چار ناچار بر آن راه می تگند + خار خار وسواس هیچوانش اعلی خود در راه اهل ایمان سے اندازند وخود را مصداق حکم مثبته نص الهی سیصلی نار ذات لهب می گردانند وان هذا الا التقلید الشیطانی + عجب شگفت ازین قوم آنکه با وجود مقلد بودن شان باینگونه تقلید نجس رئیس نجس خود باز از سر تقلید منکر اند + وان هذا لشیئ عجاب فهذا هو الجهلاء الذین نسوا اصل منشاء اصل تقلید السوء الذی هم فیه فی السمدر ونحن العقلاء الذین نحن منشاء التقلید الحسن الذی اظهرته بلاوزر فاعاذنا الله بفضله العمیم من التقلید السوء وهدینا الی التقلید الحسن فله الحمد والشکر وله الثناء الحسن علی ما ارفدنا نعمت التقلید الحسن فنحن

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

الحمد للّٰه الذی هو یجیر ولا یجار علیه ان کنتم تخبرون۔ رب اعوذ بک من همزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔ والصلوٰة والسلام علی رسوله الذی فرض علینا له الاطاعه۔ الذی قال من اراد بحبوحة الجنة فیلزم الجماعه۔ وآله واصحابه وعلماء دینه منهم من یحفظون الحکمة باللسان ومنهم من یه وبالفقه یتنبه فصدق قوله علیه السلام فرب حامل فقه الیٰ من افقه ورب حامل فقه لیس بفقیه۔ اما بعد فاعلموا ایها الامجاد۔ ان الفسا قد شاع فی البلاد وزاد۔ علی الخصوص بارض الهند۔ من بنقالة الی تخرا السند۔ هذه الدار مملوة باصناف الناس مختلفة الالوان والآراء والادیان۔ فهی معدن الخیر والشر۔ لکن مثقال ذرة من الشر۔ یدنس الف خیر ولا یقتر۔ کل یوم نشاء فیه دین جدید وواضعه فاسق اورشید خصوصاً من عهد سلطنة آل تیمور الی هذا الزمان۔ نشاء فی الهنود والاسلام مذاهب وادیان۔ ففی الهنود

يا ويل لمن يرفع صدور العلمين + يدنس الافتراء والوبيل يا ويح لمن نسف
بوغاء الاصرار والاوزار على فرق الافاضل النبيلة مع انهم قد صعدوا
عوالي شرفات السعادة الازلية + وانهم سوار ايادي الهمة العلية
من ابدائهم سراح ذوائب النهمة البهيئة من اهدائهم وصفوا قرائحهم
عن ادناس الاهوية النزيلة + ونقى زجاج شكيمتهم عن صدا عحب
الدنيا الرذيلة + اللهم اهدنا صراطك المستقيم ولا تزغ قلوبنا
بعد اذ هديتنا الى سلوك طريق اللئيم الرجيم + انك انت الرؤف
الرحيم + فلله در المصنف حيث سعى وبذل مجهوده وما آل من
من نفسه في ادائه ما هو مقصوده + اللهم ارحمه واسبل عليه
سجال رحمتك يا ودود + يا ودود + يا ودود + بجاه نبيك الودود
وآل الودود + واصحابه الودود + وها انا العبد المفتقر الى الله الصمد
خليفة ولي احمد شاه نزيل آگرة البلد الهزاروي المولد القريشي
الحسب النسب بلا ريب لا الدد + **تمت**

باب العدد في التحرير

الوهابيه - لله دره كيف حاورهم واضلهم بحيث طار عقلهم - كيف اثبت التقليد بانواعه - والاجماع باسجاعه - وزندقة الوهابين وضلالهم - وكراهة امامتهم ووبالهم - بخ بخ كيف غلب عليهم بحججه الساطعة - كيف فاق عليهم ببراهينه القاطعة في اثبات انقطاع الاجتهاد المطلق لا امكانه - وللمسائل المختلفة عند المجتهدين الكبار بد فائق قول ابي حنيفة رح ورجحانه - وانّه فاز الكمال باستخراج اصول الحوض الكبير - فهو لثناء العلماء لجدير - المديدهش الباب المعاندين بانوار البيان - في انحصار المذاهب بالاربعة استقراءً في هذه الازمان - لله دره ثمّ لله دره لاثبات كون ابي حنيفة من التابعين - بل تابعيّة صاحبيه رحمة الله عليهم اجمعين - وانظروا الى اثبات حقيّة المذاهب الاربعة مع اختلافها لقد استحوذ على سمان حججهم وعجافها - ويل للكاذبين كيف ينكرون فضيلة ابي حنيفة مع قرب زمانه بزمان الصّحابة لعمري انّما هذه من الخلابه الا تعلمون ان فضائل الامام لا تحصى - و مناقبه لا تستقصى - ليس هذا الا الحسد - يسرى في الرّوح منكم والجسد - الا تعلمون انّ الحسد حسبك - من تعلق به هلك كفاكم جهالتهم عن العربيّه والكتاب والسنّة والاجماع - بحكم جواز اجتماع الزوجات فوق الاربعة من فانكحوا ماطاب لكم من النّساء مثنى وثلث وربٰع - فريّة قولهم هذا يا البراهين والحجج -

الست مزامی والثانث شاهی والیرهما۔ والاسلام المهدویة ودین شاه اکبر وغیرهما۔ فلم یلبث الا انقشع ظلماتهم من جوّ الهند وتشققت شققوقا۔ فصدّق ان الباطل کان زهوقا۔ فصاروا مذ مومین مدحورین وارباب الحق لایزالون منصورین۔ فکذلك سیندرس اثار الوهابیین اصحاب الظواهر منکری تقلید الائمة الاکابر یخیتون اثلة هولاء الکرام ولا یبالون۔ کفی لهم سبّ المومنین کفر لکنهم لا یعقلون۔ هم الذین باعوا الدّین بثمن بخس۔ ووکسوا فی تجارتهم غافلین عن الوکس۔ لاعوجاج درکهم عن الشرایعیة یثیرون الفتن۔ لقصور باعهم عن احصاء السنن یمیلون الی الشر والضغن۔ مکرهم فی التجنب عن مناظرة العلماء شیٔ عجیب۔ دابهم انك اذا لم تغلب فاخلب۔ فلمّا ضاق الهند من شرهم وضلالهم۔ اخذ العلماء یصنفون فی ردّهم ونکالهم هو غرر الاماجد والاکابر۔ کانهم قال فیهم الشاعر ؎

شعر

ارائهم ووجوههم وسیوفهم فی الحادثات اذا دجون نجوم

منها معالم للهدی ومصابح تجلو الدّجی والاخریات رجوم

منهم العلامة الحبر ذو المجد والمفاخر الحاج **محمد عبد القادر** صنف انفا تذکرة المذاهب۔ فجاء بحمد الله الواهب۔ نکبة للمفسدین وهو علیهم غالب۔ ثم طار الیه سهام سهام الات جد یا من کل جانب من هولاء الطوائف ذوی المعائب۔ فصنف هذا الکتاب بالمسائل الرعابیه۔ المسمّی بما احسن الادلة القویة لدفع الحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی احسن الینا باحسن الادلۃ القویۃ البھیۃ لدفع الحیل
وتزییف اغلوطات الفئۃ الواھیۃ الوھابیۃ النجدیۃ ٭ فصارت
شبھاتھم وخدعاتھم واباطیلھم منکوسۃ ومردودۃ ٭ والذی انعم
علینا باتقن البراھین السنیۃ السنیۃ ٭ لرد خداع وتمزیق تشطیطات
الشرذمۃ الطاغیۃ اللاھیۃ اللدیۃ ٭ فظلت خدشاتھم ومبتدعاتھم
واباطیلھم مطموسۃ ومطرودۃ ٭ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان ٭
علی سید الاواخر والاوائل المبعوث بالحجج والدلائل ٭ محمد الموصوف باعظم
الخلق واکرم الشمائل ٭ المنعوت بنبع العیون من الانامل ٭ وتبیان المسائل
مع الدلائل المنخول بالصحابۃ والاراضل ٭ الذی ھو من اشرف
الشعب وافضل القبائل ٭ وعلی الہ الامجاد الاطھار ٭ واصحاب الانجاد الاخیار ٭
الی ماسار السیار ٭ ودار الدوار ٭ وبعد فقد رئیت الرسالۃ المسماۃ
بما احسن الادلۃ القویۃ ٭ لدفع الحیل الوھابیۃ ٭ فطوبی لمن سرح
النظر فی ریاض معانیھا ٭ ونزہ العیون فی حیاض مبانیھا ٭ واجتنی
ازھار المنح من افنانھا ٭ وقطف اثمار النھی من اغصانھا ٭ فانھا تغنی
الناظرین عن وساوس الفرقۃ الزائغۃ ٭ وتعین الطالبین علی دفع الفواحش
ومکائد الطائفۃ الطاغیۃ ٭ لقد رصفھا شمس سماء المعالی ٭ وقمر الایام

حیث حرب الخصم یلجلج الکلام و یجمجم - حسبکم ما قلته فیه
فاکتفوا و انظروا الی کتابیه فتحظوا - لان البیان - لیس کالعیان -
و لان عد جمیع مسائل هذا الکتاب + یطیل الکلام و یطول به
الخطاب - فبالجملة انه مشحون بالعجائب و الغرائب - و لتثقیب
صدور المخالفین رمح ثاقب - غیر انه اغلظ الکلام فی مواضع
عدیدة - لعله عمل علی ان یفلح الحدید بالحدید لا وجه
لخشونة کلامه فی بعض المقام سواه - لانی لا اعلم حلمه و
وقاره و تقاته - لنغتنم وجوده لاشتغاله لقمع معاندی
الدین - فابقاه الله لقطع دابر القوم الی یوم الدین - و لنشکر
سعیه فی الدین و ندعو له الخیر - فنختم الکلام بهذین
الشعرین بلا ضیر - **شعر** الثم انامله فلسن انا ملا +
لکنهن مفاتح الاغلاق + و اشکر صنائعه فلسن صنائعاً +
لکنهن قلائد الاعناق + العبد الضعیف خدا انوار الحسینی
البردوانی عفی الله عنه و افاز - مدرس اوّل پٹنہ کالج

منکران تقلید نے اچھی طرح سے طابق النعل بالنعل کے جواب کے طمانچے کھائے ؀ اور ثمرہ سعادت ابدی بر تقدیر اذعان وایقان کے پائے ؀ ہم لوگ بجان شکریہ اس حق نویسی کا ادا کرتے ہین ؀ اور اپنی اپنی ناموں کو بمنزلہ شہادت شاہدین کی درج کرتے ہین ؏

۱
سید احمد علی عفا عنہ
پیشکار ہائی کورٹ

۲
خواجہ عابد حسین عفا عنہ
یکی از محصلین شپین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

۳
عبد العزیز
یکی از سابق محصلین مدرسہ کلکتہ

خورشید حسین غفر لہ
یکی از طلبہ مدرسہ سیتاپور

عبد الباری عفا عنہ
یکی از محصلین مدرسہ کلکتہ

معین الدین احمد غفر لہ اللہ احد
یکی از سابق محصلین مدرسہ کلکتہ

عبد الفتاح یکے از
محصلین پشین مدرسہ عالیہ کلکتہ

۸
حسن داؤد عفی عنہ
محصلین مین سے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے

۹
لطف احمد یکے از
محصلین مدرسہ عالیہ کلکتہ

۱۰
الجواب قاطع ارادت اللہ
یکی از محصلین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

۱۱
فقد جاء الحق وزہق الباطل
محمد عبد الرؤف غفر لہ ربہ المعطوف مترجم ہائیکورٹ

۱۲
سید بذل الحسن عفی عنہ
مترجم ہائی کورٹ کلکتہ

۱۳
وحید الدین احمد عفا عنہ
مترجم عدالت عالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

۱۴
الحق مصنف صاحب نے بسبب عقاید اہل سنت وجماعت جواب ترکی بترکی دیا اس تحریر کے صلہ مین جو صاحب جو کچھ لکھین تھوڑا ہی
مختصر یہ ہی کہ منکران کے لئے شہاب ثاقب ہے ۔ خادم الطلبہ شیخ غلام اکبر جاوعنہ
یکے از محصلین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

واللبانی فی ذروة العلماء رمقدمة الحکماء الحبر المتبحر العلام النحریر الفهام البحر القمقام الجواهر المفرد الباهر المولوی عبد القادر انجاه الله من اسقام البواطن و آلام الظواهر و من شر العوالم و المظاهر نمق هذا المقرظ و قرظه العبد الاواه محمد عبد الله عفا الله عنه و انجاه من الجناح فی المساء و الصباح المدرس الاول للمدرسة الاسلامیة الواقعة فی بلدة اکبراباد صانها الله عن الشر و الفساد سراج الاسلام امام مسجد جامع آگرہ



دعا و ثنا نامہ علماے کبار و فضلا ے نامدار متعلقین عدالت عالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

اشتہار

ناظرین یہ کتاب ایراد یہ جناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب مدرس کالج محسنیہ ہوگلی کی منکران تقلید کی تردید مین گویا نسخہ اکسیر ہے علما و فضلا بلکہ خاص و عام کے لئے گویا دستور العمل دلپذیر ہے ہر ایک سوال منکر بے ادب کے لئے جواب باصواب انکا نہایت خوبی و استحکام کے ساتھہ منطبق چسپان ہے تو یہہ ہے کہ نجوم دلائل انکے خرچ تلقی طبائع پر لمعان و فروزان

ازبرائے رہنمائے بندگان | پے بہ پے ارسال کردہ مرسلان
تازمیدان غوایت وارہند | سوئے میدان ہدایت برکنند
سرورشان افضل شان فرقلیط | یا تمرقازک رسید آن شہ خلیط
قرآن مجید
تامیان رہ بردمارا آن سنی | دادمارا از تحالک روشنی
حلم او برداشت اصر و وزر را | حکم او برداشت دین کفر را
رحمت عالم ززیر و تازبر | ملکت او شد ہمہ جن و بشر
مالک ملک رسالت آن ملیک | مالک او ملک و ملک چار اخشیک
بادشاہ
چارسو زیر و زبر فرمان او | ہست ہرجا اے منم قربان او
نام پاکش رحمت للعالمین | ذرۂ ایوانش چرخ چنبرین
یکصد و چار از صحف آمد فزود | پر ز احکام خداوند ودود
چار زایشان شد کتاب منزلہ | ہین بناشی در کلامم دودلہ
از جہت ہم چار شد منظورتر | از ملک ہم چار شد بس معتبر
از صحابہ ہم چہار آمد سدید | تابع شین ہم چہار آمد پدید
زین چہاران کہ بشمردہ شدند | یک یکے زایشان لب بریدہ شدند
ہمچو قرآن جبرئیل و بوبکر | رحمت للعالمین ہم شب قدر
بیت اقدس نیز رمضان را نگر | ثابت لقمان نہی تابع شمر
از اوامر فرض آمد بس ببین | از نواہی حرمت آمد بس کہین
تا یکے بشمر توان این چار را | اندکے بہتر لسے اذکار را
از خردمندان دین پرورکے | بر سر آمد اے حذاقت پیشگی

خاتمة الطبع از جانب مطبع

حمد بیحد مر خدائی پاک را — آنکه ایمان داد مشت خاک را

طارم افلاک را برپائے کرد — زیر شان بسط زمین را جائے کرد

رافع افلاک و داحی زمین — بر سر آب از کرمهائے ببین

داور و دادار رحمن و رحیم — بر مراد خویش قیوم و حکیم

عقل را در کنه او پائے کیون — پائے اندیشه در رہ گشته زبون

کبرت آمد غور در ذات اله — الحذر ثم الحذر راہ تباه

نے حد انسان که دریابد ورا — نے حد انسان که بر تابد ورا

خالق بیچون و بیچند و چگون — ہر یکے را سوئے خود شد رہنمون

عقل تا بید بیکس اندر روے — گوش تا بو گوش یا را گوش هو

مانگ آمد پا نهد در فتح وے — فتح فتح فتح آمد اے حرے

رہرو کو رفت اندر کوئے وے — عمر و نکم گشت اندر کوئے وے

سیما سلطان جان فخر رسل — هادی دین رهنمائے جزو و کل

سید کونین ختم المرسلین — باعث ایجاد علم و عالمین

ما عرفناک گفت وا حقا ما عبد — تا مخلع گشت از واحد صمد

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

بر صراط مستقیم آورد مان | راه حق بر ما کشاد اندر زمان
کاش در وی ستم بدے تیغ حکم | باز میدیدی که چون میشد هضم
وه شلائمین در ضلالت گمرہے | در بطالت دید خود را فہمی
هر که در پاکان بچشم عیب دید | بیشک اندر حق بچشم عیب دید
چونکه در حق عیب دید آنکه چه ماند | لعنت الله بر وے و بر آنچه ماند
مرجع دنیا و دین حضرت رسول | چار یارش از خداوندش قبول
تابع یارانش حضرت بو حنیف | در طهارت در نظافت بس شریف
ان سه دیگر در ولایت در علم | تابع راه حنیفی از کرم
گرچه اولاد رسول الله بود | جعفر صادق قبول الله بود
در شریعت بو حنیفه را بدید | نیک و بد در دین ازو آمد پدید
کور چشما احمقے بے دیده | خود نه بیند آنکه بے بے دیده
نقص او را اندر جهان تا آمد پدید | لعنت الله گم شد از راه سدید

تمام شد

من ندانم ناقص دین و خرد — چون کند در امر ایزد رد و کد

ریشخند عاقلان مسگیر دو او — چون حجاب پاکبازان دزد او

چشم بینا قلب دانا نیستش — فهم کامل پای پو پا نیستش

همچو مورے نقر طشتے خواهد او — مرد گول آخر چه دستے خواهد او

بس بود شان مدح یزدان در کتاب — عقل گر داری ببین دستے کتاب

چون خداوند جهانبان چشم وے — کور گردانید از راه ستوے

چون تواند دید راه مستقیم — الحذر ثم الحذر اے دل سلیم

نشدة الشیطان ورا از راه برد — در گو زلت فرود افتاده و مرد

تخت شین چارین طارم چگون — چون بپس انگشت پوشد آن حرون

اے بسا کو عقل دارد تیز و تار — فضل حق را کے به بیند آن نزار

در طبیعت کمتر آمد هم فضول — زان سبب هایم شود مرد جهول

شپرک نتوان که بیند روز را — شب بروز آرد نه بیند روز را

جعل را بینی که سرگین جید او — در خز و در روے و گوه می پوید او

چون خدا خواهد که پرده کس درد — میلش اندر طعنه پاکان برد

جز که بد گوید ندارد کار هیچ — جز که بد پوید ندارد یار هیچ

گر بهفت آب بشوئی کلب را — کے توانی پاک کردن کلب را

در جبلت گشت واژون از خدا — کے شود بر راه حق آن بے نوا

اے زلیخا از کژی می دوی است بخشا — پس کژی اندر کژی باز است بخش

داور دادار را بستا ئما — کوست بر هر شے قیوم و قائما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۹	۶	۳۳۷ھ	۳۵۵ھ
″	۱۳	الفمہ	علقمہ
۱۴۰	۱۰	رنباغ	زنباغ
۱۴۱	۱۳	بسر	بشر
″	۱۴	شکسٹ	اسکت
″	۱۹	رونکی پیدا	انکی روایت
۱۴۴	۱۰	ایک	ایکسو
۱۴۷	۱	کورہ	کوفتہ
۱۵۴	۹	کے	سے
۱۵۵	۴	حقیقت	حقیت
۱۵۷	۷	عجرد	بنت عجرد
۱۶۰	۱۹	احد	احدًا
۱۶۱	۶	نافہمہ	نافہموں سے
۱۶۷	۸	گردن	گردی
″	۱۸ ۱۹	النجۃ۔تخبہ	النخبۃ۔نخبہ
۱۶۹	۱۴	جب	حسب
۱۷۰	۹	سمانین	ثمانین
۱۷۱	۱۷	صدی	+
۱۷۴	۴	بھی	ہی
۱۷۵	۳	کتابون	کتابون سے
″	۶	خضیفہ	حقیقیہ
۱۷۶	۲	متتب	منتسب
۱۷۹	۲	بینھا	بینہما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۲	۰۔ لائے	نے۔ لائی
″	۳	العمر	العلی
″	۹	دلیل	(تا) دلیل لاۃ
۱۸۱	۹	لفمتوی	بغمتوی
۱۸۷	۳	شرح سعادت	شرح سفر سعادت
″	۴	عین العلم	شرح عین العلم
۱۸۹	۱۱	اپکی	ایکی
۱۹۳	۶	حقیقیت	حقیت
″	۱۰	تعد	بعد
″	۱۹	سلکھتے	سب کہتے
۱۹۶	۳	قرات	قرائت
۱۹۷	۱۳	ھذ	ہذا
۱۹۸	۱۰	قال الی	قال اتی
۱۹۹ ۲۰۱	۱۹ ۱۴	ھکذ التعرف	ھکذا التعرف
″	۱۶ ۱۷	خذعا	خدعا
۲۰۲	۴	نارۃ	تارۃ
″	۵	عدتہ علیہ	عدتہا۔ علیہا
″	۷	صاحب	الصاحب
″	۱۵	بمقابلہ	بمقابلۃ
۲۰۳	۲	نلانقل	نلانعقل
″	۵	الی تعبایتعتبر	الی مابعدما عبرۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۲	۱۴ و ۱۱	یاتت	باتت
〃	۱۴	فیہم	فیم
۱۰۳	۲	یاتت	باتت
〃	۵	- سنہ	سنہ
〃	۳	مستحمد	مستحمد
〃	۸	طھرو	طھورا
۱۰۴	۵	نزجوہا	ترجوہا
〃	۷	احذر۳	حد
۱۰۵	۱	آدمی سے	آدمی
〃	۶	غیر	غبر
〃	۸	انتھینا جانا	انتھیا - حار
〃	۱۰	آکرمہ	عکرمہ
〃	۱۱	قال رسول	قال مورسول
۱۰۶	۱	ما احذت	ما اخذت
〃	۳	درندسیکے	درندیکا خون یا
〃	۵	غدیرکے حوض کا	غدیری کا
〃	۱۸	صلی	علی
۱۰۷	۸	تشتقی	تستقی
۱۰۸	۳	رفعة - صحیحہ	رفعہ - صحیح
〃	۱۰	غدیر	غدیر سے
〃	۱۹	کے سلے	کی لیئے
۱۰۹	۹	(رسول	لرسول
〃	۱۷	مھوی	طھورا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۶	پخان	چسان
〃	۹	ظن کے	طعن
〃	۱۱	ہوسی	نہ ہوئی
۱۱۱	۱۹	جب - کلکتہ	جب یہہ - کلکتہ کہ
۱۱۲	۳	+	تو
〃	۱۸	فقطر	فقط
۱۱۷	۹	کیونکر	کیونکہ
۱۱۹	۸	جوہر	جوہری
〃	۱۹	جب	حسب
۱۲۱	۱۰	صلایقا	طریقًا
〃	۱۲	بین	مین
〃	۱۳	اسلامی	عسقلانی
〃	۱۵	المدلی	المدنی
۱۲۲	۱	اسطرح	اسطرح کی
〃	۱۶	انہی	انتی
۱۲۳	۱۶	جواب	سوال
۱۲۸	۱۹	بغضیت	بعضیت
۱۳۰	۱۰	حتی	حتّی
۱۳۱	۵	بھی	یہہ ہی
۱۳۶	۱۰	رہے	کیئے
〃	۱۸	جنگ	سوے جنگ
۱۳۷	۳	ہاے	ہائی
۱۳۸	۳	منقول	مقتول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۳	وہ راست	وہ راہ راست	ر	۱۱	پیں	قیل
ر	۸	احضر	احضرا	ر	۱۸	[illegible]	ضبہ نفع
۲۴۷	۷	بہتان ما	بہتان کا	ر	۱۹	نذبور	[illegible]بور
ر	[illegible]	اگرچہ	اگر	۲۹۴	۵	اکور	ذکور
ر	۱۱	لکھی	کہی	۲۹۶	۱	تشیعہ	اہل تشیعہ
۲۷	۳	یون نکیا	کیون نکیا	ر	۲	اجمال	جمال
ر	۱۵	حقیقت	حقیت		۱۴		غفر لہ الغفار
۲۷	[illegible]	کیسا	کرنیکی				ستر لہ الستار
ر	۱۱	این	ہمہ		۱۵		منصوصہ اشریہ
۲۸	۱	ولعنہا	ولعنہما	۳۳۲	۶	نقادت	تفاوت
ر	۶	وفے	ولمافی	۳۳۱	۵	وغیرہ	وغیرہا
ر	۱۳	مخالفت	المخالف	۳۳۵	۱۶	اذلام	ازلام
۲۸	۱۷	تکفر	نکفر	۳۱۹	۱۷	یظہی	یضی
۲۹	۱۲	الطایفتان	الطایفتین	۳۰۶	۹	ابی عبد القادر	ابی عبد القاہر
۲۹	۱۶	فرد	فردوا	۳۰۸	۱۱	ر	ر
۲۹	۱	مشرکون	امشرکون	۳۰۹	۳	ر	ر
ر	۳	فرداً	فردوا	۳۲۱	۱	ر	ر
[illegible]	[illegible]	زان	زمان	۳۴۵	[illegible]	ومعنا	مانا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۸	مخلقون	مخلوق	″	۱۷	فاقام بکر	+
۲۰۴	۷	فالحقیقہ	فالحقیقۃ	″	″	ربتین	رکعتین
۲۰۴	۸	من الامام	من الامام بالتعقب	۲۲۲	۱	فالک	[illegible]
″	۱۵	التذکرۃ	التذکرۃ کتبت	″	۲	الشیان	الشیخان
۲۰۵	۷	المعروفۃ	للتعرفۃ	″	۸	تھض	نھض
″	۱۵	حصتم	خصتم	″	۱۰	کانون	دونون
″	۱۶	نجدو	نجدوا	۲۲۳	۷	اثانا	اتانا
″	۱۳	لا تفرق	لانفرق	″	۹	مین	+
″	۱۵	مین	منّ	″	۱۸	بنیذ	نبیذ
۲۰۸	۱۶	حقیقت	حقیقت	۲۲۴	۱	الملتی	الملتی
۲۰۹	۱۰	کرے	کر	″	۱۰	ولکبۃ	ولکنہ
۲۱۰	۱۳	یا با	یا ابا	۲۲۷	۵	فلادر	فللہ در
″	۱۷	لمکان	لکان	″	۱۱	ایفا	انفا
۲۱۱	۱	اصول	رسول	۲۳۰	۵	فضی	قضی
″	۱۰	امّ	بامّ	۲۳۱	۵	وتحۃ	وتحتہ
۲۱۲	۵	مثاۃ	مشاۃ	″	۱۸	والا	ولا
۲۱۳	۲	ابامۃ	ایامہ	۲۳۲	۱۹	[illegible]	[illegible]
۲۱۵	۱۵	لستقبل	استقبل	۲۳۵	۶	کو	تو
۲۱۷	۱۷	وتسمیۃ	تسلیمۃ	۲۳۶	۱۳	العقد	انعقد
″	″	فلقاء	تلقا	۲۳۷	۱۱	شان	شان نزول
۲۱۸	۱۹	الجامع	البخاری	۲۳۹	۱۳	بمیل	یمیل
۲۲۰	[illegible]	نمیا	نبیا	″	۱۸	مقتضی	مقضی
″	۱۴	نقصر	یقصر	۲۴۰	۳	مین	من بعد قتالی علی لتستطیعوا وان تعد

التماس مہتمم مطبع

چونکہ اس کتاب مین کارپردازان مطبع کی جانب سے غفلت وقوع مین
آئی لہذا جابجا مضامین مین تقدیم وتاخیر ہونے کے سبب ہندسے بدل
ہوگئے ہین ناظرین ہندسہ کے ربط پر خیال نفرماوین۔ ربط عبارت کا ملاحظہ
کرلین کیونکہ مہتمم نے خود اسکو ترتیب دیا ہے دفتری کا بھروسا نہین کیا

الملتمس۔ عاصی امام الدین احمد مہتمم میڈیکل پریس